

بلوچستان صوبائی اسمبلی



مباحثات

(سہ شنبہ ۲۰ جون ۱۹۷۴ء)

نمبر شمار	نہرست مضمایں	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک۔	۱
۲	نشاندہ سوالات اور ائمکنی جوابات۔	۲
۳	غیر نشاندہ سوالات اور ائمکنی جوابات۔	۳
۴	تحمیک احتجاق (اسٹینٹ مشنر چمن کا غیرہ مدد ادارہ رویہ)	۴
۵	بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انسپاٹ کار میں تراشیم کیلئے رول کمیٹی کی تشكیل۔	۵
۶	صوبائی اسمبلی کے لئے اوم بڈر مین (Ombudsman) کی تقریر پر بحث۔	۶
۷	"Criminal Law Special Provision(Extension to Quetta Municipality and Cantonment Bill 1972".	۷



پہلی بلوچستان اسمبلی کا دوسرا اجلاس

سے شنبہ ۲۰ جون ۱۹۷۲ء

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی حمیری (سابقہ ٹاؤن ہال) کوئٹہ

میں

زیر صدارت سردار محمد خان یار وزاری اپنے
بلوچستان صوبائی اسمبلی۔

وقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوا

تلادت کلام پاک بعد توجیہ از
مولوی محمد فضل اللہ علیہ السلام دینی اسکریپٹ
بسم اللہ الرحمن الرحيم
إِنَّمَا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ

لِتَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِذَا أَرَى كُلَّ الْأَنْوَارِ
 وَلَا تَكُنْ لِلْجَاهِينَ خَصِيمًا هَذَا سَعْفَرُ اللَّهِ طَ
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا إِلَى جِئْنَاهُ وَلَا يُخَالِدُ
 عَنِ الظَّرِفَاتِ مَا نَهَى إِنَّ الْفَسَادَ مُهْمَّ
 إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ جَاءَ كَانَ خَوْفًا إِنَّا
 أَتَيْمَاهُ إِنَّمَا تَعْقِدُونَ مِنَ اللَّهِ قَوْهُ
 مَعَهُمْ مَا فِي يُبَيِّنُونَ هَالِئِزْمَنِي
 مِنَ الْقَوْلِ مَوْكَاتَ اللَّهِ بِمَا
 يَعْمَلُونَ حُجْيَطَاهُ

پارہ ۱۵
۱۲

ترجمہ

بے شک ہم نے آپ کے پاس یہ نوشہ

بھیجا ہے۔ واقع کے موالق تک آپ لوگوں کے درمیان اُس کے موافق فیصلہ کریں۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتلا دیا ہے۔ اور آپ ان خائنوں کی طرف مداری کی بات نہ کیجئے اور استغفار فرمائیے۔ بلماشیہ اللہ تعالیٰ لا بڑی مغفرت کرنے والے بڑی رحمت کرنے والے ہیں۔ اور آپ ان لوگوں کی طرف سے جوابدہی کی بات نہ کیجئے۔ جو کہ اپنا ہی تقدیمان کر رہے ہیں۔ بلماشیہ اللہ تعالیٰ لا ایسے شخص کو نہیں چاہتے، جو بڑا خیانت کرنے والا، بڑا گناہ کرنے والا ہو۔ جن لوگوں کی یہ کیفیت ہے کہ آدمیوں سے تو مُنہج چھپاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے نہیں شریاقت۔ حالانکہ وہ اُس وقت ان کے پاس ہے جبکہ وہ خلاف مصلحتی اپنی گفتگو کے متعلق تدبیریں کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کے سب عمل کو اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں۔

مسٹر اسکرپٹ : سوالات

- م۔ میاں شیف اللہ خان پر اچھے۔ کیا وزیر خوراک وزراعت بتائیا گے۔ کر
 و۔ ۱۹۵۱ء میں بلوچستان کے صوبے میں منوں کے حساب سے کتنا گزہ خرچ ہوا?
 ب۔ ۱۹۷۱ء میں بلوچستان کے صوبے میں منوں کے حساب سے کتنا گزہ پیدا ہوا?
 ج۔ ۱۹۷۱ء میں گزہ کی کتنی مقدار دار آمد کی گئی یا کسی دوسرا حصہ سے فائدہ اور
 د۔ ۱۹۷۱ء میں گزہ کی تین حصے ضلع وار پیداوار کتنی ہے؟

وزیر خوراک وزراعت (سردار عبدالرحمن خان)

چھٹا نک سیر من

ا۔	=			
ب۔	=			
ج۔	=			
د۔	=			
منبع کوہیہ پشین =				
سیجی =				
لورالائی =				
ژوب =				
حَسَاغی =				
کچھی =				
قلات =				
خارلان =				
مکران =				
سُس بیلی =				
سیزان =				
۲۸۶۸۲۹				

مسنی جام علام قادر خان :- Supplementary Question کیا وزیر متعلقہ یہ پتا ملکیں کے کر جگہ نم۔ ۱۹ اع من باہر سے یا کسی دوسرے صوبے سے لائی گئی بے اور جو خرچ کی گئی۔ اب اس کے بعد کس قدر موجود ہے اور خوراک وزرا عامت ہے۔ آپ کے اس سوال کے جواب میں میں کچھ عرض کروں گا۔ باقی اگر آپ تفصیل چاہیں تو کوئی اور سئی

سوال کرے آپ اس بھے پڑیں۔ ضمی سوال -

میاں سعیف خان پر اچھہ:- وزیر صاحب نے اس کے جواب میں فرمایا ہے کہ کل گندم جواستعمال کی ہے، قہ ۰۰۰ رہ ۵۰۰ امن ہے۔ مگر میں نے تو یہ سوال کیا تھا کہ کل کسی Consumption ہوتی ہے۔ گندم استعمال کتنی ہوتی ہے۔ جیکہ میداوار اور درآمد کو ملا کر تو کل Consumption سے اس کی figures ہٹھیں ملتی ہیں۔ حالانکہ ملنی چاہئے۔ یعنی کہ ہزار رہ مٹو۔ میں کچھ سال کی Consumption ہوتی ہے۔ سوال تو یہ تھا۔ اور جواب میں آپ نے ۲۳ لاکھ من ذخیر کیا ہے۔ اور ساتھ میں فرماتے ہیں کہ ۲۳ من گندم پیدا کی گئی ہے اور ۱۲ لاکھ درآمد کی گئی ہے۔ یہ figures تو ٹھی نہیں ہیں۔ تو کیا آپ یہ بتائیں گے کہ فرق کیوں ہے؟

وزیر خوراک وزرا عامت :- آپ نے خوراک کی تفصیل معلوم کر لی ہے جو ہماری Statement کے مطابق ہے۔ میں نے

عرض کر دیا ہے۔ باقی کچھ figures اس نے Tally ہیں کرتے ہیں کہ ہماری پیداوار یا اخراجات ہمارے اندازے کے مطابق ہیں ہوتے۔ ہم اپنے اندازے کے مطابق اخراجات، جو ضلعوں میں بھیجتے ہیں۔ کچھ کھار وہ اس سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ فیسے اخراجات، جو ضلعوں میں بھیجتے ہیں۔ کیونکہ کچھ باہر کے ادمی احتجتے ہیں۔ کچھ دوسرے ذرائع ہو دہ ہمارے کھڑوں میں نہیں ہے۔ کیونکہ کچھ باہر کے ادمی احتجتے ہیں۔ وہیں کوئی مسلکہ ہیں۔ اس لئے یہ figures tally نہیں کرتے ہیں۔ وہیں ہمارے پاس جو اخراجات پیداوار کے figures ہیں وہیں نے عرض کر دیتے ہیں۔

۴

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے:- ضمینی سوال -

جس بیٹے کو Consumption ہے?

بیٹے کو دیکھنے والے اور کوٹل سے ہر صورت میں Tally ہونا چاہیئے۔ ایکروں بیویوں کا تواب اُس وقت کہتے کہ Tally ہنس ہوتا۔ بعد میں یہاں آپ کا کچھ اور جواب پڑتے ہے۔ ۱۸ لاکھ روپے کو Consumption ہے۔ اور یہ مانند کی بات ہے کہ جو گذم بامہ پڑتی ہے۔ ۱۷ لاکھ ہے اور محض خود ۱۶ لاکھ ہے اور کوٹل کے بیٹے کو جس جواب نہیں بنتا۔

برٹش اسپیکر ہے:- اگلا سوال

۳۔ میاں سعیف اللہ خان پر اچھے:- کیا وزیر خوارک وزراءعت برائے
مہربانی بتائیں گے کہ۔

(ا)۔ ۱۹۷۱ء میں بلوچستان میں ہمیوں کے ماغات ضلع وار لکھنے ایکروں میں تھے؟

(ب)۔ سید۔ باراں۔ انگور۔ زرد آلو اور دیگر ہمیوہ جات کے علیحدہ علیحدہ باغات ضلع وار لکھنے ایکروں میں ہیں؟

(ج)۔ ۱۹۷۱ء کے دوران میتوں کے حساب سے ان ہمیوہ جات کی علیحدہ علیحدہ تخمیناً پیداوار لکھنی تھی؟

(د)۔ ۱۹۷۱ء کے دوران پیدا ہونے والے ہمیوے کی علیحدہ علیحدہ پتوک کی قیمتیتی؟ وزیر خوارک وزراءعت:-

(ا)۔ آندھیں بارہ تتمہر نمبر میں ملاحظہ کریں۔

(ب)۔ ایسا

(ج)۔ جواب تتمہر نمبر میں ملاحظہ ہو۔

(د)۔ جواب تتمہر نمبر میں دیا گیا ہے۔

۳ (ل) (ج) فنون وارثات مهنية جات (کولیڈیمیا باربٹ ایف اے بلور پیٹمان
تھریڈی لاین

مکمل لیکٹ	فنیں جگہی بخاری تربیت	فنیں کرمان	فنیں خانان	فنیں مشائیہ پوچیتہاں	
۴۹	-	-	-	-	۳۹
۹۱۵	۲۸۸	۶۹۸	-	-	۴۰
۱۰۰۰	-	۸۰۰	۱۵۰۰	۳۹۰	۶۰
۳۴۱	-	۱	۵	۳۴۰	۷
۱۰۲	-	-	۴	۶۲	۸۵
۱۳۱	-	-	-	۳۲	۴
۲۰۱	-	-	-	۳۱	۱۰۲
۱۵۲	۶۹	۷	۶	۱۶	۶
۲۶۲	۲۶	۷۶	۲	۳۱	۳
۱۵۲	۵۰	۶۰	۱۵	۵۹	۲۶
۶۰۶	۱۹۶۱	۱۹۶۱	۱۹۶۱	۱۹۶۱	۱۹۶۱
کل فیضی	۲۳۶۹	۱۰۳	۱۰۰۳	۳۵۲۲	۱۰۱۰

دیر تربیت و ترقیات پرستخت - افزوونت - پیچھے - پوششی - فاسد اور بھی شرائیں یعنی -

卷之三

تمہرے مشتمل (۲)

ماہواری خرچ یورہ جات فوکس سال لیواج

نمبر	بیویات	جنوبی فدری ایون	جنوبی فدری (روپی) (روپی)				
۱	بیانیں	۳۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۲	بیانیں	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰	۱۰۰۰
۳	دعاویوں	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
۴	کیا	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۵	گیراں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۶	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۷	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۸	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۹	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۱	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۲	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۳	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۴	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۵	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۶	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۷	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۸	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۹	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۲۰	بیانیں	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

۲۳۷

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال۔

- ۱۰۔ میمال سیدھت خان کا چھہ :- کیا وزیر آپ اپا شی و برقیات از رادا اور م بتائیں گے کہ
 (ا) کوئی شہر میں فراہمی آب کی غرض سے ٹیوب دلیوں کی تعداد، جو حکمر صحت عامہ کے زیر انتظام
 چلائے جائیں ہیں۔ لکھنی ہے؟
 (ب) ان ٹیوب دلیوں کو چلانے اور نگرانی کرنے والے ذمہ دار عامل کی موجودہ تعداد کی تفصیل کیجئے؟
 (ج) ۱۹۷۰ء کے دوران مذکورہ بالامدی کی تعداد ہوں، الاؤنسوں اور دیگر مراتبات پر گرد حرق
 شدہ رقم کتنی تھی؟
 (د) ۱۹۷۰ء کے دوران ان ٹیوب دلیوں کے چلانے پر خرچ شدہ رقم کتنی تھی؟
 (ه) ۱۹۷۰ء کے دوران ہر ٹیوب دلی کتنے مکھنے معمول رہا؟
 (و) آیا یہ درست ہے کہ بدیہی کوئی بھی فراہمی آب کی غرض سے کوئی شہر میں ٹیوب دلیوں کے
 چھانے اور نگرانی کا کام سراخا میں ہے رہی ہے؟ افہ
 (ل) کیا حکومت ٹیوب دلی بدیہی کوئی کے خواہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر آپ اشی و برقیات :-

- (ا) کوئی شہر میں آب رسائی کی فراہمی کی غرض سے ٹیوب دلیوں کی تعداد، جو حکمر صحت عامہ کے
 زیر انتظام چلائے جائیں ہیں پہنچ رہے ہے۔^(۱۵)
 (ب) ٹیوب دلیوں کو چلانے اور نگرانی کرنے والے عامل کی موجودہ تعداد مندرجہ ذیل ہے:-
 (i) کچھ عمل۔

(۱)	پیپ ڈرائیور	=	۲۸
(۲)	والیں	=	۳۰
(۳)	چکیدار	=	۲۰
(۴)	مکینک	=	۱

(ا) شہر کی پائیپ لائین کی دیکھو بھال کے لئے مندرجہ ذیل عملہ کام کرتا ہے :-

- | | | |
|----------------|---|---|
| (۱) پسپرو یونر | = | ۱ |
| (۲) فیٹر ٹنلی | = | ۲ |
| (۳) پائیپ فیٹر | = | ۱ |
| (۴) ٹنلی | = | ۸ |
| (۵) چکیبلد | = | ۳ |

(iii) پکج ٹنلے کے علاوہ صحت عامہ کا ایک باقاعدہ سب ٹو یشن ٹرانزیٹ کا کام کرتا ہے اجوك مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہے :-

- | | | |
|------------------|---|---|
| (۱) نائب ہمیشہ | = | ۱ |
| (۲) ایس ڈی سی | = | ۱ |
| (۳) اور سیر | = | ۲ |
| (۴) آدمی ملازمین | = | ۲ |

(ج) - ۱۹۷۰ء کے دوران پکج ٹنلے کی تجوہ ہوں۔ لا ڈنسوں اور گیمراہات پر مبلغ ۶۰/۰۰۰/۰۰۰ روپیہ کی رقم خرچ ہوئی۔ اور مستقل ٹنلے پر ۲۶۵۶۶ روپیہ کی رقم خرچ ہوئی۔

(د) - ۱۹۷۰ء کے دوران ان ٹیوب دیلوں کو چلانے پر کل رقم ۳۰۰/۰۰۰/۰۰۰ روپیہ خرچ ہوئی ہے۔

(ه) - جو ٹیوب دیں صحیح حالت میں ہو۔ بنیں ٹنلے چلتا رہتا ہے۔ اور چار گھنٹے روزانہ مיעطل رکھنا پڑتا ہے۔ تاکہ دیکھو بھال کی جاسکے۔

(و) - یہ درست ہے کہ بلدیہ کوئی بھی فرائیں آب کی غرض سے کوئی شہر میں ٹیوب دیلوں کو چلانے اور ٹرانزیٹ کا کام سرایخام حے رہی ہے۔

(ل) گورنر مغربی پاکستان کے حکم نے مطابق کل لاغت کا در وہیانی حصہ بخشیت قرض بلدیہ کوئی نہ ادا کر نا ہے۔ یہ رقم مبلغ (۸۰) اسی لکھو روپیے بنتی ہے۔ اگر بلدیہ کوئی بھی قرض ادا کرے تو محکمہ ہڈی ٹیوب دیل شفعت کرنے کو تیار ہے۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے:- صفحہ سوال۔

بوجہستان کے وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ان میوب دیلوں کے لئے اس وقت دو ملکی کام کر رہے ہیں۔ ایک میونسپلٹی اور دوسرا ہلکہ ڈیا ہنگٹ کیا وزیر صاحب اس پر عزد کریں گے کہ تمام میوب دیلیا یا تو ملکی آپساشی کے پروگرام کر دیئے جائیں یا میونسپلٹ ان کا انتظام سنھالے۔ تاکہ آپ کے صوبے کا پیشہ بچ سکے۔ حسرہ اسٹینکر :- یہ تو ایک مثودہ ہے۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھے:- کیا یہ غوف فرمائیں گے۔ یہ اس پر سوال ہے جناب۔

وزیر آپساشی و بر قیات :- مہوبے کے مختلف حصوں میں۔ یہ توصیف آپ کو تیار ہے ماؤں کا فرمادی ہے ہیں۔ صوبے کے مختلف حصوں میں ایکجیشن اور دوسرے فلکی مجھی اس آب رسانی کے کام کو تراخیام دے رہے ہیں۔ معز زمبر نے جو تجویز پیش کیا ہے، وہ قابل عزور ہے۔ یہن کو شش کرو نگاہ متعلقہ محکمے سے رابطہ قائم کروں۔ اگر یہ قابل عمل ہے، تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر آپساشی ہیائیں گے کہ حکومت کو اس آب رسانی کی تسلیم سے سالانہ آمدی کس قدر ہوتی ہے؟

وزیر آپساشی و بر قیات :- یہ آپ کا سوال سمجھا ہے۔ کہ کس مدد سے۔

میر جام غلام قادر خان :- میرا مطلب ہے کہ میوب دیلوں سے جواب رسانی کو تیار شہر میں ہوتی ہے، اس سے حکومت کو کتنی آمدی ہوتی ہے؟

وزیر آپساشی و بر قیات :- آپ کی آمارتاش کے لئے خرچ کر رہے ہیں۔ اس سے حکومت کو کتنی آمدی نہیں ہوتی۔

میر جام غلام قادر خان :- صفحہ سوال۔

کیا وزیر آپساشی ماسکین گے کہ آیا بلدیر کو تیار اس جنگیتیں

بنتے کہ وہ (۸۵) اسکی ناکھر دپے گورنمنٹ کو ادا کر سکے ؟
وزیر آپاشی و بر قیامت :- اس وقت میں آپ کو جواب نہیں دے سکتا، لیکن تکمیلی
کے بھیٹ کامیرے پاس کوئی حساب نہیں۔ حساب الچاہیں

تو کافی معلوم کر کے بتاسکوں گا۔

مرشرا سپیکر :- جام صاحب آپ نیا سوال کر کے پوچھ سکتے ہیں۔

میال سعیف اللہ خان پر اچھہ :- یہ جو پانی شیوب و میلوں سے نکلا ہے اس کے برعکس
میونسپلٹی سے آپ فروڈ پیے لیتے ہوئے گے۔ یہ غست
میونسپلٹی کو نہیں بلتا۔ میں جام صاحب کا سوال دوبارہ دہراتا ہوں۔ کیا پانی کی فروخت پر پلک
ہیئتھہ دیا گئث (آپ محکمہ آپاشی) کو کچھ رقم مل رہی ہے ؟

وزیر آپاشی و بر قیامت :- یہ تازہ سوال ہے۔ اس کے تفصیلی جواب کے لئے آپ کو
تجھے کچھ وقت دینا پڑیا گا۔

مرشرا سپیکر :- اگلہ سوال۔

*۔ ۱۲۔ **میال سعیف اللہ خان پر اچھہ :-** کیا وزیر آپاشی و بر قیامت از راءِ کرم بتائیں گے کہ

(ا) کیا یہ حقیقت ہے کہ الہیان فقیر آباد (زندگی میں پھاٹک کوئی شہر) نے مکانات اور رہائشی
مکان سرکاری زمین پر تعمیر کئے ہیں۔ یہ زمین سرکاری ہے ؟

(ب)۔ اگر (الف) لا جواب اثبات میں ہے تو کیا یہ درست ہے کہ ان مکانات کے مکینوں نے حکومت
سے دخواست کی ہے کہ وہ یہ مخصوصہ اراضی اُپنیں فروخت کر دے یا کہ ایسا پر دے دے ؟

(ج)۔ مندرجہ بالا میں پر مکافول اور آباد شدہ لوگوں کی تینی تعداد کیا ہے ؟

(د)۔ کیا حکومت یہ اراضی قابضین پر فروخت کرنے یا کارئے پر دینے کا ارادہ
رکھتی ہے ؟

وزیر آپ اشی و برقيات۔

(ا) - یہ حقیقت ہے کہ اہلیانِ فقیر آباد (نوجین پھاٹک کوئی شہر) میں سے چند ایک نے اپنے مکانات سرکاری زمین پر تعمیر کئے ہوئے ہیں۔

(ب) - ایسی کوئی درخواست نے احوال دفتر حکومت آپ اشی میں موصول نہیں ہوئی۔ جو کہ مکین نے مقبوضہ اراضی کی فروخت یا کوایہ کے لئے گذرا ہو۔

(ج) - مکانوں کی کل تعداد، جو سرکاری زمین پر تعمیر کئے گئے ہیں۔ اور آباد شدہ لوگوں کی تعداد جو ان مکانوں میں رہائش پذیر ہے، مندرجہ ذیل ہے :-

(۱) تعداد مکانات = ۵۸

(۲) تعداد افراد = ۲۱۳

(ک) - یہ سابق حکومت کی بعنوانیوں کی ایک آدمیتی مثال ہے۔ کہ اُس نے سرکاری اراضی پر ایک قبضہ کی لفڑی اجازت دی تھی۔ اب موجودہ حکومت اس مسئلے پر غصہ کر رہی ہے۔ اور جو مناسب سمجھا جائیگا، وہی کیا جائیگا۔

میر جام غلام قادر خان :- ضممنی سوال۔

— کیا وزیر متعلقہ تاسیں گے کہ آیا گونہ نہ کے یہ تجزیے زیر خور ہے کہ اگر ان قابوں کو یہاں سے ہٹایا گی، تو ان کو کسی اور مقابل جگہ پر بنا جائیں گے؟ وزیر آپ اشی و برقيات :- کوشش تو یہی ہوگی۔

* ۱۶۔ میاں سعیف الدین خان پر اچھہ :- کیا وزیر آپ اشی و برقيات اذراء کرم بتائیں گے کہ

(ا) - کیا یہ حقیقت ہے کہ سورینج سجدہ اور مذگاری میں کوئی کمی صفتیں نہیں، اُن میں بھی فراہم کی جا رہی ہے؟

(ب) - کیا حکومت یہ لاسکتی ہے کہ کیم مئی ۱۹۴۷ء اور ۱۵ مئی ۱۹۴۷ء میں مندرجہ بالا کوئی

کی کافوں میں تاریخ دار بکتہ گھنٹے بھیلی کی فراہمی منقطع رہی ہے؟
 (ج) - کیا حکومت مندرجہ بالا کو نسلکی کافوں میں بھیلی کی فراہمی کو باقاعدہ کرنے کے لئے کوئی
 اقدامات کر رہی ہے؟
وزیر آپ ساشی و بر قیات:-

ل و ب و ج
 جی ہاں ۱۔ ۲۰۰ کوڑا کی کافوں کو اب تک بھی فراہم کی جا رہی ہے۔ جن کی درخواستیں بھول
 ہوئی تھیں۔

جناب! اس سوال کا تفصیل جواب مسئلہ کا غذی پر ہے۔ بھیلی کی اور روڈ شیڈنگ
 کو دوڑ کرنے کے لئے اٹلی سے ایک گیس ٹربائیں، جو تقریباً ۷.۵ KVA ۵۵۰۰ بھیل پیدا کر سکی ملاحت
 رکھتی ہے، کوئی تحریم پاوسٹشنز بھی نہیں ہے۔ اس کو چلانے کا کام عفریتی شرکع ہو جائیگا۔
 اس کے علاوہ ماہ جون کے دوسرے سہفتے میں موجودہ ڈیزل انجینوں کی صفائی مسئلہ کی جائے گی
 اس کے بعد برق توانائی میں ۷.۵ KVA 20000 کا امنا فراہم ہو جائیگا۔ ان دو اقدامات سے تو قبیلے
 کو موجودہ کافوں میں بھیلی کی فراہمی باقاعدہ اور صحیح ہو جائیگی۔



نیا چھارٹ پر اکے منقطع بول کوں یا کنسرسورٹی سینڈری اڈگری اڑکمی میں ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۵ء تک

تاریخ	وقت منقطع بولی	وقت منقطع بولی	وقت منقطع بولی	وقت منقطع بولی
۱۷-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۱۸-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۱۹-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۰-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۱-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۲-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۳-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۴-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۵-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۶-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۷-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۸-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۲۹-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ
۳۰-۱-۱۹۰۵ء	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ	بھنٹے روزانہ

میاں سعیف اللہ خان پر اچھہ ہے۔ مُرباًئن شیخ نامہ میں کب تک پہنچے گا؟

وزیر آپاشی و برقيات : - پہنچنے کے بارے میں صحیح تاریخ تویں ہمیں بتا سکتا۔ اور چلنے کے بارے میں لذارش ہے کہ شاید ایک ہفتہ یا دس دن میں جیسا کہ ماہرین نے بتا ہے۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھہ ہے۔ Point of order
یہ سوال جب پیش ہوتے ہیں تو توقع یہ کی جاتی ہے کہ فردا صاحبان ہوم درک کر کے آئیں گے رکنیکہ ضمنی سوالات کے جوابات توازنی ہیں۔ اب انہوں نے خود گیس مرباًئن کا ذکر کیا ہے اور یہ عوام کے interest کی بات ہے کہ یہ میں معلوم ہو، کہ یہ مُرباًئن کب پہنچی۔ کیوں اتنی دیرستہ نہیں چلی۔ کیونکہ عوام کا بہت لفظ انہوں مورث ہے۔ تو آپ کے ذمیتعے وزیر صاحب سے درخواست کرنگا اس سوال کے جواب کے ساتھ ساتھ ضمنی سوالات کے لئے بھی تیار ہو کر کے آئا کرس۔ تاکہ مستند حل ہو سکے۔

وزیر آپاشی و برقيات : - جناب الگر پہلے آپ یہ بات کہتے تو یہ تیاری کر کے آتا۔ اگر غلط تاریخ بتا دوں، تو اس پر بھی آپ کو اعتراض ہو گا۔

میر جام غلام فتا درخان : - ایگن کی صفائی سے کیا مراد ہے؟

وزیر آپاشی و برقيات : - صفائی سے مراد ہے انہوں کی بریکشیں اور انہیں آرام و خروج دینا۔ اس سے مشینوں کی کارکردگی پر اثر رپتا ہے۔

میر جام غلام فتا درخان : - اس کا تو اس سے تعلق نہیں۔

وزیر آپاشی و برقيات : - بڑے پادری کی ریپریمنیں چھوٹے چھوٹے ... ۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھہ ہے۔ وزیر صاحب نے چارٹ میں ڈالما چڑا جواب دیا ہے۔

اُور جس میں بھلی کی رکاوٹ کے متعلق گھنٹوں میں حساب دیا ہوا ہے تھا یعنی فار۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ ہماری کاؤنٹ کو بھلی باقاعدہ فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ زینداروں کو بھی بخوبیں طے۔

وزیر آپاشی و برقيات ہے۔ جیسا کہ معزز نمبر کو بھی علم ہے کہ بھلی کی موجودہ مقدار جو ہمارے پاس ہے، وہ تمام کافول ائمہ دیکھ لیتے ہیں شہری اقتصادی صوریات

کے لئے بالکل ناقابل ہے۔ اس مسئلے میں بھلی کو پہلے عرض کیا گی، کاؤنٹ، شہر اور ٹیوب دیل تسب کی ضرورت کو پیدا کر سکتے ہیں۔ ایک گیس گربانی کا کمی جاری ہے۔ تاکہ بھلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ واپس سے شاید کچھ اور جزر بیڑہ ہمیں میں۔ اس درمان میں کوشش ہو گی کہ کاؤنٹ میں جو موجودہ لائنز ہیں، ان کو برابر بھلی ہتھیا ہوتی رہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ ان Speech Budget (بیٹ تقریب) میں ذیلیں مالیات نے ذکر کیا تھا Range وہ کے بھلی لانے کی سیم گیس کے ذریعے بھلی پیدا کرنا۔ اب بھلی کی پیداوار کو مدد لاجائیں گے کہا۔ یہ اور دیگر کئی چھوٹی بڑی سکمیں زیر عنوان ہیں۔ سردمست پھر جیتنے والیں سلسلہ کے انداموں ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ کوئی بڑا پورشن کے جوڑا نے جزر بیڑہ ہیں، ان کو مرمت کوئی نہیں۔ واپس سے چھوٹی یا بڑی طاقت کے جزر بیڑہ کی حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ ان اقدامات سے شہر اور کافول کی ضرورت باقاعدگی سے پوری ہو۔

خان عبدالصمد عقان اچکزئی ہے۔ وزیر صاحب نے ابھی فرمایا کہ واپس سے جتنے جزر بیڑہ مل کتے ہیں، ہم ان کو لگا کر ان سے پادری زیادہ کر دیں گے۔ یہ یہ نیا پابندی مجھے

کے مختلف علاقوں کو دیا جائیگا۔ یا یہ بھی کوئی میں ہی عرق ہو گا؟

وزیر آپاشی و برقيات ہے۔ اذازے کے مطابق پانچ جو جزر بیڑہ ہم کو واپس سے مل جائیں گے۔ جن میں سے ایک فورٹ سٹیشن ایک پیشین اُوڈیکٹ شیلد کی اور تھیل پیڈ کار ٹریں، اُر باتی بڑے جزر بیڑہ اور لگائیں گے۔

بیٹھ مسٹر جام غلام قادر خان ہے۔ کیا وزیر ماہی گیری اور ایم اے ایمی اذراہ کرم بتائیں گے کہ

(۱)۔ کیا یہ درست ہے کہ چون کو آپریٹو سوسائٹی کو منبع لس بیلی کے نام پر یوں دھاگہ لائچ کا مشینے اور قرضہ جات ملتے ہیں، وہ انہیں کو اچی میں بلیک مارکیٹ میں فروخت کر دیتے ہیں۔ اُور متحقق

ماہی گروں کو ان کا حجتہ نہیں بلیں؟

(ب)۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ایسے اقدامات اٹھانا مناسب سمجھے گی۔ جن سے ہر علاقے کے ماہی گیر صحیح معنوں میں مستفید ہو سکیں؟
وزیر ماہی گیری اور امداد بارہمی :-

(ا)۔ صوبہ بلوچستان کے معروف وجود میں آئنے سے کاب تک ضلع لس بیلہ کے نام پر کسی بھی کا آپشوخ سوسائٹی کو نہ تو نایکوں دھاگ، لاپخ مشینزی اور نہ ہی کوئی قرضہ مکمل امداد بارہمی سے دیا گیا ہے۔ لہذا ان اشتیارات کا کراچی میں بلیک مارکیٹ میں فروخت کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(ب)۔ چونکہ جواب لطف، غنی میں ہے، مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا یہ درست ہے کہ سوائے ضلع لس بیلہ کے باقی تمام اضلاع

کو ملا ہے؟

وزیر ماہی گیری اور امداد بارہمی :- (سردار عبدالرحمن خان)

یہ حکمت علاقہ سپیشہ نظر انداز ہوتا ہے۔ آپ کے وقت میں بھی

میر جام غلام قادر خان :- کیا گورنمنٹ ۳۷۔ ۱۹۴۸ء میں ارادہ رکھتی ہے کہ ان ماہی گروں

کو نایکوں لو لا پھیں وغیرہ اس سال مہیا کرے؟

وزیر ماہی گیری اور امداد بارہمی :- یہ تازہ سوال ہے اس کا جواب لمبا چوڑا ہوگا۔ لیکن اگر یہ

ارادے کا پوچھتے ہیں تو میں توجیہ چاہتا ہوں کہ جو کچھ بیس سال میں

آن کے لئے نہ ہو سکا، میں اسے ایک سال میں کر دوں۔

سردار پسیکر :- جام صاحب اگلا سوال پوچھیں۔

خ۔ ۵۳ میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر آپا شی بلوکرم بتائیں گے کہ

(ا) - کیا یہ حقیقت ہے کہ ملکہ آپا شی جہاں کہیں بن تغیر کرتا ہے، بند کی تغیر سے پہلے وہ اُس جگہ پر ریٹ ہاؤس صورت تغیر کرتا ہے؟

(ب) اگر لائف کا جواب اثبات میں ہے تو کیا ریٹ ہاؤس کا تغیر کرنا صورت کا ہوتا ہے؟
وزیر آپا شی و برقيات:-

(ا) جب اگرچہ ریٹ ہاؤس کی تغیر ہر منصوبے کے ساتھ صورتی نہیں ہے۔ لیکن زیر تغیر یا تغیر شدہ منصوبوں کی نگرانی کے لئے متعین ملکے کو وزاراتِ زندگی فراہم کرنا بھی صورتی ہے۔ کیونکہ آپا شی کے اکثر منصوبے ہمہ ماہر اور قصبوں سے دوڑ دلاز علاقوں میں ہوتے ہیں جہاں صورتیاتِ زندگی نایاب ہوتی ہیں۔ اس لئے ایسی جگہوں پر ریٹ ہاؤس کی تغیر صورتی ہے۔ میاں سیدفہن اللہ خان پر اچھے ہے۔ یہ عموماً دیکھا لیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے پوچیش پر بڑے بڑے ریٹ ہاؤس بنائے جاتے ہیں۔ بلوچستان کے وسائل کو زیر نظر رکھتے ہوئے آپ نے ریٹ ہاؤس کے متعلق کوئی نئی پالیسی تیار کی ہے؟

وزیر آپا شی و برقيات:- جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہمارے مطلع میں یا جن معلوم کامیں نہ دوڑہ کیا ہے، چھوٹی چھوٹی سکیموں پر ریٹ ہاؤس کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ البته بہت بڑی سکیم جو بھی اس لاکھی اس سے اوپر یا دوڑ دلاز علاقوں میں جہاں سایہ یا دوسرا نے وزارات نہ ہوں، وہاں منقرض کچھ ٹائپ کے ریٹ ہاؤس تغیر کئے جاتے ہیں۔ مستقبل میں ہمارا ارادہ ہے کہ جب بھی کوئی سکیم شروع کریں، تو اُس سکیم کا بیشتر فنڈ عیاشی یا اس قسم کے دوسرے وزارات پر خرچ کرنے کے بعد اصل منصوبے پر خرچ کریں۔

خان عبدالصمد خان اچکزی:- کیا وزیر صاحب بتائیں گے، آج جبکہ وزیر تعلیم صاحب نے ہمارے بچوں کے لئے پکی عمارت کی بجائے پچھے سکول بنانے کا فیصلہ کر رکھا ہے، تو افسروں کے لئے جو ریٹ ہاؤس بنتے ہیں۔ وہ بھی کچھ بنائے جائیں گے؟

وزیر آپا شی و برقيات:- محترم صاحب نے اس کا سوال اریکیشن کے متعلق تھا۔ اس لئے میر نے اس کا جواب دیا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزائی :- آپ ایگشن کے متعلق ہی بتا دیں کہ آئندہ کتاباں میں گے
یا اسی طرح شاندار پتے ریٹ ناؤں ہوں گے ؟

وزیر آپا شی و بر قیات :- شاندار بلوگوں سے ہمیں کوئی چیزیں نہیں ہے۔ ہم مغلوں
میں رہنے والے نہیں ہیں۔ ہم جھوپڑی میں ہی گذار کریں گے۔
میرزا سپیکر :- اگلے سوال پوچھئے۔

ب) ۳۴- میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر آپا شی برداہ کرم بتائیں گے۔ کہ

(ا) محکم آپا شی نے صلح میں کس قدر کا لو نیاں بنائی تھیں ؟

(ب) پیر کا لو نی کی لاگت مجموعی کیا ہے ؟

(ج) - اگر یہ کا لو نیاں صاف کے ذریعہ استعمال ہیں، قوانین کا استعمال کس طرح ہو رہا ہے ؟
وزیر آپا شی و بر قیات :-

(ا) - تین سب تو یورن کا لو نیاں ہے، اور اصل اور بیلی میں بنائی گئی تھیں

(ب) - بید کا لو نی کی لاگت = ۵۰,۰۰۰ روپے

اوائل کا لو نی کی لاگت = ۱۶,۰۰۰ روپے

ہب کا لو نی کی لاگت = ۵۰,۰۰۰ روپے

(ج) - تمام کا لو نیوں میں حکمرانی کا عملہ رائش پذیر ہے، یاد فاتح قائم ہیں۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ اب جب کہ اس بیلی و سفرکو کو
مزروت رہی ہے، یا نہیں ؟

وزیر آپا شی و بر قیات :- یہ نیا سوال ہے اور انتظامیہ سے متعلق ہے۔ اگر
وزیر تعاون سے رجوع کریں، تو ہمتر ہو گا۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا میں یہ معلوم کر سکتا ہوں کہ انتظامیہ اور آپ میں کیا فرق ہے؟

وزیر آبپاشی و برقيات :- یہ اس میں حصہ دار صور ہوں۔ لیکن ہر آدمی کو اپنے ہی مقام تک جواب دینا ہوتا ہے۔

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال پوچھیں۔

ب۔ ۱۳۔ میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر آبپاشی براہ کم بتائیں گے کہ

(ا) - صنیع نس بیلہ میں کیس قدر آبپاشی کے پختہ بند تعمیر کئے گئے ہیں سہرا یک کی جدالاگت بتائیں اور ان سے کیا فائدہ سے حاصل ہوئے؟

(ب) - ان بندات سے کیس قدر تعمیر ایاد امامی زیر کاشت لائی گئی؟

(ج) - جو بندات اب تک نامکمل ہیں، ان کے وجہ کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی و برقيات :-

(ا) - صنیع نس بیلہ میں مندرجہ ذیل پختہ بند تعمیر کئے گئے ہیں:-

(۱) ٹیکان ندی پر بند کی تعمیر = ۱۴,۵۶,۰۰۰/- روپے آبادی چھ ہزار ایکڑ۔

(۲) آوھل کفترا بند کی تعمیر = ۵۵,۰۰۰/- روپے آبادی تین ہزار ایکڑ۔

(۳) دندندی پر بند کی تعمیر = ۵۰,۰۰۰/- روپے آبادی تین ہزار ایکڑ۔

(۴) گلاؤ را ایکٹشن سکیم = ۲۰,۰۰۰/- روپے آبادی تین ہزار ایکڑ۔

(ب) اس کا جواب (الف) میں دیا گیا ہے۔

(ج) منضبو بقیہ آب آگدی شاہ اور لاکھڑا^(۱) زیر تکمیل ہے۔ اس کے مکمل ہونے کی تاریخ ۲۰ جون ۱۹۶۸ء
ہے۔ پوری کوشش کی جا رہی ہے کہ مقررہ مدت کے اندر کام ختم ہو جائے۔

میر جام غلام قادر خان : — یہ وزیر صاحب کو اس امر کی پوری تکمیل ہے کہ ٹیکان بندھوں کے
متعلق ہے بتایا گیا ہے کہ اس سے چھ ہزار ایکڑ زمین آباد ہو چکی ہے ما
آباد ہونے والی ہے۔ واقعی اس قدر رقبہ زیر کاشت لایا گیا ہے؟

وزیر آپ ساشی و برقيات : — حضورِ والہ (جی) میں دوسرے پری، تو آپ کو ساقدت چونگا۔
اور ہتنی آبادی ہے وہ دکھا دوں گا۔

میر جام غلام قادر خان : — یہ یہ مرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں نے یہ پوچھا تھا کہ وزیر صاحب
کو جو مکمل متعلقہ نے اعلاء فرامی ہے کہ ٹیکان بند پر چھ ہزار ایکڑ
زمیں زیر کاشت آچکی ہے۔ کیا ہمیں یقین ہے کہ یہ اعداد و شمار صحیح ہیں؟ وزیر صاحب نے خود بھی یہ علاقہ
دیکھا ہوا ہے اور مجھ سے تفاصیل کریں گے۔ کاس قدر زمین آباد نہیں ہوں گے۔

مسٹر اسپیکر : — جام صاحب! جواب تو مل چکا ہے۔

میر جام غلام قادر خان : — وزیر صاحب نے چھا ہے کہ جب وہ دوسرے پر جائیں گے تو
مجھے ساختے ہا کر آبادی دیکھائیں گے۔

وزیر آپ ساشی و برقيات : — جی میں نے کہا تھا کہ یقین کے ساتھ نہیں پہنچ سکتا۔ کہ آباد رقبہ
کیسا ہے۔

میال سعیف الدین خان پلاچہ : — کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ اوقتناں کتنا بند پر بارہ لاکھ روپے
خرچ ہوتے ہیں اور صرف اٹھائی ہزار ایکڑ علاقہ آباد ہوا ہے، تو
کیا یہ خرچ اقتصادی طاقت سے justified ہے؟ آپ نے اس کی feasibility
پر عذر فرمایا ہے۔ کیا لاغت تقریباً پانچ ہزار روپیہ فی ایکڑ آرہی ہے؟

وزیر آپا شی و بر قیمتات :- شاید یہ طویل المیعاد سکیم ہے۔ آگئے چل کر شاید مزید علاقے سیراب ہو جائیں۔

میال سیف الدخان پر اچھہ :- کیا آپ کو اس وقت معلوم نہیں کہ کس قدر مزید قبضہ آباد ہو گا لیکن بارہ لاکھ بہت بڑی رقم ہے۔ مٹھائی ہزار ایکڑ کے لئے اس

سکیم کے مطابق باقی کتنا علاقہ آباد ہو گا؟

وزیر آپا شی و بر قیمتات :- الگا بہت ہی Interested ہیں تو پھر میں تفضیلات آپ کی خدمت میں پیش کرنگا۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر متعلقہ کو یہ علم ہے کہ اونچل کھنڑا یونڈ کی تغیری پائی ہے سے کاشت کا رہیں جو میرے خیال میں شاید دو تین سو ایکڑ میں آباد ہیں۔ اس بند کی تغیری کے بعد غیر آباد ہو چکے ہیں؟

وزیر آپا شی و بر قیمتات :- یہ سوال غیر متعلق ہے۔

میر جام غلام قادر خان :- یہ سوال اس لئے ہے متعلقہ نہیں کہ اس پر آبادی مٹھائی ہزار پہنچ کے بعد چار پانچ سو ایکڑ زمین غیر آباد ہو چکی ہے۔ اکثر ہو چکی ہے۔ یہ کہتا ہوں کہ مٹھائی ہزار ایکڑ اپنی جگہ پہنچ کے بعد چار پانچ سو ایکڑ زمین غیر آباد ہو چکی ہے۔

مسٹر اسپیکر :- جام صاحب! یہ آپ نیا سوال کر کے پوچھ سکتے ہیں۔ اگلا سوال پچھیں

پنجم۔ میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر نراغعت برائے کرم تباہیں گئے کہ

(ا) نراغعت کیلئے کس قدر ٹریکرڈ صلح نس بیدی میں فراہم کئے گئے۔ اور کن کاشت کا رہیں اور زعینداروں کو ٹریکرڈ فراہم کئے گئے ہیں؟

(ب) ٹریکرڈ کا کمایہ فی گھنٹہ کیا ہے۔ کیا حکومت موجودہ شرح میں کمی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیریز راعت :-

(۱) - صلح لس بیلہ کو اس وقت تک ہر کیٹھ فراہم کئے گئے ہیں۔ جن چن زمینداروں کو کام کیلئے یہ ٹرکیوں دیئے گئے تھے، ان کی قدرت طولیتے۔ ہر گفت ۶ اریکٹر ۱۹۲۱ء سے اپریل ۱۹۴۷ء تک چن زمینداروں کو ٹرکیٹر مہیا کئے گئے، ان کی ایک قدرت معزز ترکن اور ایوان کے لئے شامل نہ ہے:-

لیست زمینداران لس بیلہ چن کو ٹرکیٹر کرایہ پر دیئے گئے

۳۱ - ۵ - ۲ - ۷ - ۶ - ۱۱

نمبر شمار	نام زمیندار	سوسیاٹی	ٹرکیٹر نمبر	گل گھنٹے
۱	حاجی محمد صدیق -	-	۵۵۵	۶۰۵
۲	سلطان -	-	"	"
۳	داد حسیم -	-	"	"
۴	حاجی ولی ہبیل -	-	"	"
۵	محمد عیقوب -	-	"	"
۶	محمد ولد صالح -	-	"	"
۷	محمد یار -	-	"	"
۸	محمد ولد عیقوب	-		
۱	محمد صدیق -	بیلہ	۵۵۶	۶۰۴
۲	فلام محمد ولد احمد خان -	"	"	"
۳	فاضلی محمد -	"	"	"
۴	یار محمد -	"		

نمبر شمار	نام زمیندار	گل کھنڈ	بیله	فریکٹر منیر	گل کھنڈ
۵	غلام محمد	۶۹۰	"	فریکٹر منیر	گل کھنڈ
۶	یار محمد ولد ولی محمد		"		
۱	ایوب -	۶۹۰ گھنٹے	بیله	۵۵۷	
۲	حاجی فقیر محمد -		"	"	
۳	محمد صدیق -		"	"	
۴	جمال ولد ہبام -		"	"	
۵	عبدالمنان -		"	"	
۱	مزار ولد پیرش -	۲۳۵ گھنٹے	ہب	۵۵۸	
۲	عبدالمنان -		"	"	
۳	غلام نبی -		"	"	
۴	قادر بخش -		"	"	
۱	محمد حسین چیرمن -	۶۹۶ گھنٹے	بیله	۵۵۹	
۲	حاجی غلام محمد ولد اللہ کھا		"	"	
۳	غلام محمد ولد نور محمد -		"	"	
۴	اللہ دین ولد یوسف -		"	"	
۵	رابر احمد ولد سفرخان -		"	"	
۶	نومنی خان ادھاری علی اخلن		"	"	

(ب) - وزیر فریکٹر ووں کا کاریہ مبلغ - ۲۶ روپے فی گھنٹہ طبقہ - حکومت شرح کا یہ زید
کمرے پر عبور کر رہی ہے۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر صاحب یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ضلع سر بیلہ کو جو پانچ فریڈر ٹریڈر کئے گئے ہیں، وہ اس وقت بھی کام کر رہے ہیں؟

وزیر زراعت :- جناب پھر میر یقین کو حضیل ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ ٹریڈر کو چس کا آپ کہتے تھے، چار ہوں۔ اس وقت پانچ کام کر رہے ہوں۔ اور ایس بھی ہو سکتا ہے کہ ایک گھنٹہ کے بعد کوئی پنڈہ ٹوٹ جلتے تو تین ہوں۔ کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے، صرف ایک کام کرنے لگے۔ چار ٹریڈر یزے کے ہوں۔

میر جام غلام قادر خان :- اس وقت پانچ میں سے ایک بھی نہیں ہے۔

وزیر زراعت :- ہم نے پانچ لاٹ کئے ہیں جناب!

میر جام غلام قادر خان :- یہ پانچ فریڈر آپ نے ضلع سر بیلہ کے لئے کس وقت اور کیس لاٹ کئے ہیں۔ اور باقی ضلعوں کے لئے کتنے ایکیٹ کئے ہیں؟

وزیر زراعت :- مجھے صحیح Details معلوم نہیں ہیں۔

میاں سعیف اللہ خان پر اچھہ :- کیا وزیر صاحب خود فرمائیں گے کہ ان کے جواب کے مطابق اوس طرفی ٹریڈر جو اعداد و شمار آسے ہے میں، وہ ایک ہیں یہیں میں تقریباً ایک سو گھنٹے فی ٹریڈر ہے، تو کیا ٹریڈر ہوں کیا یہ کار کردگی کی خوش ہے؟

وزیر خواراک ف زراعت :- جناب معزز زرگن ٹریڈر ہوں کی کار کردگی کے باسے میں ہم لوگوں کو اطمینان ہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم اگلے سال

نئے ٹریڈر ہر یونے کا پر ڈرام بناتے ہیں۔ اُن کے لئے ہم سے حقاً ممکن ہو سکتا ہے جدید ٹریڈر پر درکش پر موقوں پر صحیحیت کی یا اُن کی کار کردگی کو بہتر بنانے کے لئے ہم اپنی حصہ الامکان کو شکش کر سے

ہیں اور اس مسئلے پر بہت زیادہ سمجھیگی سے خود کر لے جائے ہیں۔

میراں سعیف اللہ خان پر اچھہ ہے کیا فذر صاحب یہ انکو امری کریں گے کہ فی ٹریکٹر تقریباً سو گھنٹے اہواز کارگزاری کی کیا وجہ ہے؟

وزیر خوراک وزراحت : اس کی وجہ یہ ہے کہ تو یک دشمن پر کرنے ہیں اور فرسودہ ناتیپ کے ہیں۔ زندگ آلوں ہیں۔ ان کے پارٹس اکثر و بیشتر ہاں پاکستان میں ہیں مل رہے ہیں پیغام اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک ٹریکٹر ایک ایک سال سے زیادہ عرصت تک پہنچتا ہے۔ یہ سو گھنٹہ اوس سطح پر ایک ٹریکٹر کا نکلتے ہیں۔ کچھ ایسے ٹریکٹر ہیں جو مستقل کام کرتے ہیں۔ سات سو گھنٹے بھی کرتے ہیں۔ ایک ہزار گھنٹے بھی کام کرتے ہیں۔ لیکن کچھ ایسے ہیں جو دو دو تین تین ماہ پاچھ مہینے تک پڑے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ فہر پارٹس ہجن کی اُن کے لئے ضرورت ہوتی ہے، وہ پاکستان میں ہیں ملے ہیں۔ اس وجہ سے اوس سو گھنٹے بارہ ہیں۔ میر جام فلام قادر خان : قہیا کہ وزیر متعلقہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ یہ ٹریکٹر فرسودہ ہیں، تو کیا یہی فرسودہ ٹریکٹر ضلع بنیلہ کو فراہم کئے گئے ہیں؟

وزیر خوراک وزراحت : سرحدست جو موجود ہیں۔ ہم ان کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے۔ جو نئے ہونگے ان میں ترجیح نہیں بلکہ کوڈی جائیگی۔

میراں سعیف اللہ خان پر اچھہ ہے۔ یہ نے عرض کیا تھا کہ کیا وزیر صاحب اس قدر غیر تکمیل کارکردگی کے متعلق غور فرمائیں گے اور کوئی انکو امری کریں گے اپنے حملے میں کہ یہ کارکردگی گیوں معمولی ہے؟

وزیر خداک وزراحت : عرض کیا کہ جب سے ہم نے حکومت سنبھالی ہے اس کام کو ہم نے ترجیح دیا ہے۔

میر جام غلام قادر خان :- کیا وزیر متعلقہ کو یہ فلم ہے کہ ۲۹ روپے نی گھنٹہ، جو زینداروں
سے لئے جاتے ہیں۔ کیا اتنا بھاری کرایہ زینداروں کے لئے
قابل برداشت ہے؟

وزیر خوارک زراعت :- اس میں شک نہیں کیا زینداروں کی طاقت سے زیادہ ہے۔
میں نے پہلے ہی عرض کرو دیا تھا کہ حکومت غور کر رہی ہے۔

میر اسپیکر :- اگر سوال (میر شاہ نواز خان شالیانی)

۵۔ میر شاہ نواز خان شالیانی :- کیا قدر آپا شی از راہ کرم بتائیں گے کہ:-

(ا) - کیا یہ حقیقت ہے کہ تمام بلوچستان میں واحد علاقہ اوستہ محمد ہے۔ جس کو ہر کا
پانی بارہ ماہ بلتا ہے اور دریاۓ سندھ تقریباً چالیس سال سے کھیرتھر بلوچستان
کی زمین کو آبیا شی کر کے بعد میں علاقہ سندھ کو سیراب کر قبھی؟

(ب) - کیا یہ حقیقت ہے کہ سندھ کے علاقے کو اوستہ محمد سے پہلے قبھر نہ کمال
کر پانی دیا جاتا ہے؟

(ج) - کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ایں کرنے سے اوستہ محمد کی زمین، جو کہ اس وقت زیر کاشت
ہے، تقریباً دو لاکھ ایکڑ بالکل بخوبی وغیرہ ورعہ ہو جائیگی۔ اگر ایسے ہے تو اس کے لئے حکومت
بلوچستان نے کیا قدم اٹھایا ہے؟

وزیر آپا شی و برقيات :-

(ا) - صحیح ہے۔

(ب) - بھی نہیں اماکومت سندھ ایک منصوبہ قبھر نہ کرنے کا ہے۔ اور ابھی اس پر کام
خروع نہیں ہوا ہے۔

(ج) - اگر قبھر نہ کالی گئی، تو اوستہ کا بہت بڑا قبضہ کبھی ہو جائیگا۔ حکومت بلوچستان اس

سلک سے پوری طرح آگاہ ہے۔ یہ سندھ صدر پاکستان کے علم میں بھی لایا گی۔ ہے۔ دوسری حکومتیں اس کا حل سوچیں گی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ صدر پاکستان کے وکروں کے پیش نظر حکومت بلوچستان کی رفنا مندی کے بغیر قبیلہ ہنرہ نہیں نکالی جائیں گی۔

میر شاہنواز خان شالیانی : کیا وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ ابھی قبیلہ ہنرہ پر کام ہوا
ہے یا نہیں؟

وزیر آبیاشی و برقيات : گورنر کا نفرنہ میں یہ طے پایا تھا کہ اس کنال پر کام
دولوں حکومتوں کی رفنا مندی سے ہو سکیگا۔ جہاں تک
محجّہ معلوم ہے اس پر کام شروع نہیں ہوا۔ سوائے نقشبندیات وغیرہ کے۔

میر شاہنواز خان شالیانی : یہ ہنرہ ہمارے گاؤں سے ایک میل پر ہے۔ اس پر بھی کام
ہو رہا ہے۔ اس پر بُوڑا عملہ ہے اور وہ کام کر رہا ہے۔

میاں سعیف الدخان پر اچھہ : اگر قبیلہ ہنرہ پر گورنر کا نفرنہ کے فیصلے کے حلى الاغم کام ہوا
ہے تو کیا حکومت بلوچستان نہ گورنمنٹ کر پائے افطراب
اوہ اعتراض سے آگاہ کریگی؟

وزیر آبیاشی و برقيات : جاپ ب اگر یہ بات ہماستے علم میں پہلے لائی جاتی، تو ہم کب
کے ان سے درخواست کر چکے ہوتے۔ اور صدر صاحب کے

نوؤں میں بھی لاتے۔

خان عبدالصمد خان امکزئی : کیا وزیر صاحب کو یہ علم ہے کہ گورنر ریاض حسین کے
وقت میں یہ فیصلہ ہو گیا تھا کہ ہنروں کے محکمہ میں سندھ

کے اختیار اور اقتدار کے بجائے بلوچستان کی حکومت کا اختیار و اقتدار رہے گا؟

وزیر آبیاشی و برقيات : پوری تفصیل سے تو یہ نے اس فیصلے کو نہیں دیکھا اور
نہ مجھے معلوم ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کسی اور وقت جاپ
یش کر دوں گا۔

خان عبدالصمد خان اچکزی ہے۔ کیا وزیر صاحب اس فضیلے کو معلوم کر کے اُسے ناقہ
کرنے کی کوشش کریں گے؟

وزیر آپا شی و بر قیاسات ۱۔ جناب والا بہ اگر وہ فیصلہ ہمارے فائدے میں ہے تو
ہم اُسے دیکھ کر ضرور اُس پر کام کرنے کی کوشش کریں گے
اور اگر وہ ہمارے فائدے میں نہیں ہے تو ہم چھوڑ دیں گے۔

میر شاہنواز خان شالیانی ہے۔ اس بہر کو نکالنے کے لئے ایک کوڈ نوٹے لاکھ روپے
بجٹ میں رکھ گئے ہیں۔ اب یہ معلوم ہوا ہے کہ سندھ
کے نئے بجٹ میں سے یہ رقم نکال دی گئی ہے۔

وزیر آپا شی و بر قیاسات ۲۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے سندھ گورنمنٹ نے
اس کمال پر دو کوڈ روپے کا تینیہ لگایا تھا
میں نے سندھ کا بجٹ ہیں پڑھا ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ حکومت سندھ اپنے
فضیلے کا احترام کر گی اور سندھ سے کوئی ہوتے وعدے پورا کر گی۔ اور بلوچستان حکومت
سے کوچھے بغیر یہ کام شروع نہیں کریگی۔
مرسر اسپیکر ہے۔ اگلا سوال پوچھیں۔

میر جام فلام قادر خان ۳۔ پوچھت آف آرڈر سر!

میر یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ایک دفعہ ایک معززہ میر کا
سوال بیٹھ میں چھپ چکا ہوا اور جس کا جواب بھی قدر سے دیا جا چکا ہو۔ اس کے باوجود
بیان پر نہ لکھا گیا ہے کہ یہ سوال ۶۷۔۶۷۔۶۷ کو پوچھا جائیگا۔
مرسر اسپیکر ہے۔ یہ سوال غلطی سے چھپ گیا ہے۔ سوال نمبر ۵۸، ۶۷۔۶۷۔۶۷
بڑا تو شینیں، جو ہلے صفحہ پر چلے گئے ہیں۔ پہلے سوال
بڑا تو شینیں، جو ہلے صفحہ پر ہے۔

۱۴۔ میر شاہنواز خان شالیانی :- کیا وزیر آپا شی از را و کرم بتائیں گے۔ کہ:-

(ا) - کیا یہ حقیقت ہے کہ تفصیل حجج میں صیر دین کے علاقے میں چند دیہات، جو کہ ہلے
ہدایت زرخیز تھے، اب سیم و تھوڑتے بالکل ناکارہ بن گئے ہیں۔ اور جن میں پیداوار
کی کوئی امید نہیں ہے؟

(ب) - اگر جواب اثبات میں ہو، تو حکومت بلوچستان کی طرف سے اس سلسلے میں کیا
رتضام کیا جائے ہے؟

وزیر آپا شی و بر قیاسات :-

(ا) - دو دیہات مکمل طور پر متنازع ہو چکے ہیں۔

(ب) - حکومت نے مالی سال ۱۹۷۳ء میں مبلغ دو لاکھ کی رقم حفظوں کی ہے۔ یہ رقم
و پڑا کوئی جائزگی۔ جو مشارکہ علاقوں کا مکمل سرفے کریکا، اور سیم و تھوڑتے سب نات
دلا نے کیلئے ایک جامع منصوبہ تیار کریگا۔

میر جام علام قادر خان :- یہ رقم صرف اسی علاقے میں خرچ ہوگی یا باقی علاقوں
میں بھی خرچ کی جائیگی؟

وزیر آپا شی و بر قیاسات :- جاپ بیس نے عرض کیا، یہ رقم سیم و تھوڑتے
علاقے کو کیا نے اور پھر قابل کاشت بنانے پر صرفت کی
جائے گی۔

میاں سعیف اللہ خان پراچہ :- میوب ویلوں کے فدیعہ سیم و تھوڑ کو کہنے والوں
کرنے کے لئے، جیسا کہ پنجاب میں کیا گیا ہے۔ کیا اس
اسکم پر حکومت کوئی خود کر رہی ہے؟

وزیر آپا شی و بر قیاسات :- فیکنیکل اداروں پر خرچ کرنا اور ان کو سرفے پر
بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے وہ سرفے کر کے لیکھیں

اُدھجویز کریں۔ ان علاقوں میں کوئی تدبیریں زیادہ فائدہ مند ہو سکتی ہیں۔ واپسی کے ماہینے اس بارے میں مختلف صوبوں میں کام کرچکے ہیں اور جو جویز وہ دیں گے، ہم اُس پر عمل کریں گے۔ میر شاہنواز خان شالیمانی:- سیم اُدھجور کا سب سے بلا سبب یہ ہے کہ پٹ فیڈر کے نکلنے سے ان علاقوں کے معاون جو زمین ہے اُدھ ریتی ہے۔ اُس کے لئے تو ۲۵ لاکھ روپیہ ہی کم ہے۔

مرٹر اسپیکر :- ایک اپنی طرف کر لیں۔

میر شاہنواز خان شالیمانی :- پرانٹ آف آرڈر سر۔

میر اقدبڑا ہے اور یہ مائیک چھوٹا ہے۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ یا چراں کو اُپر اٹھایا جائے۔

مرٹر اسپیکر :- آپ مائیک کی طرف گرخ کر کے جو لا کریں۔

میر شاہنواز خان شالیمانی :- اس کے لئے کافی رقم کی ضرورت ہے۔ اُدھجور کا جو سب ہے، وہ پٹ فیڈر ہے۔ پٹ فیڈر کے آنے کے بعد یہ تھوپیدا ہوئی ہے۔

دنیز آپا شی و بر قیات :- جیسا کہ عرض کیا یہ تو میر فٹے کے بعد پتہ چل سکتا ہے۔ کپٹ فیڈر والی نہر کو کچھ کرنے سے یہ سکھا مل ہو جائیگا۔

یا جیسا کہ بڑا صاحب نے فرمایا تھا، ٹیوب ویلوں کے ذریعے سے یہ سکھا حل ہو سکتا ہے۔ بہ حال یہ فیصلہ اُس وقت کی جائیگا، جب سر دیسے مکمل ہو جائیگا۔

مرٹر اسپیکر :- اکلا سوال۔

پنوجھ ۵۵ - میر شاہنواز خان شالیمانی :- کیا دنیز خوارک از راؤ کم بستائیں گے کہ:-

- (ا) - کیا یہ حقیقت ہے کہ تمام بلوچستان میں واحد علاقہ منصیر آباد سب ڈویژن ہے، جو چاول پیدا کرتا ہے؟
- (ب) - کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ چاول (جو شی) عرصے سے کوئی شہر میں موجود ہے۔ جس شہر میں چاول خراب ہو رہے ہیں؟
- (ج) - کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ یہاں کے لوگوں کو اس کی خریداری کی اجازت نہیں؟
- (د) - اگر جو لب اثبات میں ہو تو اس چاول کے نکالنے کا کیا بندوبست کیا جائے ہے؟
- وزیر خوراک :-

- (ا) یہ درست ہے کہ بلوچستان میں اس سے زیادہ چاول نصیر آباد میں پیدا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پنجکوڑ اور ناچ اور تربت میں بھی تھوڑی بہت مقدار میں چاول اٹھایا جاتا ہے۔ جو پیداوار کے اعتبار سے خاص قابلِ خدا ہیں۔
- (ب) - کوئی شہر میں جو شی چاول کافی مقدار میں موجود ہے۔ مگر اس امر کا کوئی رسیکار ڈینیں رکھا جاتا آیا یہ چاول نصیر آباد سے کوئی لیا گیا، یا سندھ سے۔
- (ج) - اس میں کوئی صداقت نہیں کیونکہ کوئی شہر میں اس کی خریداری و حفظ پر کوئی پابندی نہیں۔
- (د) - حکومت کو کوئی شہر میں موجود چاول کے نکاس کا کوئی مسترد پیش نہیں ہے۔ کیونکہ موجودہ حکومت کے ایسا پری چاول نہیں لیا گیا ہے۔
- میر جام غلام قادر خان :- جب انصیر آباد میں چاول کی اوس طبقتی کا شت ہوتا ہے؟

- وزیر خوراک :- حضور والا یہ بیت پڑا سوال ہے۔ جس کا مجھے ایک دوں میں جواب دینا پڑیجا۔ اگر کچھ چاہیں تو کسی اور وقت عرض کرنے کا۔
- میر سعیف الدین پراچہ :- پوچھنٹ آفت آرڈر سر!
- وزیر صاحب کو چاہئے کہ ممکنہ تینی سوالات کے جوابات بھی تیار کر کے آیا کریں۔

میر شاہ نواز خان شالیا تی :- وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ کوئی شہر میں کافی چاول پڑا ہے۔ اس کی نکاحی کا کیسے سوال پیدا نہیں

ہوتا؟ پھر اتنا چاول کدھر جائیگا؟

وزیر خوراک :- عرض کیا شاید یہ چاول ہماری ضروریات کے لئے نہیں ہے۔ جو لوگ لاتے تھے ان کا یہ فرض تھا کہ وہ دیکھتے کریے چاول مقامی ضرورت کے لئے یا کسی اور مقدمہ کے لئے ہے۔ اور لوگ اس کو ضروری نہیں۔ شاید وہ کسی برسے ازادی سے ملائے ہوں جس کی ہم اجازت نہیں دے سکتے۔

میر شاہ نواز خان شالیا تی :- یہ فقط نصیر آباد کے لئے کہتا ہوں۔ جو آپ کا علافتہ ہے، جو آپ کو پڑھتے ہے کہ اس سال مرکز چاول خریدتا ہوا، اس میں چند ایسے سوالات تھے، جیسے بوری کا۔ انہوں نے نہیں کیا۔ بہت سارا چاول پڑا رہا۔ خدا کے فضل سے یہاں کچھ بھاگ ہوا، کبھی بھی شدت میں نہوا۔ کبھی بھی طریقے سے نہوا۔ تو یہ دعا صل انہوں نے کہا۔ ہمارا چاول باقی کے ساتھ چلا جائیگا۔ اسی طرح ان کا حق بھی تھا۔ اگر دوسرے علاقے کا چاول ادھر آتا ہے۔ قہ کسی جگہ پاچھے بھاؤ پر فروخت ہوتا ہے۔ کیا نصیر آباد کا حق نہیں تھا کہ چاول بیچے۔ اور نہیں ممنوع تھا کہ کسی علاقے کو چاول نہیں بیچ سکتے ہیں۔ اپنا علاقہ تھا۔ چاول ادھر آیا تھا۔ چاول ادھر رکھا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ باقی علاقوں کو رسنڈھیں پرست دیتے گئے ہیں۔ ثبوت بھی ہیں۔

نصیر آباد ملے بیچا روں کو ایک من کا بھی پرست نہیں ملا۔ اور ان کا چاول پڑا ہوا ہے۔ کوئی ممنوع نہیں تھا۔ قانونی طور پر بھی آسکتا تھا۔ انہوں نے یہی چارہ دیکھا کہ ادھر سے چاول بکل جائیگا۔ تب ہی انہوں نے بھی۔

وزیر خوراک :- پر مشتمل کے متعلق، عزیز میر نے ایک اور سوال کیا ہے۔ جسکا جواب شاید کبھی اورتا بیخ نہیں رکھا گیا ہے۔ اس میں آپ کے سوال کی تفصیلات بھی آ جائیں گی۔

مسٹر اسپیکر :- اکلا سوال۔ مولوی محمد حسن شاہ صاحب۔

۸۲۔ مولوی محمد حسن شاہ :- کیا وزیر خوراک وزرا عدت از راہ کرم ہائیٹس میں کے کی حکومت کے علم میں ہے کہ چھپنی حکومت نے چادلوں کے پرستوں میں کتبہ پروردی کی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو آیا موجودہ حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کر دی ہے۔ اور اگر کہدی ہے تو ہاؤس کو آگاہ کیا جاوے۔ اگر نہیں تو کیون نہیں؟

وزیر خوراک وزرا عدت :- یقینیت ہے کہ بلوچستان کی سابقہ حکومت چادلوں کے نتیجہ میں اس صوبہ میں گزندی ہیے نہ سوم فعل کو جائز کار و بار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ اس بلند میں اسکی ایوں کے ایک معزز رکن نے ایک قرارداد پیش کی ہے جس کی رو سے بشمول چادلوں کے پرستوں اور دیگر بعنوانیوں کی تحقیقات کے باعے میں مطابق کیا گیا ہے۔ اس معزز ایوان کی طرف سنتے جب بھی کوئی مطالبہ کیا گیا اگر قرارداد پاس ہوئی تو حکومت اس کی روشنی میں مناسب کارروائی کریں۔

خان عبدالصمد خان اچکزی :- میں اسپیکر کی توجہ اس امر کی طرف دلتا ہوں کہ موعی صاحب کا سوال کتبہ پروردی کے بارے میں تھا، آیا جواب کا تعلق کتبہ پروردی سے ہے یا.....

قائدِ ایوان (سردار عطاء الرحمن خان ملنگی)

پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔ معزز ممبر صاحب صحنی سوال پوچھنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ معموم آیا ہوتا ہے۔ جیسے وہ کسی پاؤ ائنٹ آف آرڈر کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر صحنی سوال ہے تو اسے صحنی سوال ہی کی طرح پیش کریں اور اگر پاؤ ائنٹ آف آرڈر ہے تو پاؤ ائنٹ آف آرڈر ہما کی طرح پیش کرنا چاہیے۔

خان عبدالصمد خان اچکزی :- پاؤ ائنٹ آف آرڈر ہی سہی!

وزیر خوراک وزرا عدت :- جیسا کہیں سنے ہوں گے۔ بعنوانیوں کو میں نے اس لفظ کو چھپنے کی کوشش کی۔ کتبہ پروردی اور اقریاب پروردی میں

سب کوہ شامل ہے۔ اس میں سیاسی رشوت بھی شامل ہے۔ میں اس کا ذکر تفصیل سے نہیں کوئی پاہتا ہوں۔
مسٹر اسپیکر: خانصاحب میرا خیال ہے، جیسا کہ مولوی کے سوال میں دعج ہے، کیا
 کتبہ پروری بد عنوانی نہیں ہوتی؟

خان عبدالصمد خان اچکزی: کتبہ پروری بد عنوانی کی خاص قسم ہے۔ جس کا تعقیل عام طور پر
 اس کے کتبے سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنے عزیزوں کو
 اپنے بیٹوں کو لینے جائیوں کو اور اپنے بیٹوں کو کوئی رعایت دیتا ہے، تو اسے کتبہ پروری کہا جاتا ہے۔
مسٹر اسپیکر: بہر حال یہ تو مانتے ہیں آپ کہ یہ بد عنوانی ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزی: مگر انہوں نے خاص قسم کی بد عنوانی دریافت کی ہے۔ یہ
 اہم کیس کو ہو گیا کہ اس سے بھی تسلی پائی گا۔ کہ ہم ایک غیر
 حاضر شخص کے باسے میں بُری باتیں بھیں۔

میال سعیف اللہ خان پلاچہ: وزیر خداک صاحب نے کہا ہے کہ یہ عنوانیوں سے ہوا
 تھا۔ کیا حال میں جو موجودہ حکومت نے چاولوں کے
 پر صحت ہے ہیں، وہ بد عنوانیوں میں شامل نہیں ہوتے؟

وزیر خوراک وزراحت: معززہ محبر نہاد و معاہد کریں۔ حال سے مراد ان کی
 کس چاول سے ہے؟

میال سعیف اللہ خان پلاچہ: میرا طلب ہے کہ بیوی کے ذریعے جو پر صحت جاری
 کئے گئے ہیں۔ اور اب بھی چاول آرٹی ہے۔ کیا وہ بد
 عنوانیوں میں اسی طریقے سے شامل نہیں ہے؟

وزیر خوراک وزراحت: نہیں جاہا! یہ ایک بد عنوانیوں کا حصہ فرود ہے
 پچھے آدمیوں کا۔ مجھے حکومت نے نہیں بلکہ مرکزی
 حکومت نے گورنر کا نظر میں ادا فی تمدیدی کے طور پر اس نقصان سے بچنے کے لئے لوگوں کو
 پیش کر دیا ہے۔

عیال سیف اللہ خان پر اچھے :- اگر یہ ہمدردی ہے تو یہ بھولی جی ہمددی تھی۔ اب جو چیز
ہے بھولی میں وہی چیز ہے جواب ہے۔

وزیر خوراک وزراعت :- ہمدردی کی جگہ کوئی حمد ہوتی ہے۔ ہماری کاسٹل پر نہیں

خان عبدالصمد خان ایکزنٹی :- یہ ہمدردی صرف شیش پر پڑے ہوئے چاروں ختم ہو گی
یا اسی طرح شہر میں پڑے ہوئے گواہوں میں چاروں پر
بھی ہو گی۔ پریں کافرنس میں سوداگروں نے کہا ہے کہ چالیں لاکھ کا چاروں پر اچھا ہے۔ اس کی
اجازت دیتا ہمدردی نہیں ہے؟

وزیر خوراک وزراعت :- جو چاروں شیش پر پڑا ہوا تھا، وہ بارش و موسم و دیگر آفات
کی وجہ سے خراب ہو رہا تھا۔ ہم اس کو بھی بھینٹ کے لئے
رضامنہیں ہو رہے تھے لیکن مرکز کی طرف سے اذناہ ہمدردی اجازت دی۔ ہمارے پاس کوئی
ایسی پالیسی نہیں ہے افسوس ارادہ ہے کہ ہم چاروں باہر چھوڑ دیں۔

خان عبدالصمد خان ایکزنٹی :- ہماری صوبائی حکومت کا مرکز کے فیصلوں سے مجبوہ ہونے
کا حق ختم ہو گیا ہے یا ابھی چاری ہے؟

وزیر خوراک وزراعت :- مرکز اور صوبائی حکومتوں کے درمیان جو رشتے ہیں۔ جناب
آپ ان سے واقعہ پیش ہوئی حکومت کے لئے کوئی خواری پیش آجائے تو ایک درست
کا تعیین کرتا ہے گی۔ البتہ اگر کہیں صوبائی حکومت کے لئے کوئی خواری پیش آجائے تو ایک درست
ان کے نوشیں میں اپنی تکالیف ضرور لائیگی۔ لیکن ہم حکم کے تابع ضرور ہیں گے۔

مرٹر اسپیکر :- مولوی صاحب اگلا سوال کریں۔

پیدا ۸۲۔ مولوی محمد حسن شاہ :- کیا وزیر آپا شپی و بر قیات بتائیں گے کہ:-

کیا یہ حقیقت ہے کہ متعدد محاذ افران زمین اردوں کو اس
بہانے سے کوچلی کی کی ہے، اکٹھن نہیں دیتے اور جن کے پاس کٹھن پیش، انکی بھلی عام طور پر بند

وزیر آپ اپنی و بر قیات :- نئے پادری لکھنؤں بھلی کی کمی کی وجہ سے بہتر کر دیتے گئے ہیں۔ کیونکہ تھرمل پاکستان کی موجودہ ۵۰۵ کلوواٹ کی طاقت

سے تھا اصراریات پوری نہیں ہو سکتیں۔ پڑا۔ لکھنؤں بھلی کی سپلائی بھلی جو بیس ہزاروں میں کچھ وقت کیلئے باری باری بند کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پادری لکھنؤں کی ۷۰٪ بیس ہزاروں کو ہر تین ماہ میں ڈکھروز کیلئے باری باری ترقیت اور صفائی کیلئے بند کرنا پڑتا ہے۔ نیز موسم گرم گرم ہائیں پادری اوس کی پسیدادی طاقت کافی کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اسے ٹھنڈا کرنے کے لئے پانی کا سرکم پیدا ہو جاتا ہے۔ اب اسی سے ۵۰۰ کلوواٹ کی اکتوبر شہر اسکی ہے۔ جس کو اگر اسی طریقہ پر چاہو تو بھی کر دیا گیا ہے اس سے اب پرانے لکھنؤں کے لئے بھلی کی کمی کافی خدا تک دوسرے چاہیں۔

کوئی بڑا ملک سپلائی کمپنی کے پا پر نہ چاہتے۔ نیز ہر سرخی روز ۲۵٪ ترقیت ہے۔ اس سے ۵۰ کلوواٹ بھلی حاصل ہو گی۔ نیز جرمنی سے ۵۰۰ کلوواٹ کی بیسیں جو ٹھنڈا کرنے جاتی ہیں۔ کوئی بڑا سیسٹم سے بدلنے کی تجویز بھی حکومت کے زیر خود ہے۔ مندرجہ بالامضہ بولوں کی لفیں کے بعد آپ اپنی دیکھو مقامات کیلئے بھلی کافی مقدار میں بیسکے گی۔

میر جام غلام قادر خاں :- کوئی بڑا ملک سپلائی والے جنریٹرز کب سے زیر

وزیر آپ اپنی و بر قیات :- ابھی تک دو یا تین ترقیت کیتے چاہئے ہیں۔ باقی چار نیزہ مقتضیہ ہیں۔ جو کسی فرم کو ٹھیک پر دیتے گئے ہیں۔

میر جام غلام قادر خاں :- کب تک بول جائیں گے ؟

وزیر آپ اپنی و بر قیات :- جیسا کہ میں نے بھلی مرتبہ جنریٹرز کے بارے میں عمرن کیا تھا۔ اُنکی بھلی پارس پتہ نہیں پاکستان میں دستیاب ہیں یا نہیں جب پاٹس ہیں گے اور جنریٹرز یہ پر ہو سکیں گے۔

میال سیف اللہ خان پر اچھہ۔ یہیے وزیر دولت نے جو جواب دیا ہے، اور غلط ہے۔

Rated capacity یہ جزیرہ زندگی تھیں، ان کی جزیرہ کلوداٹ میں فی جزیرہ جاپن کو

پسندہ کلوداٹ ہے۔ یعنی فی جزیرہ میں سات ہزار۔ مگر حقیقت اس کو تم میں فی جزیرہ جاپن کو

کلوداٹ لوٹ دے سکتا ہے۔ یعنی کہ کل پسندہ ہزار کے بجائے یہ آٹھ ہزار کلوداٹ لوٹ دے سکتا ہے۔

Rating Load Shading یہ بھی وجہ ہے کہ اسی طرح فیبان کی Rating

پاسخ ہزار آٹھ سو ہے۔ لیکن میری ذاتی معلومات کے مطابق پتوہ میلا ہے کہ یہ پاسخ ہزار سے اپر ہیں لیکن

یہ کیوں ہے؟ ہمارے وزیر صاحب بخوبی حقیقتات فرمائیں۔ مگر یہ جواب صحیح نہیں ہے۔ اس میں

بہت سی خاکی ہے۔

وزیر آپ اپنی ویرتیات: جیسا کہ ہم تھوڑی کیا۔ ان میں کچھ خاکی نہیں ہے۔ میں نے

پسندہ ہزار کلوداٹ کا ہمی ذکر کیا تھا، جو اس کے Original

Power میں ہے۔ لیکن حققت یہ ہے جب سے اس جزیرہ کو ہمارا نصب کیا گیا، یا اس کا آئندہ دیا

گیا تھا، اس میں انچیرمہا جان نے کوئی کی بلندی اور حجم کا صحیح اندازہ نہیں کیا تھا۔ ان کا اندازہ

یہ تھا کہ درجہ حرارت گریوں میں بھی 55 یا 60 سے اپر ہیں رہیں گے۔ جملہ گریوں کے تین چار

مہینوں میں پڑھر 70 سے بھی اور چلا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی Capacity آدمی

سے بھی کم رہ جاتی ہے۔ ٹربائن کا بھی ایسی ستم ہے۔ ہمارا جلدی میں اٹلی کی کمپنی کا آرڈر دیا گیا تھا۔

اُس میں موسمی حالات اور اونچائی کا شاید غور سے مطالعہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس لئے جزیرہ زادہ

سے بھاڑیا د کام نہیں کرتے۔

میال سیف اللہ خان پر اچھہ۔ میں یہ چاہتا ہم کہ وزیر صاحب غلط ہے اعتراف کریں، تاکہ

میں دوسرا ضمنی سوال پوچھ سکوں۔ کیا وزیر صاحب حقیقتات

کریں گے۔ کہ بلوچستان جیسے گزب متوہب پر جو اتنا بڑا حلم ہوا ہے؟ اُس کا لکھ ذمہ دار ہے؟ اس قدر

غلط اور اتنا قصہ کیوں نہیں اُنہوں کوئی نہیں؟ اور وہ کون سے انچیریز تھے؟ اُن کے خلاف متعابی حکومت

کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے؟

وزیر آپاشی و بر قیاسات :- ایسی بہت سی فلک کاریوں کے باسے میں ہمیں پھر کرنے پڑے گا۔
ذرادقت دیجئے، اگر ممکن ہوا تو ہم تمام چیزیں کی ایک تفصیل میں جائیں گے۔ اور پھر صرف دی کارہ مانی کریں گے۔

میال سلیف اللہ خان پر اچھا :- میرا مطلب ہے یہ مذکور ہم روز برواشت کر رہتے ہیں
زیندار بھی اور دوسرے بھی۔ کیا آپ اس کی تحقیقات کریں گے؟
انکوائری کمیٹی کو بھائیں گے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس نام کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر آپاشی و بر قیاسات :- میں انش اللہ تحقیقات کے لئے اپنی حکومت کی منظوری حاصل
کر دیں گا۔ اور ہوس کا تو آپ کو انکوائری کمیٹی کا ہمراہ بینایا جائے گا۔

میرزا پیکر :- اگلا سوال۔

۸۵- مولوی محمد حسن شاہ :- کیا وزیر خواراک وزراعت ازرا و کرم فرمائیں گے۔ کہ:-
کیا بلوچستان کی زرعی پسمندی کو علاقہ نظر رکھ کر موجودہ حکومت
وزراعت کے فروع کے لئے کوتی منصوبہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ کیا حکومت بلوچستان
ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں بھی گھر لفہد کر کے زیر نیشن پالی سے استفادہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
وزیر خواراک وزراعت :- بلوچستان کے ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں واپسیا یا ماقبل گئی
کے بھی گھر پہنچنے کی انصب ہیں۔ ان سب کی پیدا واری قوت
بڑھانے کی تجویز حکومت کے ذریعوں ہے۔

میر جام غلام قادر خان :- وزیر متعلقہ نے فرمایا ہے کہ ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں واپسی
یا ماقبل گئی کے بھی گھر ہیں۔ کیا ان کے عالم میں ہے لاعض
صنائعوں میں ایسے بھی جنریٹریز ہیں جو اس قدر قابل اور ناکارہ ہیں کہ انکی پاہنچہ ہونے کے
برابر ہے اور اس طرح یہ بھی گھر اپنی کفالت بھی نہیں کر سکتے۔

وزیر خواراک وزراعت :- میں نے عزم کیا کہ جنریٹریز لفہد ہیں۔ باقی ان کی اعتقاد
کے متعلق یا ان کی مذوہیات کے متعلق میں نے دعویٰ نہیں کیا

- ہے کہ وہ مقامی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔
- میرزا سعید کر** ہے۔ سوالات کا گھنٹہ فتح ہو گیا۔ وزیر متعلقہ میاں صدیق اللہ خان پاچھے سکھ خان زدہ سوالات کے جوابات ایوان کی منزیر پر لکھیں۔
- وزیر خوارک وزرا عوت** : میرزا خان زدہ سوالات کے جوابات کیز پر لکھتا ہوں۔
-
- ۸۔ میاں صدیق اللہ خان پاچھے : کیا وزیر زراعت ازدواج کم بنا گئے کہ:-

(الف) - ہر قسم کے ہلکل دار پودے اور ایسی تھیں اور تعداد جو فکر زراعت کے لئے کیے گئے تو یہمہ باریں برائے تجویز کاری زینداروں کو فروخت کریں گے۔

(ب) - قسم کے ہلکل دار پودوں کا تحریک اپنے کے لئے زینداروں نے ڈیمانڈ دی ہے۔

(ج) - حکومت کی طرف سے زیادہ سے زیادہ ہلکل دار پودے مہماں کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جائیں ہیں؟

وزیر خوارک وزرا عوت : حکمر زراعت کے موسم سرماں میں تھیں امنہ جہہ فیل

مختلف اقسام کے ہلکل دار پودے ازینداروں تکیم کیا گی۔

(۱) سب مختلف اقسام شمولہ کھو، آمری، قو، کو مرشدی وغیرہ = آیاون ہزار۔

(۲) زرد اکو مختلف اقسام شمولہ پار مغرب، فری، پیوندی، لامرخ وغیرہ = بیس ہزار۔

(۳) بادام (کاغذی) کا ٹھا = دس ہزار۔

(۴) یہم مختلف اقسام شمولہ سینٹ، رنن، آلوچہ، کوئیٹہ، گنج، بہریس = نو ہزار۔

مالک وغیرہ =

(۵) آرٹو مختلف اقسام شمولہ ایڑ، رنڈ، لامرخ، مٹاہ پسند = آٹھ ہزار۔

گردا وغیرہ =

(۶) انکو مختلف اقسام شمولہ سیکھشی، شلتو، فانی وغیرہ = دو ہزار۔

= ایک لاکھ پودے۔

(ج) - پچھلے سالوں کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۴۷ء میں جیساً دولاً کھپوڑوں کی صنعت
ہوگی۔ جس کا تفصیل کوچ ذیل ہے:-

- (۱) - سبب = سانحہ ہزار۔
- (۲) - زرداؤ = ستائیں ہزار۔
- (۳) - بادام = اسی ہزار۔
- (۴) - چیرکی = پندرہ سو۔
- (۵) - انگور = تین ہزار۔
- (۶) - آڑو = پانچ ہزار۔
- (۷) - پستہ = پندرہ ہزار۔
- (۸) - پیشم = چھوٹہ ہزار۔
- (۹) - انار = آنکھ ہزار۔

کل نیز ان = دولاً کھپوڑے۔

(ج) - سال بہ سال زمینداروں کی بڑھتی ہوئی صنعتیات کے پیش نظر حکومت سرکاری
ہمال خانہ کے رقبہ میں اضافہ کردی ہے۔ جس کے نتیجہ میں ہر سال اعلیٰ اقسام کے پوند
شہ پھل دار بوقول کی تعداد میں بھی اسی شاب سے اضافہ ہوتا ہے۔

۹۔ میاں سعید اللہ خاں پراچہ - کیا وزیر محمد احمد گیری از راہِ کرم بنا یہیں کے کہ:-

(الف) - پھولیوں کی اقسام جو بجاتی مقاصد کیلئے بلوچستان کے مالیہ صندوق سے پکڑی
جاتی ہیں؟

(ب) - ۱۹۴۷ء کے دہان مختلف اقسام کی پھولیاں جو کچھی کمی ہیں، ان کی مقدار
صندوق میں دیکھئے؟

(ج) - ۱۹۴۷ء کے دہان مختلف اقسام پھولیوں کی تخمیناً حکومت قیمت فروخت؟

(۵) - ۱۹۷۱ء کے بعد ان مچھلیوں کے پکڑنے سے کونسے صوبائی شیکس و صول کھلکھلے؟
وزیرِ حکومہ ماہی گیری :-

(ا) - ساحل بلوچستان پر تقریباً ۳۵ اقسام کی مچھلیاں پکڑی گئیں۔ ان میں سے اہم اقسام
کے نام اہمیت کے مطابق حلفیں ہیں:-

- | | |
|-----------------------|--------------------------|
| (۱) سوا ۳ اقسام - | (۲) پلا |
| (۳) شیرماہی ۲ اقسام - | (۴) پالپیٹ سفید و کالی - |
| (۵) ٹیونا ۲ اقسام - | (۶) سارڈین - |
| (۷) شارک ۲ اقسام - | (۸) جھینگا ۸ اقسام - |
| (۹) لگسن ۲ اقسام - | (۱۰) کسکا ۲ اقسام - |
| (۱۱) کھگا ۲ اقسام - | (۱۲) لاہور - |

(ب) - ۱۹۷۱ء کے بعد ان تمام ساحل سے مندرجہ بالا اقسام کی بارہ لاکھ تین ہزار ان مچھلی^۱
جیئنے اور کچھ پکڑنے کے تھے۔

(ج) - ((اہت) میں درج شدہ مچھلیوں کی ۱۹۷۱ء میں حکوم کی قیمت فروخت تقریباً
حسب ذیل تھی :-

- | |
|---|
| (۱) سوا ۱۰ روپے سے ۲ روپے فی سیر - |
| (۲) شیرماہی ۱۰ روپے سے ۱۰ روپے فی سیر - |
| (۳) ٹیونا ۱ روپے سے ۱۰ روپے فی سیر - |
| (۴) شارک ۵۰ پیسے سے ۱۰ روپے فی سیر - |
| (۵) لگسن و کھگا ۵۰ پیسے سے ۱۰ روپے فی سیر - |
| (۶) پلا ۱۰ روپے سے ۲ روپے فی سیر - |
| (۷) پالپیٹ ۱۰ روپے سے ۲ روپے فی سیر - |
| (۸) سارڈین ۲ آنے فی سیر - |

(۹) تھیں گا۔ ۱۰ روپے سے ۱۵ روپے فی سیر
 (۱۰) کہا کا ۱۰ روپے سے ۱۵ روپے فی سیر
 (۱۱) - مچھلی پکنے پر روپیوں میں معاف ہے۔ البتہ برائے نام سلامان لائسنس فیس دھول کی جاتی ہے۔ جس کی سلامان احمدی تقریباً اسکا ہزار روپے ہے۔
 ۱۰- میاں سیدت اللہ خان پلاچہ ہے۔ کیا وزیر ماہی گیری ازرا و کرم بتائیں گے
 — کہ :-

(الف) - کیا یہ حقیقت ہے کہ ٹروٹ مچھلی افزائش کے لئے کوئی کمکتی کے نزدیک اونٹک میں بندوبست کیا گیا ہے؟

(ب) - یہ افزائش خانہ کب اور کیسے بننا۔ برائے ہماری اس کی تفصیل بتائیں؟

(ج) - اپنے کاریزا میں ٹروٹ مچھلی کب اور کیسے لائی گئی اور یہ کیم کب سے نافذ ہوئی اور افزائش خانے میں کیسے اُن کی افزائش کی گئی؟

(۱) - حکومت روپیوں ٹروٹ اونٹلک پاس مچھلیوں کی اپنے کاریزا اور بلوچستان کی دوسری ندیوں میں افزائش کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی ہے؟

وزیر محکمہ ماہی گیری :-

(الف) - یہ درست ہے۔

(ب) - یہ افزائش خانہ ۱۹۵۱ء میں قائم کیا گیا۔ جس کی منظوری جانب یونیورسٹر صاحب بلوچستان نے دی تھی۔ افزائش نسل کے لئے اُنہے کاغان اور نہان سے منکوائے گئے تھے۔

۱۹۵۱ء و مابعد درآمد شدہ انڈوں سے جو بچے پیدا ہوتے اُن دو سال کی عمر ہوتے پر ۱۹۵۳ء سے سال بہ سال اپنے کاریزا میں ۱۹۵۱ء میں اونٹلک منتقل کئے جاتے رہے۔

(ج) - اپنے کاریزا کا پانی گذشتہ سال مکمل طور پر خشک ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ

سے تمام چیلیاں جن کو گذشتہ رالوں میں وہاں پھولائی تھے، لفڑی گئیں۔
یعنی سالِ روایت میں پھر بچے تیار کئے گئے ہیں۔ اور دوسراں کی ہمروں نے پر
اگر حالات نے اجازت دی، تو اپنے کارپیز میں منتقل کئے جاویں گے۔
(ک) - دیگر اقسام کی چیلیوں کے تحفظ کا خاطر حواہ انتظام کیا گیا ہے۔ کیونکہ ماہرین کی
رات ہے کہ مصنوعی طریق پر چیلی کی افزائش کیلئے مقامی سہوتوں غیر قابلی ہیں۔
۱۱۔ میاں سید علی اللہ خاں پر اچھہ، کیا وزیر خوراک وزراءحت از

راو کرم بتائیں گے کہ :-

(الف) - گندم، جو، مکھی، ٹماٹر، آلو اور دوسری سبزیات اور فصلوں کی مختلف
تمیں، جو زیادہ پیداوار دیتی ہیں، اور جن کو حکمہ زراعت نے باہر کے مکونوں
سے منکروا یا ہے کے نام دیتے جاتیں۔

(ب) - حکمہ فصلوں اور سبزیات کی عام حالات میں فی ایک دن کے حساب سے کیا پیداوار
ہے اور مقامی تمیوں کی پیداوار کے مقابلے میں کیا ناسی ہے؟

(ج) - اب زینداروں پر بچہ کے لئے تکنیک فصلوں اور سبزیات کے بیچ حکمہ زراعت
کے پاس موجود ہیں اور ان کے لیے افراد میں ہیں؟

(د) - حکومت زینداروں کو سیاری رد کرنے والے اچھے بیخ ہمیا کرنے کے لئے کیا اقدامات
کر رہی ہے؟

(ا) جوابات ماہرین فصلات محکمہ زراعت - کوئی

زیادہ پیداوار دینے والی اقسام کے نام۔

گندم	جو	مکھی	آلو	چافل	ٹماٹر اور دیگر سبزیات
امیکسی پاک	امیکی چینیہ	امیکانی سفید	میٹر و تقر	- اری ۷	محکمہ سبزیات کی کمی اور زیادہ اپنے حاصلہ میں اور گلیٹروں

گندم	جو	مکھی	آلو	چاول	ٹماٹر و دیگر سبزیاں
۳۹۸ - ۵	بلیور سیسلو - یا اپنیں بلکل سفید پانی میں	سوسو - یا اپنیں			کرنے کیلئے ایک ملاجھہ و شعبہ گذشتہ مال قام کیا ہے اس شعبہ میں کئے گئے تجربات کے نتائج بہت جلد زینداروں میں پہنچا یئے جاتیں گے۔
۱ : ۱	مخطوط ملک اقام سے ازیں اقسام بے تین سے چار سے پانچ بوجہ کی سمولیات دیتی ہیں۔ پیداوار نیادہ پیداوار و میتی کا تناسب	جو کی مخطوط اس فصل پر مکھی تجربات مودر یہ کو اولاد سے میں کئے جا سکے مندرجہ ترقی یافتہ بالا اقسام پیداوار پیداوار و میتی	سابقہ قسم مکھی محبنا وغیرہ سے تین میں پیداوار دیتی ہیں۔ دیتی ہیں۔ سہولیات	ملکی اقسام کنگنی محبنا وغیرہ سے تین میں پیداوار دیتی ہیں۔ پیداوار و میتی	خوبی ملک خوبی تجربات مودر یہ کو اولاد سے میں کئے جا سکے مندرجہ ترقی یافتہ بالا اقسام پیداوار پیداوار و میتی
۱ : ۱	کرنے کیلئے ایک ملاجھہ و شعبہ گذشتہ مال قام کیا ہے اس شعبہ میں کئے گئے تجربات کے نتائج بہت جلد زینداروں میں پہنچا یئے جاتیں گے۔	بلیور سیسلو - یا اپنیں بلکل سفید پانی میں	سوسو - یا اپنیں		
					KWSAA چند POLYVETA.
					پیشہ گند جک دلخواہ تریوز چارسون گرے ٹریوزہ امپریل ایمی یا کر

(ب) - مئدر جو بالاتام سبزیوں کے پیداوار معاہدی سبزیوں کے مقابلے میں ۱۵ سے
فیصد زیادہ پالی گئی ہے۔

(ج) - گندم آلو، مٹھی وغیرہ کو زمینداروں میں تقسیم کرنے کا کام اب تک نہی
ترقیاتی کارپوریشن کے سپرد ہے۔ زرعی ترقیاتی کارپوریشن کے ٹوٹنے کے بعد یہ کام
محکمہ زراعت سر انجام دیگا۔ اس سلسلے میں ضروری اقدامات نہیں
رہتے ہیں اور حکومت کو اخراجات وغیرہ کی فراہمی کیلئے کہا گیا ہے۔ فی الحال
محکمہ زراعت کے پاس زمینداروں میں تقسیم کرنے کے لئے فضلات اور
سبزیات کے کوئی بیکار جو بندی ہے۔ البتہ یہاں یہ ذکر کردیا ضروری ہے کہ
محکمہ زراعت گندم آلو وغیرہ کے ترقی دادہ بیجوں کو پڑھانے کے لئے ضروری
اقدامات کر رہا ہے آئینہ موسم رسیع و خلیف میں یہ بھی زمینداروں کو حکومت
کے مقر کرده نرخوں پر مہیا کئے جائیں گے۔

(د) - اس ضمن میں حکومت جو اقدامات کر رہی ہے اُو درج ذیل ہیں۔

(الف) محکمہ زراعت کا تحقیقی شعبہ اس امر میں کوشش ہے کہ ہر قسم کی قصلات کی
گہ اقسام دریافت کی جائیں، جو ہماری وغیرہ سے کم سے کم منتشر ہوں
(ب) محکمہ زراعت کا ایسی عملیہ تج کوپون سے پہلے اُس میں دفاتر کے
کام سر انجام دے رہا ہے تاکہ فصل کیڑوں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے
جیوں۔ میاں سلیمان پرچم:- کیا وزیر زراعت از راہ کرم بتائیں گے کہ:-

(الف) - حکومت کی طرف سے زراعت پریش لوگوں کو کیمیا وی کھاد، از قم نایٹروجن،
فاسفورس اور پٹاشیم وغیرہ مہیا کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدام کیا؟

(ب) - ہر قسم کی کھاد کی مقدار جو ۱۹۷۰ء کے دعوانہ مہیا کی جائے گی؟

وزیر خداک وزراعت:-

(الف) - صوبہ بلوچستان میں کیا کھاد خرچی ترقیاتی کارپوریشن اور دیگر پرائیوریٹ اور ملکی

پاکستان سینئل آئکر ایسو فرمید یعنی زاد اور بیرون زداؤ کے توسط سے مہیا کی جاتی ہے۔
زندگی ترقیاتی کار پوریتھ مرکز کے تحت کام کرتا ہے۔ اور اسی کی مہیا کے مطابق کمیابی
کو اپنے ہر صوبے میں مہیا کی جاتی ہے۔ مرکز کے احکام کے مطابق ۳۰ جون ۱۹۴۷ء سے
ذمہ ترقیاتی کار پوریتھ کو قبولیہ جائیگا۔ اس کا انتظام صوبائی حکومت سنبھال لیگی۔
(ب) - آزاد ہے کہ مالکتہ لام کے دوران مندرجہ ذیل کمیابی کو اخاذ علیحدہ دل کو مہیا
کی جائیں گے :-

نائیروجن (لیٹی) چیس ہزار بربال - فاسفورس (ٹریل ناسپٹ) بارٹھر
بوریاں - علاوه ازیں کچل دار درختوں کے لئے پوٹاشیم سلفیٹ بھی حسب
مزورت مہیا کیا جائیگا۔

Mr. Speaker:- Privilege Motion by Mian Saifullah Khan Peracha.

Mian Saifullah Khan Paracha:- I beg to move a motion of privilege, which requires intervention of the Assembly and relates to a specific matter of recent occurrence, namely -

The failure upto date of the Assistant Commissioner, Chaman, Mr Aziz Luni for not taking action against Barat Khan Ashezai of Chaman who attempted to disturb the peace on 3.6.1972 with the intention to prevent Khan Abdus Samad Khan Achakzai, a member of this August House, from exercising his privilege to contact and address the people of his Constituency at Chaman by attempting to set on fire the land Rover of the said M.P.A. by pouring petrol over the jeep and throwing a lighted match stick over the jeep and by carrying out other illegal acts.

Leader of the House:-

(Sardar Ataullah Khan Mengal) Sir I beg to oppose this adjournment motion.
Mr. Abdul Samad Khan Achakzai :- It is not adjournment motion. It is a privilege motion.

Leader of the House:- I am sorry. I oppose the privilege motion moved by the California returned Member of the Provincial Assembly: Sir, privilege motion must relate to a matter of recent occurrence. The matter could have been moved yesterday. As it was not moved yesterday it cannot be called recent occurrence. There are precedents of the National and Provincial Assemblies of Pakistan where on this ground motions had been rejected.

57

As the matter is being investigated and is before the court of law, it is subjudice and as such, cannot be discussed. Thirdly, we are going to have a general discussion on the budget when every member will have a chance to speak on any subject. So, instead of adjourning the business of the house for a particular purpose, every member have a chance to discuss any thing he likes in general discussion. Therefore on these ground sir, I request you to rule this motion out of order.

Mian Salfullah Khan Peracha: Mr. Speaker, I beg to state that the incident is quite recent, because the government has failed to take any action and we are hoping that the treasury benches would give us an assurance to safe-guard the privileges of the members of the Assembly. Instead, our Chief Minister has opposed the privilege motion. I would like to know also whether this case is subjudice; whether it has gone to a court of law or is it under the inquiry of the police. If it is under the Inquiry of police, it cannot be subjudice unless the case is presented before a court of law. If we do not safe-guard the privileges of the members of this august house, then we will not be setting up the right kind of traditions. I request the Chief Minister to very kindly look into this Matter. The intention is that a member of this House should have freedom of exercising his privilege wherever he may go in Baluchistan.

Leader of the House:- Sir, I may assure this house through you that we have no intention of following the traditions of the Political Parties to which honorable mover of this motion used to belong. We have no intention of following those traditions. We shall try to see that opposition members get every chance to do their duties. We will try to see that no hindrances are pleased. But we will also wish to see that on the pretext of the privileges of the members of this honourable House they should not try to violate the rules of procedure and expect anything which is not due for them as far as their privilege and facilities are concerned. I assure once again to this House that as far as this specific matter is concerned, I have been contacted by the honourable member, Mr. Achakzai, I have instructed the officers to see that no injustice is done to any-body irrespective of the fact who belong to which party. I am quite aware of the apprehension that the members from other benches do have. As regards the attitude of the treasury benches it is very difficult that opposition could ever have an attitude of this kind that I am going to assure them that we will set a precedence of real democracy in Pakistan. However I assure you that we have no intention whatsoever to follow the tradition of the Muslim Leagues or any party that has been killing and suppressing the democratic traditions.

خان عبدالصمد خان اچھنگی ۔ جناب اپنیکر بجیسا کہ سردار صاحب نے کہا ہے۔ میں شیخ میثون پر ان سے اور پہنچنے والے ماتحتی پیر گل خان صاحب ہے بات کی تھی کہ واقعہ نہایت سنگین ہے۔ میرے حلقوہ انتساب میں ایک آدمی کھرو ہو گا ہے۔ اور یہ اعلان کرتا ہے کہ میں اس جیپ کو جلا دوں گا۔ اور پھر اس پر پیروں میں اتنا ہے اُس پر ماچیں پھیختا ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ دوسرے لوگوں نے اُسے دھکایا اور ماچیں والوں نے دی اور وہ نہیں جلا۔ اس واقعہ کی اطلاع اے۔ سی چین کو میرے ایک ماتحتی فالد خان ایڈوکیٹ نے دی اور اس کی اعلانی کے بعد انہوں نے بھی خط لکھا ہے۔ جو ان کے پیشہ اور کام کا لکھا موجود ہے۔

”بوجہ تازعہ مابین آئیناب دیبات خان اشیزی ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ تک جلد وغیرہ نہ کریں، جب تک ہم ضائعی انتظامات کی تعین نہ کریں۔ کیونکہ علیہ کے الخقاد سے اقوام ملیزی، احمدزی، اشیزی میں جھگڑے کا مکان ہے۔“

آن کے حوال میں تک کا لکھا رہا تھا۔ میرے پاس ایک پورا بارہ آدمیوں کا ڈیپشن بھیجا گیا اور مجھے یہ مشورہ دیا گیا کہ آپ ایک ہفتے تک چین میں جلسے کا خیال چھوڑ دیں۔ اس پر میں نے آن کو یہ خط لکھا ہے۔ آپ اس سے اس واقعہ کی سمجھی کی امنانہ کر سکتے ہیں۔

”عزم سے کہیرے اور بیلات خان اشیزی کے درمیان کوئی دو طرفہ تازعہ نہیں ہے جیسا کہ آپ نے ہلا وجہ لکھا ہے۔ واقعہ صرف اس قدر ہے کہ میں سید نور خان ملیزی کی دعوت پر پہنچنے ہمراہیوں کے ساتھ آیا ہوں۔ جس کی اطلاع سید گل خان موصوف نے آج منج آپ کو حاجی رفیق خان اور نور احمد سالار کی موجودگی میں آپ کے دفتر میں دی تھی۔ دن کے کھانے کے بعد میں شام کو پبلک جلسہ بھی کرنا پاہتا تھا۔ جس کی اطلاع میں نے کوئی سے روائی سے پہنچنے کا شرط صاحب کو ایک خط کے ذریعے دی تھی۔ جس میں انہیں لا اور پبلک استھان کے نام کے لئے بھی لکھا تھا۔ یہاں پہنچنے پر ہم جب سابق اپنی پارٹی کے صدر مولوی عبد الحکیم ملزی کے گھر گئے۔ جہاں بہت سال سے معززین، چون میں ملک شیر محمد خان ملیزی بھی شامل تھے، ان کے ساتھ ملاقات کی۔ وکان سے سید گل خان کے ساتھ کہا ناگہانے کے لئے کسی درست کے مکان پر

گئے۔ جیسے ہم کھانے سے فارغ ہوئے، ایک آدمی نے اگرستی عبد اللہ خان و عبد اللہ خان طیزی کو یہ کہہ کر بولا یا کہستی بارات خان اشیزی کی بولدا ہے۔ اس کے بعد شور ہوا اور ملبوں کی زور سے آزادی آئیں۔ میرے معلوم کرنے پر بولا یا کہ بارات خان طیزی کے بارے میں یعنی عبد اللہ خان کی موڑ پر طیزی کریا جس بھی دکھائی۔ مگر جموجھ خان خواجہ زنی، فتح خان علیزی کے بھاؤ کی وجہ سے اچھی بھجوگئی۔ اور موڑتے آگ نہ بکرا۔ بارات خان نے گھر سی داخل ہوتے کی کوشش کی اور جب بُڑھا آدمی بادشاہ خان کا لڈا بکلا۔ جو محنت بیمار بھی تھا، اُسے زد کوب کیا۔ اور جب تک مکان محمد خان کا بھائی خان محمد نکلا، تو اُس پر مشتعل تکالا اور اُس کے پر بچاڑھیتے۔ مگر لوگوں نے اُسے بجا یا۔ گھر میں موجود لوگوں کو قاپوں رکھنے کی وجہ سے یہی نہ خود باہر نکل سکا اور نہ اُسے اپنے پاس بلسا کا۔ بارات خان عبد اللہ خان اور عبد اللہ خان کو کہا ہے کہ عبد الصمد کو طیزیوں کے محلے میں تم نے کیوں لا دیا ہے۔ اور جب انہوں نے جواب دیا کہ اُپ کی ہیں۔ قوان کو کہا تھا کہ اچھا آج شام کو تم دیکھیں گے۔ لگری نے تمہارے ساتھ ست قتل نہ کئے تو میری بیوی ملا ق ہے وغیرہ۔ اُس نے تمام لوگوں نے سامنے اپنے ساختیوں سے یہ بھی کہا ہے۔ کتنے لوگ شہر سے باہر ناستر و رکھو۔ اب عبد الصمد جائیگا۔ وہ جلنے شروع ہے۔ اُس نے عام اعلان کیا کہ آج شام تک میں نے قتل نہ کیا تو اپنے باپ سے پیدا ہیں ہوا ہوں۔

ان واقعات کی اطلاع دینے کیلئے مرسر فالدفلن دیکل کو اپ کے پاس بھیا گیا۔ مگر انہوں کیس اور میرے ساتھی پر امن شہری ہیں۔ اور اس کے علاوہ میں صوبائی افسوسی کا ممبر ہوں۔ آپ نے اطلاع ملنے پر جو پولیس بھجوائی، اُن کو بھی بارات اور اُس کے ساختیوں نے کاپیاں دیں۔ مگر میں نے گرفتار نہ کر سکے۔ اور نہ موقع سے پٹا سکے۔ جب تھیسلد اس صاحب آئے، تو انہوں نے کہا کہ اپ چلے جائیں۔ جس پر وہ وہاں سے چلا گیا۔ اس سے بھی تجھ بیکری بات یہ ہے کہ جلسے کیلئے انتظام کرتے ہیں۔ نہ معلوم کہ یہ میرا خط اُس کو ملا۔ اُس کے بعد آج ہمارا پر ہے۔ سترہ دن لگندر کیسیں جسم بھی تکسری ایکشن کا پتہ نہیں چلا ہے۔ آپ بھی میں وہی اعلیٰ صاحب کی بات کو مانتا ہوں، وہ اس طرح کے لوگوں کا ایں انتقام کریں کچھ میرے ساتھ نہیں، اُپ کے ساتھ بھی اُن کے ساتھ بھی،

ہاؤس کے دوسرے نمبروں کے ساتھ بھی اس قبیل کی گستاخی بارات جیسے لوگ نہ کر سکیں۔

فتائدِ ایوان : معزز نمبر صاحب نے جس سرکاری تحریکی کو پڑھ کر رئیس نایا، اس کے بالے میں یہ شیش بتایا کہ ڈیکٹ کی طرف سے تھی؟

میال سعیف اللہ خان کا پاچہ : یہ اے۔ ہی جیسیں کی طرف ہے ہے۔

فتائدِ ایوان : اے ہی۔ کی جیسیں انہوں نے پڑھی تھی۔ اس سینا تو ان کو ہیک مشورہ دیا گیا تھا۔ قابل اعتراض کوئی بات ابھی تک نہ فخر نہیں آئی۔ جب تک معزز نمبر صاحب مجھے یہ نہ بتادیں کہ قابل اعتراض کوئی بات ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب تک ہم حقائقی اقدامات تکمیل نہ کر دیں.....

خان عبدالصمد خان اپنکرنی : حکومت کو اس کا پہنچ انتظام کرنا چاہیئے تھا۔

فتائدِ ایوان : یا اس پر *Defend* کرتا ہے کہ وہ موقع پر موجود ہے۔ انتظام کا ذمہ دار ہے۔ جہاں کیا پتہ ہے اور ہی جانتے ہیں۔ لکھتا عرصہ انتظامات کیلئے لگیگا۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے، تھا جب تک کوئی روپوں تک نہیں بلکہ کیونکہ اس موشن کی نقل مجھے آج صبح ہی ملی۔ اس نے میں متعلقہ افران سے کوئی روپوں نہیں طلب کر سکا۔ میرا ایذازہ ہے کہ جو مجریکی خالصاً حب نہ پڑھی ہے، اس سے خالی ہر سو تک ہے کہ کوئی شور و شرحل رہا ہے۔ والی جس بنا پر یہ مکالمہ ہوا، شاید یہ پہنچ سے دشمنی ہے تاہم یہ حال جہاں تک قانون کے احلاقوں کا تعلق ہے، حکومت کا فرض ہے کہ وہ دیکھے قانون کی پابندی سب کرتے ہیں۔ مالکہ تاکہ یہ چیز خالصاً حب کو میں ضرور عرض کروں تاکہ کسی ایک شخص کو نہ بردستی لوگوں میں پسند کروانے کی ترکیبیں ہم نہیں آئیں۔ ناکہ اگر لوگ کسی کو پسند نہ کریں تو وہ زبردستی

و لوگوں میں پسند کر دیجیں اور پاپولر بنوایں۔ یہ تکمیل یہم نے ابھی تک نہیں سمجھی تھی۔ اگر کوئی نسخہ دیکھی کہ میں تمہیں لیکی سے پوچھ کر بتا دیں، تو ہم اُس پوچھ دھمل کریں گے۔ اب تک نہیں سمجھے ہیں نہیں آتے ہم کہتے ہیں کہ یہ لوگوں کی اپنی اپنی Dealing اور ہم کی Reaction کی ہوتا ہے۔ یہ اخلاق صاحب کو قیمت دلاتا ہے تو ہم، کہ جہاں تک گورنمنٹ کا تعلق ہے، وہ اس معاملے میں بالکل impartial رہی ہے اور رہے گی۔ کسی نے کسی قانون کی عدالت ہندی کی، تو وہ قانون سے نہیں بچ سکت۔ ان دجوں اس کے ساتھ میں آپ سے ذخیر است کرو تکا کہ آپ اس بخش پر اپنا فیصلہ صادر کریں۔ کیونکہ کافی وقت نکل چکا ہے۔

خان عبدالصمد خان اچکزی

— جناب اسپیکر! ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے جو سخن روچا ہے وہ نسخہ قویں نے آزاد کرد ہکلا ہے جیسا ہے کہ اُس شفعت کی ساری روکاوی افسوسوں کی چشم پوشیوں کے باوجودہ، میں نے اگلی مشیح وہاں جلسہ کیا۔ اور جلسہ تھا۔ یہ خص جلسے میں آیا تھا اور باوجود اس کے کہہاں کوئی بھی بھی کچھ ووگ، جو غالباً کسی دوسری پارٹی کے ہبہ دستے، جورات کو دھان پہنچتے ہے، وہاں وہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ میں صرف یہ ہر من کرتا ہوں اگر آپ ہاؤس کے کسی ممبر کے ساتھ یہ سلوک کریں گے انہوں نے ایک چیز اور جو ہی نے آپ کو ہیں بتائی کہ آپ کے ڈسٹرکٹ محیطہ صاحب نے اس کا ایک صحیح علاج سوچا ہے۔ بھائی اس کے کہ بارات خان سے کوئی پوچھتا، کوئی روپرٹ منگوادا۔ جس آدمی کے گھومنی ہیں نے روٹی کھائی تھی اُسے شیلیفون پر ٹکم دے کر تھیسا درج میں کے ذریعے جواب لیتی کی گئی ہے کہ عبد الصمد قیام سیاسی آدمی تھا رسمگھر میں کیسے آکر روٹی کھا سکتے ہے۔ یہ اس سے بھروسہ زیادہ فرمہ دار افسوس کا عمل ہے۔ اور زیادہ واضح طور پر میں ایک اسمبلی کا ممبر ہا جس کو دوسری دنیا میں ووگ Minister - be - would سمجھتے ہیں۔ اقدیمہ بات تحریات کے پیش نظر کی جاتی ہے کہ آج کا ممبر کل کا وزیر۔ آج کا وزیر کل کا ممبر ہو تکہتے۔ یہ اسمبلی کی تاریخ کا واقعہ ہے کہ آپ اس طرح سے سوچیں کہ اگر آپ کے وزیر صاحب کے ساتھ یا کسی اقدیمہ کے ساتھ ایک آدمی ایسی عمل کرے، پچھلے وہ ذاتی طور پر آپ کا دشمن ہو۔ آپ کو ناپسند کرے۔ تو آپ کی پولیس، آپ کا لے سی، آپ کی ڈسٹرکٹ

محشریٹ کیا رہے تو دن بھکر خاکش رہیں گے وہ کیا اپ ان کو معاف کریں گے۔ میں آپ کے ساتھ اور اس ناچور کے ساتھ یہ موشن اسرخیال سے پیش کرنا ہم کام کہم اُنہم ہوس کے میرزا کو قانونی حفاظت پر علاوہ اور یہ وقت ہائی کورٹ جائیسے۔

میر غلام نظریہ (وزیر تعلیم و حکومت)

جذب والا (بماں سے محروم) خاصا صاحب نے جو کچھ فرمایا جس حقیقت میں انہوں نے ایک دن نجی ٹیلیفون پر بتایا کہ وہاں اُن کے ساتھ ایک ایسا واقعہ پیش آیا ہے اُنہاں کے متعلق حکومت کیا کارروائی کر رہی ہے۔ تو یہیں نے خاصا صاحب سے کہا کہ جذب احتجادات میں جو غیر ایسی ہے، وہ صرف اسی ہی ہے کہ خاصا صاحب نے وہاں پر کوئہ جلسہ کیا اور ایک شخص نے وہاں پر جلسے میں کوئی بڑی کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ کامیاب نہ ہوا۔ اور خاصا صاحب کے جذب خیر خوبی سے اختتام پذیر ہوا۔ تو ایسی اعلان کے متعلق یہ فعل کے متعلق تو کارروائی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ خاصا صاحب نے یہ فرمایا کہ اسے بھی جذب اور ڈی سی۔ صاحب نے اُن سے جذب طلب کیا۔ تو جذب والا اس سلسلے میں جو معلومات میں نے مارچل کی ہیں اور ڈی سی۔ صاحب نے جو اقتدار کر رہے۔ اُن کا یہ قدم جائز تھا۔ کیونکہ خاصا صاحب جذب کی کفر مہربانی کے، وہ گورنمنٹ کا ایک ملازم تھا اور عافوناً گورنمنٹ کے کوئی ملازم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ سیاست میں حصہ لے۔ اور سیاسی جلسوں کا انتظام کرے۔ بالخصوص ایسے شے جس سے کہ علاقے میں کشیدگی (Tension) ہو۔ اس سلسلے میں جو قدم گورنمنٹ یا ڈی سی۔ صاحب نے اُڑایا ہے، وہ یہاں ہے اور اصولاً کسی ملازم شخص کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ سیاست میں حصہ لے۔ اگر آج ایک ملازم خاصا صاحب کیلئے دعوت کرتا ہے۔ اُن کے لئے جلسوں کا انتظام کرتا ہے، تو اُنہاں کل دوسرے ملازم اٹھتا گا، وہ کسی دوسری پارٹی کے لئے جلسوں کا انتظام کریگا۔ اور اس سے جو بد امنی اور بے پیشی اس علاقے میں پھیلے گی، وہ ناقابل برداشت درست ہوگی۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ صاحب نے خاصا صاحب کو لقین دلایا ہے اور یہ خاصا صاحب کو اس سلسلے میں مزدیقین دلاتے ہیں کہ گورنمنٹ کبھی بھی برداشت نہیں کریگی کہ کسی پوکیل پارٹی کا، چاہے وہ اسکی کامیابی کا تمیب ہو، اُس کے جلسے میں کوئی بچھیدا لے جائے۔ اسکی ذات برداشت اُنستہ محلہ کی جائے، یا قانونی مشکل کا کوئی مرکز نہ رہے۔ اس کے متعلق یہ خاصا صاحب کو لقین دلاتے ہیں اور یہی امید ہے کہ خاصا صاحب اُس پر بخود سہ کریں گے۔

خان عبد الصمد خان اپکنزاں :- جناب اسپیکر.....

مسٹر اسپیکر :- اس پر بہت ساری تقریریں ہو چکی ہیں اور مزید تقریریں ہو گئی۔
میں روشنگ دے رہا ہوں۔ خان صاحب!

خان عبد الصمد خان اپکنزاں :- میں تقریریں کر رہا ہوں۔۔۔ میں.....

مسٹر اسپیکر :- اس پر تقریریں نہیں ہو گئی۔ ایسے لکھا ہے، جیسے یہ Motion Admit ہو گیا ہے۔ آپ اس پر تقریریں کر رہے ہیں۔

خان عبد الصمد خان اپکنزاں :- میں Point of Personal explanation پر بول رہا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :- بیٹھ پر تین دن تک فری سٹائیل ڈیبیٹ ہو گی۔ آپ جیسے چاہیں چاہیں اپنادل ٹھنڈو کو سکھتے ہیں۔ اس موشن پر مزید تقریریں کامقدہ یہ ہو گا کہ ایون کا وقت مذاق ہو۔ میں آپ سے درخواست کر دیکا کہ آپ تشریف رکھیں اور اس تحریک کو تو زیر اعلیٰ صاحب کی تلقین دیاں پر کوئہ معاملے کو دیکھیں گے۔ انکو اُرکی کریں گے۔ وہ آپ سے میں۔ اُدھاگر مجھ سے روشنگ چاہتے ہیں، تو میں روشنگ دینے کے لئے تیار ہوں۔ باقی وقت مذاق کرنے کی بات ذکریں۔

خان عبد الصمد خان اپکنزاں :- میں عزم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ میری بات شدن لیجھے کر میں کیا کہہ رہا ہوں۔

مسٹر اسپیکر :- خان صاحب! آپ نہ بہت تقریریں کی ہیں۔ میں بھتھتا ہوں کہ

شاید عرب اقتدار نہ آپ کو راستہ دکھایا ہے کہ اتنی بھی تقریبیں کریں ۔

خان عبدالصمد خان اچکزی : آپ نے فرمایا یہ کرو۔ قہ کرو۔ کرنے تو دیں۔

مسٹر اسپیکر : جما فرمائیے !

خان عبدالصمد خان اچکزی : میں وزیر اعلیٰ صاحب کے لئے کو تھکنے accept کرتا ہوں اور اس تو شن پر اور زور نہیں دیتا ہوں۔ الجی

گلخان نصیر صاحب نے جواب میں دیکھات کی ۔

مسٹر اسپیکر : آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ موشن میان سیدف اللہ خان پڑا جہہ کا

خان عبدالصمد خان اچکزی : میں تو explanation پر کھلا ہوا امتحا۔ گلخان نصیر نے کہا مسٹر کارہی ملزم نے میرے بیس کا انعام کیا تھا۔

مسٹر اسپیکر : خان صاحب ! آپ آپ پھر جواب دے رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں اس پر stress نہیں کرتا ہوں۔

میان سیدف اللہ خان اچکزی : وزیر اعلیٰ صاحب کا تھیں دانی کو نہ فریغ کرے ہو۔ میں اس کی استحقاق کو واپس لے لتا ہوں۔

مسٹر اسپیکر : Not Pressed آئے ہیں۔ یعنی اُن کے باعثے میں اُن کے پیش کشند خان سے عرض

کو دنگا کی بھیت پر بحث کے بعد ان بھی لفظ کے لئے کافی وقت ہوتا ہے۔ اس موقع پر جو کچھ اہود نے
کارروائی کو ملتوی کرنے کے باعثے میں کہنا ہے۔ وہ کہہ سکتے ہیں۔ تین دن جو بحث کے لئے مقرر ہیں
آن کے اندر کافی کچھ کہا جاسکتا ہے۔ اور وہ کہیں گے۔ اس لئے میں ان تحریکوں کو مختلف قاعده قرار
دیتا ہوں۔

آب دیک اعلان ہے جو سیکریٹری صاحب پڑھیں گے۔

Secretary:— The following telegram has been received from Mir Shah Nawaz Shalani MPA; Hearing before Deputy Land Commissioner on the 19th, solicited permission for not being in session.

مسٹر اسپیکر: — آب تو موجود ہیں۔ کل کی تھی، یعنی ۱۹ جون کے لئے رہے ہیں۔ آب
سوال یہ ہے کہ یہ خصست کی درخواست منظور کی جائے یا نہیں۔
(لاوس - جی ہاں)

مسٹر اسپیکر: — درخواست منظور کر لی گئی ہے۔

مسٹر اسپیکر: — میراں بیعت اللہ عاص پر اچھے نوش دیا ہے۔ کہ بلوچستان اسمبلی کے
قواعد اور انتباہ کار میں ترمیم کی جائے۔ یہ اس تحریک کو پیش
کرنے کی اجازت پاہتے ہیں۔ ترمیم یہ ہے:—

”کے قاعدہ نمبر ۶۲ (۲) و (۳) میں فقط ”صریح“ کی جگہ ”ذیل“ Three ”درج کیا جائے“
جو پر اس تحریک کو پیش کرنے کی اجازت دینے کے حق میں ہیں، وہ ہاں کہیں اور جو مختلف ہیں، زیرین
(زیر کی ذراوازی)

مسٹر اسپیکر: — اجازت نہیں دی گئی۔

میاں سعید اللہ خان پر اچھہ :- کیا ذکر دیا آپ نے ہی مجھے سفارمان مخ

تو کئے دیں۔ یہ جو تحریک پیش کا ہے مجھے موقع

ہی ہنہیں بلا کہیں اُس کو ڈھکا آپ کا خدمت میں پیش کروں۔

مسٹر اسپیکر :- پڑھ تو دیا ہے۔

میاں سعید اللہ خان پر اچھہ :- مجھے بھی یہ حق ہوا چاہیے، تاکہ میں بتا سکوں

کہ میں نے یہ جو یزدگیری پیش کیا ہے۔ جذاب و مری

اس میلوں میں تحریک القواری منظوری کیلئے اتنا ہائی پرستیج پیش کرنا گایا۔

..... مغربی پاکستان میں ۱۵۶ امبریتھے۔ انہوں نے میرف بار رکھتے ہیں۔

اور موجودہ پنجاب میں اسندھ اور فرنگی اور سندھ میں بھی اتنا پرستیج پیش کرنا ہے۔ آپ اس پر عذر

کریں۔ جہاں پاکھ رکھا گیا ہے اُس کو تین ہر چاہیے۔

مسٹر اسپیکر :- قاعدے میں ایسا ہنیں ہے۔ قاعدہ کی مطابق اسیکر اس کو

پڑھ کر سنتا تھا میں اور اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ ایسا ہی

کیا گیا ہے۔

اب آئیں نمبر ۲۔ خان عبد الصمد خان اپنی تحریک پیش کریں گے۔

خان عبد الصمد خان اپنی تحریک :- جذاب اسپیکر (یہ تحریک پیش کرنا

ہوں کہ مسند رجوع ذیل ارالہ میں اسی پر شامل ایک کمیٹی کی

تشکیل کی ہے۔ جو کہ قواعد و اضباط کا معمولی بلوچستان پر عفو کر کے اپنی تجوادی اور ترمیمات

پیش کرتے۔ تاکہ اذہنی حریمی پر بنیادا ہے۔

۱۔ وزیر قانون ۲۔ میر غلام نادر خان۔

- سونہ میں فتحیلہ عالیاتی -
 ۶۔ میر جاگر خان ڈوسمکی -
 ۵۔ عبد الصمد خان اچکزائی -
 ۴۔ میاں سعیف الدین خان پراچہ -
 ۳۔ میر دوست محمد خان -
 ۲۔ مولوی نید محمد شمس الدین -
 ۱۔ رولنڈ پر غور کرنے اور رولنڈ کو

مسٹر اسپیکر :- خانصاحب! آپ تقریبیں کر سکتے ہیں صرف تحریک پیش کر سکتے ہیں -
خان عبد الصمد خان اچکزائی :- میں صرف تحریک پیش کر سکتا ہوں -

مسٹر اسپیکر :- آپ نے تحریک پیش کر دی۔ خان عبد الصمد خان کی تحریک
 یہ ہے۔ کہ :-
 ”تشکیل رولنڈ کمیٹی کے جہنم انہوں نے گنوئے، اس مشتمل ایک کمیٹی کا تشکیل کیا جائے۔
 جو قواعد والے افراد کار پر غور کر کے اپنی تجارتی میز پیش کرے۔“
 اس سلسلے میں میر گل خان نصیری نے ایک ترمیم پیش کی ہے۔ وہ اپنے ترمیم پیش کریں۔

میر گل خان نصیری (وزیر تعلیم) :- جناب والا! میں اس سلسلے میں ترمیم پیش کروں گا۔
 کہ اصل تحریک میں آٹھ ناموں کی بجائے حسب ذیل
 قیمت نام درج کئے جائیں :-

- ۱۔ میر احمد نواز خان بیگم وزیر قانون و پارلیمانی امور
- ۲۔ میر گل خان نصیری وزیر تعلیم و اہل لغات
- ۳۔ میر جام علام قادر خان

مسٹر اسپیکر :- میر گل خان نصیری کی تحریک یہ ہے کہ اصل تحریک میں دیئے گئے آٹھ ناموں

کی بجائے حسپ ذیل نام سعی کئے جائیں :-
 ۱۔ میراحمد روز خان میگنی ، وزیر قانون و پارلیمانی امور -
 ۲۔ میرگل خان نصیر ، وزیر تعلیم و اطلاعات -
 ۳۔ میر جام غلام قادر خان -

جو اس تحریک کے حق میں ہوئے وہ ہاں کہیں اور مخالف نہ کہیں -

خان عبدالصمد خان اچکزی :- پاسٹ آن آرڈر - جذب مروے خال
 میر تحریک میں ترمیم لانے سے پہلے موقوک سے
 پوچھا جاتا ہے کہ وہ اسے قبول کرتا ہے یا نہیں -

مسٹر اسپیکر :- خانصاحب - کوئی شخص بھی ترمیم پیش کر سکتا ہے -

خان عبدالصمد خان اچکزی :- ترمیم دے سکتا ہے لیکن ترمیم کے متعلق
 مجھ سے پوچھا جاتے کہ میں اسے قبول کرتا ہوں
 کہ نہیں -

مسٹر اسپیکر :- یہ کونا قاعدة ہے ؟

خان عبدالصمد خان اچکزی :- یہ تحدی دنیک کے

مسٹر اسپیکر :- دنیا کو اپنچھوڑیں - اپنے روز کی بات کریں - اب جو ترمیم کے
 حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو مخالف میں وہ نہ کہیں - ترمیم
 کے حق میں زیادہ لوگ ہیں - ترمیم منظور ہو گئی -

میاں نہیں اللہ خال پر اپنے:- پہلے جو تحریک آئی ہے، اس پر فحیل کریں۔
اس کے بعد ترمیم کی بات کریں۔

مسٹر اسکندر:- ترمیم کا تو پہلے فحیل ہونا تھا۔ نہ وزیر ہی ہیں۔ ترمیم کے ساتھ میں پڑھنا ہوں:-

عذر جو ذیل مارکین انسپلی پر شتم کی یا کشکیل کی جائے۔ جو کہ قاعدہ و الفاظ باطل کار بلوچستان مٹوبانی انسپلی پر غور کر کے اپنی تجا وینیش کرے ہے۔
۱۔ میر احمد نواز خان بخشی، وزیر قانون و پارلیمانی امور۔
۲۔ میر علی خان نصیر، وزیر تعلیم و اطلاعات۔
۳۔ میر جام غلام قادر خان۔

یہ ترمیم شدہ تحریک ہے۔ اس کے حق میں جو ہوں وہ ہیں کہیں اور جو مخالف وہ نہ کہیں۔
(ہاں کی آواتریں)

تحریک منظور ہو گئی اور کمیٹی بنادی گئی۔

مسٹر اسکندر:- جام صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

میر جام غلام قادر خان:- جذاب والا ہے میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ یہ انسپلی اسلامی یا جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین کے آرٹیکل ۲۶۶، پکلارز (۲۲) کے تحت خان عبدالصمد خان اچکنڈی، عمر بلوچستان مٹوبانی انسپلی کو ادمی بذریعہ میں (Ombudsman) برائے ٹوپیہ بلوچستان مقرر کرنے ہے۔

مسٹر اسکندر:- ۱۔ جام صاحب کی تحریک یہ ہے کہ خان عبدالصمد خان اچکنڈی، محبر
بلوچستان انسپلی کو ادمی بذریعہ میں برائے صوبہ بلوچستان مقرر کیا جائے۔

فَتَأْمِدُ الْوَالَّنِ :- جناب والا بیٹیں اس تحریک کی مخالفت کرتا ہوں۔ اور
میری مخالفت کی بنیاد یہ ہے کہ تحریک اپنی جگہ پر ...

مِسْتَرُ اسْپِيْكُرُ :- آپ نے تحریک کی مخالفت کی؟

فَتَأْمِدُ الْوَالَّنِ :- جی ہاں!

مِسْتَرُ اسْپِيْكُرُ :- اس پر پہلے وہ بونا شروع کریں گے۔

میر حامی غلام قادر خان :- جناب والا بیٹی تحریک کا مقصد یہ ہے
کہ ایسے طریقہ کار پر چکل دہ آدمی کیا جائے، جو اسلامی
جوہوئیہ پاکستان کے آئین کے مطابق ہو۔ ابھی کی طرف سے ایک یہاں فرم مقرر ہو، جو
بیروکریٹ کی کار کردگی کی چائج پڑتاں کرے۔ تاکہ عوام کو انصاف میرا کے۔ یہ ادم بھریں
کی ذمہ داری ہو گی کہ وہ اس ایلوں میں ایسی تمام دھانڈیوں کی پورٹ پیش کرے، جو بیروکریٹ
کر تھیں۔ یہ اسیکرتا ہوں کہ ستور میں جو حق دیا گیا ہے، اس سے یہ ایلوں دست برداریں
ہو گا اند ادم بھریں میں کی تقریز کریں گا۔

فَتَأْمِدُ الْوَالَّنِ :- جناب والا بیٹی نے دیک یہ تحریک قبل لا وقت ہے۔
آئین کے آٹھ تک ۲۶۶ میں یہ فاضتوں پر تھا ایسے کا دھم بھٹکیں

کے فرائض اور دائرہ کا کو باقاعدہ مقرر کیا جائیگا۔ اور قہ مجب یہ ابھی مقرر کریں گی۔ جب تک
ہم اس کے دائروں کا دکار کو مقرر نہیں کرتے اس وقت تک میرے نے دیک یہ تحریک اپنی جگہ
پر۔ immature ہے۔ جب اس کے دائروں کا تقرر ہو جائے اور یہ پتہ ہو کہ

اوم بُدھ میں کو کیا فرائض سرا جام درینے ہیں، اُس وقت یہ تحریک لائی جاسکتی ہے۔ اس
بنیاد پر اس وقت میں اس کی خلافت کرتا ہوں۔

میر جام غلام قادر خاں :- جاپ والا بڑی طبعاً درست ہیں ہمچنان
جب آسمی اسپیکر اپنی اپنی اسپیکر کو منتسب کرتی
ہے، تو اس سے پہلے اسکی کوئی واضح شرائط یا اصول مرتب نہیں کرتی ہے۔ اس کے بعد
بھی یہ ہو سکتا ہے کہ اس کا تقریب ہو، اور اس کے بعد روز بعینی طریقہ کا درجہ ہو۔ میں
سمجھتا ہوں کہ تحریک اپنی جگہ پر بالکل صحیح اور بروقت ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ موزع
اولین کی الترتیب اس کو پسند نہ کرتی ہو۔

فتائدِ ایوان :- جام صاحب کا خیال یہ ہے کہ اب تک ہم لوگوں کے نئے کوئی
منواب مقرر نہیں ہیں۔ ایسی توکل بات ہوں۔ اسکی کے اسپیکر
اور دوپٹی اسپیکر کے فرائض واضح ہیں۔ اس کو اس معاملے سے تشبیہ دینے کا کیا فائدہ۔
جب تک آپ اوم بُدھ میں کے دامہ کار کا تعین نہ کریں۔ اُن کے تقریب کرنے کے بعد آپ
آن سے کیا کام ہیں گے۔ اوم بُدھ میں ایسے ہی بیٹھا رہے اور تجوہ ایسا رہے۔ اُو وہ
تجواہ بھی کیا رہے گا۔ اس کا بھی تعین نہیں ہوا رہے۔

ہمسٹر اسپیکر :- جام صاحب! کچھ بولئے۔

میر جام غلام قادر خاں :- I would like to have your ruling on this point, Sir.

مُسٹر اسکرپٹر ۔ اگر فاصلہ صاحب اس موشن پر بونا چاہا ہیں تو بولیں ۔

خان عبدالصمد خان اچکزی ہے ۔ اس موشن پر میں ہیں بوتا ہوں ۔ میں پناہنچ گل خان کو دیتا ہوں ۔

مُسٹر اسکرپٹر ۔ جام صاحب کی تحریک یہ ہے کہ یہ اسلامی اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عبوری آئین کے امریکل ۲۷۶ کلادز (۲۷) کے تحت خان عبدالصمد خان، ممبر بوجپستان صوبائی اسلامی کو ادم بُد سین برائے صوبہ بوجپستان مقرر کرنے ہے ۔

اب جو اس کے حق میں ہیں اور ہاں نہیں اور جو مخالف ہیں وہ نہ نہیں ۔
(ذکر آوازیں)

Noes have it. - آگلا اٹھ۔

وزیر اعلیٰ ہے ۔ میں پلیکمیشن کی سالانہ انتظامیہ روپیت ۱۹۷۱ء میں بعد مطلوبہ میزونڈم ایوان کی میز پر رکھتا ہوں ۔

مُسٹر اسکرپٹر ۔ روپیت میز پر رکھ دی گئی ہے ۔ اب اسلامی کی کارروائی کا درجہ مندرجہ کے لئے محتوی کیا جاتا ہے ۔

(بارہ بھکریاں منٹ پر اسلامی کی کارروائی ملتوی ہوئی)



(ایک بھی بہیں منٹ پر اصلی کی کارروائی اپنے کاروائی کی صدارتیں دوبارہ شروع ہوئے)

میرا سمیکر:- اب وزیر اعلیٰ پہنچ پیش کریں گے۔

فتائلہ الوان :- جناب والاب میں

Criminal Law (Special
Provisions) Extension to Quetta Municipality
and Cantonment) Bill, 1972.

پیش کرتا ہوں۔

میرا سمیکر :- بل پیش کیا گی۔ اب اگر وزیر اعلیٰ اس پر کوئی Statement دینا چاہیں، تو دیں۔

فتائلہ الوان :- جناب والاب اس قانون کو میں پیل ایسا یا میں اس لئے نافذ کیا جائے ہے کہ دراصل یہ قانون میرا سمیکر ایسا یا میں نافذ تھا۔ اس گورنمنٹ کے آنے سے صرف دو دن پہلے اس کو میں پیل ایسا سے وہیں لیا گیا جس کی عرض ہمارے نزدیک ہر فریضی تھی۔ کیونکہ وہ گورنمنٹ جو ہمارے آنے سے پہلے یہاں پر موجود تھی، اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ اُن کے ہاتھ کے بعد آنے والی گورنمنٹ کے لئے لا اینڈ ارڈر کے لئے مستعد کر دیجے جائیں کہ وہ اُن کا سامنا نہ کر سکے۔ چونکہ کوئی شہر آبادی کے ہاتھ سے کافی گنجان ہے۔ یہاں اس قسم کے امکانات پرست زیادہ روشن ہیں۔ اس لئے اُنہوں نے بہتر سمجھا کہ اپنے جانے سے پہلے وہ ہمارے لئے چلتی مشکلات پیدا کر سکتے ہیں، کریں۔ اور یہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کے علاوہ جو سب سے بڑی چیز ہمارے سامنے ہے۔ وہ یہ ہے کہ قانون اچھا ہے یا بُرا، سارے بلوچستان میں موجود ہے۔ ہم کسی خاص ملادت کو اس وقت اس سے کیوں

مشتبہ اقرار دیں۔ اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے۔ کسی زبانے میں اس قسم کے استثنے کی وجہ بیان کی جاتی تھی کہ جو نکلے فلاں علاقے میں آئیے آدمی آباد ہیں، جن کا بلوچستان کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ لہذا ان کے ساتھ ایک امتیازی سلوک رواج ہے کہ چند استثنائی قانون وہاں نافذ کرنا جاتے تھے۔ ہماری یہ کوشش ہے اور یہ خواہش ہے کہ بلوچستان میں اس قسم کی تحریک کو باقی نہ رہنے دیا جائے۔ جب ہمارے یہ بھائی، جو کوئی شہر میں آباد ہیں، ان کی اپنی بھی بھی خواہش ہے کہ ان کے ساتھ بلوچستان کے باقی شہروں جیسا سلوک کیا جائے، تو مجھے کوئی وجہ نظر نہیں آتی، کہ ہم ان کے لئے علیحدہ قانون نافذ کر کے لوگوں کو پیش کرنے والوں کو بلوچستان میں مختلف قسم کے لوگ رہتے ہیں۔ اور نہ ہم یہ خط اقتیاز کھینچنا چاہتے ہیں کہیں کوئی نوکل ہے اور وہ نام نوکل ہے۔ ہم اس قسم کے تاثرات کی حوصلہ افزائی نہیں کرنا چاہتے۔ اس مالک میں جو لوگ نام نوکل ہیں یا جو اپنے آپ کو Settlers کہتے ہیں، مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے تھا تک اپنے لئے کوئی اور نام نہیں چنا۔ جس سکریٹ میں ان کو یاد کروں۔ جب وہ یہ چلہتے ہیں کہ وہ ہماری تمام سہولتوں میں، ہماری تمام مراعات میں، ہمارے تمام اختیارات میں شریک ہوں۔ تو اگر یہ مان بھی لیا جائے اور میں اس کے ساتھ مستحق ہوں۔ اور مجھے اس کے ساتھ اختلاف نہیں ہے کہ یہ قانون اپنی جگہ پر کوئی اچھا قانون نہیں ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ نے اخباروں میں دیکھا ہے۔ اس کے لئے ایک کمیشن مقرر ہوا ہے اور انتشار اللہ ہم آئینہ کیشن سے پہلے پہلے اس لا کمیشن کی رپورٹ کو مکمل کر کے اس ایوان کے صارمنے قاذفی بیل کی شکل میں لائیں گے۔ تاکہ اس کی جگہ ریکارڈ مربوط اور مساوی قانون اس صوبے میں لا سکیں۔ لیکن اس وقت تک اس قانون میں قبیلی قبائلی جگہی جو ایسا ہے، کہ اس کیمیں اُن لوگوں سے توقع نہیں رکھتا، جو اس قانون کے قبائلیں ہیں، جو اس کے دوسرے جھوٹ میں نافذ ہے، اس لئے civilized - non-civilized قانون، جو صوبے کے دوسرے جھوٹ میں نافذ ہے، ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔ جہاں وہ ہم سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ ہم اپنی رعائیں، اپنی مراعات، اپنے اختیارات اُن کے ساتھ بانٹ لیں۔ جناب والادب وہاں اُن کو ہماری تکالیف

اُور اس قسم کی دوسری بیزوں میں بھی ان کو ہمارے ساتھ حصہ باٹھا ہو گا۔ تب
جیسیں جاگر ہم کسی مقام پر آباد کار یا لوکل و نان لوکل کا فرق ختم کر سکیں گے تاگر اس قسم کی بنیادیں
ہم نے قائم رکھیں، تو جو طرح کہ آپ نے خود دیکھا ہوا کہ یہاں بہت سے ایسے لوگ رہتے ہیں،
جو اتنی اُسی سال سے یہاں رہتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو آباد کار کرنے پر مجبور ہیں۔ ہم اُن کو
آباد کار کرنے پر مجبور ہیں۔ آپ اُسی سال کا عورت کوئی کم عرصہ تو نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود یہ
دیواریں ہمالتے درمیان کھلنی چکی ہیں۔ یہ دیواریں کیوں وہیں ہیں؟ وہ اس سبب کے رہنے
ولئے ہیں۔ ان کی سہولت کے لئے ہم اس قسم کی دیواریں اپنے درمیان کیوں کھلنیں۔ کوئی اسمان
نہیں گرتا۔ اگر جانے والی حکومت اس مٹا کی ہو تو ٹکر پر دوارہ لکھ کر نہ چاہی۔ اگر یہ پھلے یہاں
ناقد نہ ہتا، تو شایعہ اس کو ^{extends} کر دے گا۔ لیکن چونکہ پھلے سے نافذ تھا، اُور
واسطہ طور پر ان feelings کو انجام دے کر اس کو ختم کیا گیا۔ اُور چند سیاسی
مشکلات پیدا کرنے کے لئے کیا گیا۔ اس لئے یہ ضروری سمجھا گیا کہ جب تک ہم نیا قانون نافذ نہ
کریں، اُس وقت تک کوئی دین رہنے والے افغانستان کے دیہات میں رہنے والے
شہروں کے حقوق برابر ہوں۔

میرٹ اسٹریکٹر :- آپ اپنی دوسری تحریک پیش کریں۔

Leader of the House :- Sir I beg to move that the Bill be taken into consideration.

Abdus Samad Khan Achakzai :- Sir I oppose.

میرٹ اسٹریکٹر :- آپ بات کیجئے۔

خان عبدالصمد خاں پیرنگزی

بُراٰئی کو ہم اُس وقت بُراٰئی سمجھتے تھے۔ احمد

اپنے اور ظلم سمجھتے تھے۔ جس وقت ہمارے ماتھے میں اختیار کا ذرہ بھی نہیں تھا، ہم دوسروں کے رہم و کرم پر تھے۔ دونوں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دلکش اس قانون کو بُراٰئی سمجھتے تھے۔ اور اس کے علاقوں پر چینتے تھے اور علاقوں پر تھے۔ لیکن آج ہمارے لپٹے بھائی مُتحب حضرات ہیں یہ کڑاوی گولی پیرنگلنے کی تکلف دے رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو کچھ فرمایا، کم از کم مجھے اس میں کوئی تہذیب نہیں آتی۔ کوئی طریقہ میں آباد کا غیر ملکی، پینچالی یا باہر سے آئے ہوئے لوگ تھا ہیں رہتے۔ اور زیادا ملکی اکثریت ہے۔ یہاں ہمارے اپنے مزاروں بھائی سچھان اور بوجہ بھی رہتے ہیں۔ ہم نے آج تک نیکی کا یہ تقدیر دیکھا تھا کہ جتنی ہر سکتی ہے، وہ کی جائے۔ اور اگر بکے ساتھ نہیں ہو سکتی اور چاروں کے ساتھ ہو سکتی ہے، وہ کی جائے۔ یہ نیافلسہ ہمارے ساتھ آیا ہے۔ کہ اگر بکے ساتھ اچھائی نہیں کی جاسکتی، تو جو کوئی چاروں بچے ہوئے ہیں۔ ان کے ساتھ بھی بُراٰئی کی جائے۔ اور بچوں زیر اعلیٰ صاحب نے فرمایا یہ قانون سارے بلوچستان میں نافذ ہے اور نافذ تھا معرفت پر تھوڑا سا مگر اس سختی تھا کہ دیا گیا تھا۔ اور اس کے لئے انہوں نے اپنی خود ساختہ وحوہات پر شکیں حقیقت نہیں ہے۔ بلوچستان میں اس وقت ایسے نگرانے موجود ہیں، جہاں یہ قانون نافذ نہیں ہے۔ نصیر آباد، اوستہ محمد، مریٰ بُکشی، فورٹ سندھ میں کا سارا ضلع، بوراہائی کا سارا ضلع اس میدیہ تارون نافذ نہیں ہے۔ اور جب تک میں آپ کوہ سناؤں ک کوئی علاقے بھی موجود نہیں، جو صحیح چیز کریں گے تو کہ میں اپنے بھائیوں کے فلم سے بچانے کیلئے قانون ہمارے علاقے میں نافذ کیا جائے۔ مثلاً نصیر آباد کے لوگ اپنے دوسرے بھائیوں کی دست بُرد سے تنگ ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ قانون نافذ ہو جائے۔ لیکن وہاں نہیں کیا جاتا۔ یہاں کوئی شہر کے وکوڈ کے لئے تھوڑی دیر قیمت کا ساری لینا آگوار ہے اور اس کو مساوات اور نہ جانے کیا کیا نام دے کر نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس صاری تقدیر میں جو وزیر اعلیٰ نے کی اُس میں صرف ایک نظر ہے جس پر کچھ تسلی ہے کہ وہ خدا سچنی کو بُراٰئی سمجھتے ہیں۔ یہ اگر اس کو اچھا سمجھتے تو پر زیادہ

افسوسنا کہ ہوتا۔ لیکن اس کو مژا کی سمجھتے ہیں۔ اور اس بڑائی کو عالم کرنے کے لئے یا وحدت دینے کو حجزب اقتدار وجہ حجاز تلاش کرتی ہے۔ اس قانون کے نفاذ کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ انسان کیلئے جو لپٹے ہی احاطہ اقتدار میں رہنے والے لوگوں کو انسان سمجھے۔ یہ کوئی وجہ جو لپٹے ہیں ہے کہ اس پر یہ خیز انسانی قانون نافذ کریں۔ جضو صاحب اپارے اس وقت کے بر سر اقتدار لوگ جنمول نے اس قانون کے تحت کیا کیا کچھ نہیں دیکھا ہے اور کسی بھی ننگ میں اور کسی شکل میں اس کی مددت نہیں لکھا ہے۔ ان کیلئے یہ بات بڑی افسوسنا کہ ہے۔ آباد کار اور لوگ آدمیوں نے اختلافات مٹانے کیلئے میں بھٹتا ہوں کہ اچھا لیکے جائے۔ کوئی سائنسیں علاج کیا جائے۔ یہ کوئی دلیل ہے کہ کوئی ہم یہی صیحت میں بتو ہیں ایا ہم ہمیں عادت میں بنتا ہیں یا یا ہمارے آپ کوئی اقتدار پڑی ہوئی ہے۔ مثلاً قحط میں بنتا ہیں کہ ہم یہ کہیں کہ ان بھائیوں کو بھی بولیں جو ہمارے درست بنا چاہتے ہیں۔ تا کہ اس صیحت میں ہمارے ساتھ حلقہ خارجیں۔ یہ یا فلسفہ ہے۔ میں بھٹتا ہوں کہ کافی وقت لگ رہ گیا ہے۔ میں اپنی تقریبیم کرتا ہوں۔ میرت درست درست بھی مخالفت کریں گے۔ میں اس کی اپنی تمام قوت کے ساتھ مخالفت کرتا ہوں۔

میاں سدیف اللہ خاں پر اچھہ۔

جب اسپیکر د وزیر اعلیٰ نے اپنی تقریبیں فراہم کرنے شروع کیں تھیں اس کے بعد بوجہ چستان کے مقام لوگ ایک یہاں قانون کے تحت آجائیں اور جو تکلیفیں دیہات کے لوگ بعد احتت کر رہے ہیں۔ کوئی بھی کے شہر یا بھی اس میں شرکیں ہو جائیں۔ سب سے پہلے تھا آپ کے ذمیت یعنی ان کی خدمت میں عزم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ دعویٰ اسی فلسفہ ہے۔ یہ تو نکھر آباد بخوبی میں یہ قانون نافذ نہیں ہے۔ دوسری طرف میری ہمومات کے مطابق پیش ایسی یا یہی بھی یہ قانون لا کوئی۔ مثلاً نواب لالہ ای وغیرہ۔ جہاں تک انہوں نے آباد کار ویں اور لوگوں کے درمیان تفریق کو ختم کرنے کے بالخصوص میں کہہ دیے۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمہ یہی موجودہ حکومت پر یہی سلسلے پر سروچہ رہ چکے۔ مگر اس دعیہ کی ختم کرنے کا یہ طریقہ گز نہیں ہے۔ ہمارے جو جماں، بوجہ چستان کے درمیان علاقوں میں تکالیف اتفاق ہے ہیں، ان میں شہری لوگوں کو بھی مفریک کر دیا جائے۔ حال وہ ازیں کوئی شہر جو لمبین نہیں کہے اور اس میں ہر قسم کے لوگ بستے ہیں۔ بلوچ بھی ہی پسخان بھی ہی۔ بروہی بھائی،

چنانی بھی ہیں۔ سندھی بھی تیر کشیری بھی ہیں۔ پٹ دینی بھی ہیں۔ یعنی پاکستان کے ہر حصے کے لوگ یہاں اکابر آباد ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ طرز کر دوں کریں جو سینکڑوں اور لوگوں کا اپنون نے ذکر فرمائی تھے اور ان کے درمیان جو تفریق ہو رہی ہے، اُس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے۔ یہ ورنہ یونٹ کی پیداوار کو چھوڑتے اور نہیں پہنچاتی۔ اس ورثے میں یا سیاسی طور پر بھیں یا کسی طریقے سے بھیں پیدا کی گئی ہے اور یہ لوگ آج تک اس کو برداشت کر رہے ہیں۔ میں اپنی بحث کی تقریب میں اس سے پر بدلی تفصیل سے اپنے خیالات کا انہصار کر فٹا۔ لگر جہاں تک اس پل کا تعلق ہے، میں جذب اسپکر کا آپ کی توجہ بلور پر صوبائی ایمبلی کے قاعده نمبر ۷ (صفحت ۳) کی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں میں اس میں لکھتا ہے:-

If a member raises the objection that a bill as a whole, or any part of the bill, is repugnant to the teachings and requirements of Islam as set out in the Holy Quran and Sunnah, the Assembly may, by a motion, refer the question to the Advisory Council of Islamic Ideology for advice whether the Bill or any part thereof is or is not repugnant to the teachings and requirements of Islam.

جانب اسپکر این اس تعلیم کے تحت اکمل میں جو محبران موجود ہیں، میں اُن سے درخواست کر دیا گا۔۔۔

مسٹر اسپکر:- اس کا دوسرا پارٹ بھی پڑھیں۔

میاں سیدف اللہ خان پر اچھہ:- میں دوسرا پارٹ بھی پڑھتا ہوں۔

Notwithstanding the fact that the Assembly has referred the question whether a Bill or any part thereof is repugnant to the teachings and requirements of Islam for advice to the Advisory Council of Islamic Ideology, the Assembly may, at any time, decide to proceed with the Bill.

If it considers that in the Public interest the passage of the Bill should not be postponed till the advice is furnished.

اس روڈ کے تحت یہ عرض کرتا ہوں کہ ڈل غیر اسلامی ہے اور اسلامی تعلیمات کے بخلاف ہے۔ اس کے اندر ایک شخص کو الفساد کی کوئی امید نہیں ہو سکتی۔ یہ کالد قانون ہے۔ یہ اس طے اس روڈ کے تحت آپ کے ذمیلے درخواست کرتا ہوں کہ اس مل کو پاس نہ کیا جائے۔ یہ سبھ پہنچ اس کو اسلامی شارع کو نہ کوچھ کیا جائے تاکہ یہ پتھر پل سکے، آئا۔ اسلام کی تعلیمات کے خلاف تو نہیں ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ بھی عرض کرتا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے، ۱۹۷۵ء میں یہ لایت سی۔ آر۔ کے نام سے شہر تھا۔ بلکہ یہ موجودہ قانون الینٹھی۔ آر۔ سے بدتر ہے۔ اس وقت تائی کوئٹ آف ویس پاکستان نے لایت سی۔ آر۔ کو *ultra vires* قرار دیا تھا۔ کہ یہ قانون اس وقت کے آئین کے خلاف تھا۔ چنانچہ اس وقت کی حکومت تھی، اُس نے اس کو دوسرا نام دے کر پھر لاگو کر دیا۔ جناب اسپیکر اس کا لے قانون کو کوئی شہزاد پھنس کافی نہیں لاؤ گرئے سے زیر صرف ہماری حکومت اپنے آپ کو بند نام کر رہی ہے، بلکہ یہ مذکور ہماں کے امن ایوان پر بھی اسیکی لہم جو یہاں بیٹھے ہیں، اس برسے قانون کے لفاذ میں برابر کے شرکیں ہو جائیں گے۔ جیسی چیز فہرست صاحب خود فرماتے ہیں کہ یہ قانون خراب ہے اور یہ اس کو ہمدادیں گے، کچھ وقت چاہیئے۔ چھلی تقریر میں بھی ایہو نہیں ہی فرمایا تھا اور آج کی تقریر میں بھی ایسی کہا ہے کہ یہ قانون اپنا ہیں ہے۔ اور کچھ حکومت نے اس واسطے اس کو ہمایا تھا کہ اس کو کوئی سیاسی فائدہ اٹھانا تھا۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک بڑی چیز جو اٹھادی گئی ہے، اس کو موجودہ حکومت نے دوبارہ کیوں نافذ کیا؟ مقصد تو اپنی جگہ پر لے بڑا تی کو اچھائی میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ جو بڑی چیز ہے وہ بڑی ہے۔ اور جب ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ یہ قانون بڑا ہے، تو مجھے مجھے ہیں آتی کہ اس برسے قانون کو کوئی شہزاد اور چھاؤنی پر کیوں لاگو کیا جائے ہے۔ جناب اسپیکر (میں بتا جو دیکھ کر کہ قانون یہ کیون رائج کیا گی تھا۔ ادب اس کو جاری رکھنے اور مزید علاقوں پر پھیلنے سے وصل عرض کیا ہے) وہ غایبت یہ ہے کہ victimization کا جائے۔ مجھے شک ہے۔

ہذا کر کے ہمارا وہ سوچ غلط ہو۔ لیکن باوجود اس کے کہ حزبِ اقتدار اور خصوصاً وزیر اعلیٰ صاحب

خذیر فرستہ ہیں کہ یہ ایک لا قانون ہے۔ مگر جب وہ اس کو لگ کر سے کی پر نظر و کامات کئے ہیں، تو ہم اسے دل میں یہ شک گزد تائی ہے کہ کہیں یہ Victimization کے لئے تو ہمیں اسے لکھا چاہیے! میں حزبِ اقتدار کے ممبران کو یاد دلانا چاہتا ہوں، کہ ان میں سے اس وقت بھی تین چار ممبران اس ایوان میں موجود ہیں، جنہوں نے اس قانون کے خلاف کئی مقامات پر لفڑیں لیں اور ان کو بجا قانون قرار دیا۔ اور اس کے ختم کردیتے کام طالبہ کیا۔ میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ جب کرفی نو قول کا کیس ڈپیٹ ٹکشہ کو یہ مریض جو شید بکی کی عدالت میں پیش ہوا تھا، اُس وقت ہمارے ان ممبران نے صاف طور پر کہا تھا کہ یہ قانون ہمیں ہمچنان Victimization کرنے کے لئے لکھایا گیا تھا۔ جب ایسی صورت ہے تو ہم اس بات پر شک کرنے پر بھروسہ ہیں کہ یہ بڑا قانون، وجود دوبارہ کوئی نہ سمجھا اور چھلوٹی میں لکھا گیا ہے شاید Victimization کا مقصود ہو۔ جو دلیل ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب جب نے سمجھی کہ ہے، اُس میں تو بڑی خامیاں ہیں۔ کیونکہ یہ قانون یکسان لاگو ہمیں ہے۔ اُن کو ابھی بچھ معلوم ہے کہ لغیر آباد میں یہ قانون ہمیں ہے۔ کہی اُو جگہوں پر بھی ہمیں ہے۔ یہ کہنا کہ جانب ہم نے سب کو ایک جدی کرنا تھا، یہ کوئی صحیح دلیل ہمیں ہے۔ جہاں تک اس قانون کا تعلق ہے، اس قانون کے تحت ذریعہ مجرمیت صاحبان کو بہت زیادہ اختیارات ہیں۔ وہ خود جرگہ ممبر منتخب کر سکتے ہیں جو کہ کائنات دسیع اختیارات دیتے گئے ہیں۔ کہ اگر جرگہ چاہے تو وہ کوئی کو اپنی یعنی بھی انکار کر سکتا ہے۔ بخلاف کسی قانون میں ایسی چیز ہو قہے کہ ملزم کو یہ بھی اختیار ہو کہ اپنی صفائی کے لئے کوئا اپیشن کر سکے؟ اور اس کا بہانہ پر کیا کہ گواہی ہم اس لئے ہمیں سنتا چاہتے ہیں کہ اس گواہی سے شاید ایکیس کو ڈھنے کرنا چاہتے ہیں۔ جذاب اسپیکر! قانون کے تحت جسٹس کے تحت یہ ضروری ہوتا ہے کہ ملزم کو پورا موقع ملے کروہ اپنی صفائی اپیشن کرے۔ تاخیر کا تو سوال ہمیں ہوتا۔ تاخیر تو بت ہے کہ الگ گھوگھی کی اس کو کہیں تاریخ دیں، یا کہاں اور سچکنہ سے استعمال کئے جائیں۔ تب وہ ڈھنے ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ آپ اس کا لے قانون کی بڑا یہوں کو اس طریقے سے بھی دیکھیں کہ Evidence میں ہر بھی یہاں لاگو ہمیں ہے۔ قانونِ شہادت کے تحت یعنی کہ چشم دیدہ گواہی کی اس قانون کے تحت کوئی ضرورت نہیں۔ کیا یہ امر قرآن و سنت کے مطابق ہمیں ہے؟ اسلام میں واضح ہے کہ انصاف کرتے وقت، اُمن پر عوائد کرتے وقت پر دیکھا جائے کہ چشم دیدہ گواہ ہیں۔ اس قانون کے تحت اس پڑی

بھی ضروریت ہے۔ بلکہ اس کے جو مید خوف دیکایہ قانون اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔
 میں دوسرے آٹھیل ۲۹ کا طرف بھی توجہ دلتا ہوں۔ اُس میں بھی پہنچا منع کی گئی ہے۔ الگوں قانون
 و مسلم میں تعلیمات کے خلاف ہو، تو اُس کو کو شل میں بھیجا جائے۔ اُس کو دیکھا جائے۔ اگر یہ اسلام
 کی تعلیمات کے منافی ہے تو اس قانون نا مذکور ہو سکتا۔ جناب اپنیکرہ جرگہ ضروریت کی قابلیت
 کے متعلق تو معيار ہے۔ یہ بھی جرگہ ضروریت، جو انٹو ٹھہڑا ہے۔ وہ کہہ دیکم اپنے دستہ
 بھوپالیوں کر سکتے ہیں۔ ہم نے ایسے لوگوں کو بھی جرگہ ضروریت پایا ہے جو اسے انصاف کی قیمت
 ہو سکتی ہے جیزون کو قانون کے لئے بھے کا پتہ نہ ہو؟ انصاف کے کوئی معيار کا پتہ نہ ہو؟ اس
 کے علاوہ جرگہ ضروریت کی تجوہ ہیں ہوتی۔ اب کوئی شہر میں بھی یہ دیکھ رہے ہیں، جو ضروریت ہوئے جائے
 پہنچا کاروبار اچھوڑ کر شیعہ سے شامہ کا بیٹھ رہتے ہیں۔ یہ قانون کیسے پل سکتے ہے۔ وہ لپٹے پوچھ کا پیش
 کیجئے ہاں ہیں گے۔ وہ اپنا کاروبار اور جوان کی مزدویات زندگی میں، اُن کو کہیے پہلہ کریں گے۔ اُنہیں
 یہ عرض کروں کہ ایسے بھی ہو جائے کہ جب کوئی پورا نہیں ہوتا، تو کہا جاتا ہے، چلاو۔ کوئی بات نہیں
 جرگہ ضروریت ہم ٹھہڑا دستہ کروں گے۔ ہمیں یہ قانون لٹکنے سمجھ لیے سوچ لیں چاہیئے کہ کس قدر
 جرگہ ضروریت ہم یہاں بھی دو کر رہے ہیں۔ جس کے تحت ہمارے دوسرا سے جانی کرائے رہے ہیں۔ پاکستان
 پینسل کو ڈکھ تمام جو اس قانون کے تحت ٹوکنی ہوں گے۔ پہلے آیت۔ سی۔ آر کا دائرہ اختیار
 محدود تھا۔ اُس میں چند ایک مقتضات چلائے جاتے تھے اپنے کریمہ قلات اور ہدایتیں میں اس
 دائرہ محل کو پڑھا دیا گیا۔ اور اب تو اس کا دائرہ اختیار کا محدود بنادیا گیا ہے۔ اپنے اس حوالہ
 لٹکائیں کہ اس قانون کے تحت پرنسپیل نگلے فیصلہ دیکھنا اپنے کھیلدار بھی ہو سکتے ہے۔ اب کوئی مسجد
 و رکنیت کی مزدوری ہی محسوس نہیں کی گئی ہے۔ جناب اپنیکرہ اس قانون کو سولئے "کمال قانون" کے اور
 کوئی دوسرا نام نہیں دیا جاسکت۔ اس قانون کی دوپیل سیشن نوک کے پاس نہیں ہے۔ ہائی کورٹ کے پاس
 نہیں ہے اور شہری کوئی کے پاس نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت اپنی کشش کو کی جائیگی۔ اپنے بائیس
 آیسے قانون کو ہم کیسے لیم کر سکتے ہیں۔ کیسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اچھی چیز ہے۔ اس کے علاوہ میں
 فیصلہ علی صاحب کی قیصر اس بھرپوری طرف ہے اور وہ اونکا کھدید مختار کاروبار کے مطابق اور ہدایت کے
 مطابق عدالت اور اخلاق اور کوئی ایسا نہیں کیا جائیگا، تو ایسی صورت میں یہ جرگہ سیسٹم کیسے ہو گا۔ اُنہیں

حدیث اور انتقال میرہ علیہ السلام و ہو جائیگی تو قبض پر یہ نایڈنگ آفیس کوں ہو گا۔ اس پہلو پر بھی خود
کننا چاہیئے۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کا لے قانون کو فوراً ختم کیا جائے۔ بہت
بڑا قانون ہے۔ ہمارے مخصوص بے میرا ہمی دفعہ منتخب حکومت بر سر اقتدار آگئی ہے اور یہ بابت
ایک منتخب گورنمنٹ کو گزیب نہیں دیتی کہ یہ حرام قانون جن علاقوں میں پہنچے ہے مافقد
ہنسیں، وہاں جیسا لاؤ گو کر دیا جائے۔

اس قانون کے حق میں کچھ لوگ شاید یہ دلیل بھی ہوں کہ یہ قبائلی سلطیات کے مطابق ہے۔
لیکن کوئی بھی شہر میں کہنے قابلی رہتے ہیں۔ اگر ایک گھر میں پہنچاں ہے، تو وہ میرے گھر میں
بلوچ ہے اور تیرے سکر میں پنجابی ہے۔ یہاں پر کوئی قبائلی سردار ملک یا میری ہنسی ہے اور نہ
قبائلی اسم و رواج ہے۔ شہر میں لوگوں کو اپنی مردمی سے معتبر بنا دینا اور پھر وہی کرنا کہ وہ انصاف
کے ساتھ فیصلہ کر دیں گے۔ یہ ناممکن ہے۔ میں آپ کے ذریعے اپنے وزیر اعلیٰ سے یہ درخواست
کروں گا کہ جب وہ یہ بھتی ہیں کہ یہ بڑا قانون ہے اور جب قبولیم کرتے ہیں، کہ اس کو ہٹایا جانا
چاہیے، تو پھر عوام کے ساتھ سفر خرد ہونے کا یہ وقت ہے کہ وہ اعلان کر دیں کہ وہ اس قانون
کو لوٹھیں کر دیں گے۔ اور جیساں تک پھارے والا ہما کا تعقیب ہے جناب اسپیکر مل جستا ن پڑ
ایوسی لائیٹن نے اس سال ۱۹۲۴ء کو ریزولوشن پاس کیا ہے اور مجھے بتایا گا ہے۔ کہ
ریزولوشن کی کامی وزیر اعلیٰ تک بھی اپنی گئی ہے۔ اور وزیر تعلیم کو بھی شاید کوئی ہو گی۔
اس میں پار ایوسی لائیٹن نے اس قانون کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے ایک کمیٹی مقرر
کہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ کیسی بھی اس قانون کو کندھم کر دیں۔ ان تمام چیزوں کو کوئی نظر
رکھتے ہوئے میں درخواست کروں گا کہ اس بن کو واپس لیا جائے اور اس پر کوہ گز پس نکلے جائے۔

میر گل خان تفسیر

جناب والاب یہ بھی جس کو کالا قانون بھتی ہیں۔

اور انصاف کا نام لیکر اس پل کی مخالفت کی جا رہی ہے۔

فہرستِ ایوان :- پوائنٹ آف آرمڈ سری

جونکہ اب تک ایوان کی برقی ختم نہیں ہوئی ہے اور مقررہ وقت ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ آپ سے درخواست کروں گا کہ وقت برداشتیا جائے۔ ورنہ اس کی تجھیں نہیں ہو سکے گی۔

میال سیف اللہ خان پر اچھہ :- کل پرکھیں۔ کل تو کوئی زیادہ کارروائی نہیں ہے۔

مسٹر اسکیم پر :- کل کے لئے اور بھی زنس ہو گی۔

آج پانچ بجے شام تک کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جاتی ہے۔

(ابیے بعد ان دونوں ایوان کی کارروائی شام ۵ بجے تک کے لئے ملتوی ہو گئی)

(ہبجے شام سردار محمد خان باروزی کی مددگاری میں سمجھی کی کارروائی شروع ہوئی)

مسٹر اسکیم پر :- ہیرگل خان نصیر اپنی تقریر جاری کھیں۔

ہیرگل خان نصیر :- جذب والا بی میں عرض کرنا ہتا کہ آج اسلام کا نام لے گواں قانون کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ جو کبھی ایف سی۔ آر۔ کے نام سے اور بعد آزاں کریمیں لا رہا منظہ منٹ کی صورت میں بلوچستان کے خواں کے

سردی پر انگریزی دوڑ سے ایک ننگی تلوار کی طرح لٹک رہا تھا۔ جناب والا بہم اس قانون کی حمایت پہنچ کرتے۔ بلوجہستان کے لوگوں کو اس کا تعلق تجربہ ہے تاہم آدمیوں کو جنہوں نے جنگ آزادی میں حقیر نیا ہے، اس قانون کے نتائج، اس کی نتیاجاتیں اور اس کی تغییروں کا شرید احساس ہے۔ گرائج تعجب اس بات پر ہے، حیرت اس امر پر ہے کہ آج وہ لوگ اس قانون کی مخالفت کرتے ہیں، جو کہ ۱۹۶۰ سے ۱۹۷۰ تک اس قانون کے محافظ سمجھ جاتے تھے ہیں جو لوگ اس قانون کو عقد اربعوں کی سزا دی کا ایک آلہ سمجھتے تھے، اور جب بعد ازاں کریمیں لاو امنہ منٹ کی صورت میں آیا۔ تو اسلام کا محافظ اور پاکستان کی سالمیت کا ذمہ دار انصاف اس قسم کے دوسرے ناموں سے یاد کر رہتے۔ جناب والا بہم اس وقت بھی، جبکہ اس ملک پر انگریز دہ کی حکومت تھی، یہی قانون آیت سی۔ آر۔ کے ننگی میں ناظر تھا۔ لیکن اُس وقت بھی اس کا اعلان بلوجہستان کے اُن حصیتوں پر ہوتا تھا۔ جہاں بلوجہ اولیپشuron قبائل رہتے تھے۔ کوئی شہر کے باشندے اس سے محفوظ تھے۔ آج ہمارے معتبر مفاضا حب عبد العزیز خان (اچکزی) اُن کو پاک ہو گا کہ اُس وقت بھی بلوجہستان کی آزادی پسند چاہتوں کا بلوجہستان کی آزادی کے لئے اور ہندوستان کی آزادی کے لئے کیا حقیر تھا۔ اُس وقت کی سیاسی جماعتیں کا یہی مطالبہ تھا کہ یہ دو ملکی برداشت نہیں کی جائیگی۔ اگر آیت سی۔ آر۔ کو اس ملک پر نافذ ہونا ہے، اُس کو اُن لوگوں پر بھی نافذ ہونا چاہیے، جو کہ باہر سے یا اُس زبان کے مطابق، جو غیر ملکی کھلائیے جاتے تھے۔ اُس زبان میں بھی یہ کھا جانا تھا کہ اس قانون سے جو صرف اُن لوگوں پر نافذ ہے، جو قبائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ شہریوں پر اس کا نافذ نہیں ہے۔ اس طرح سے دو قسم کے شہری، دو قبیلے یا استنساد و جدیں آتے ہیں۔ اُد فی الشہری اور اعلیٰ شہری۔ جناب عالی بیرونی دوں میں ہو گا کہ اس قانون کو جسے آیت سی۔ آر۔ یا کالا قانون کہا جاتا ہے۔ بلوجہستان میں اور خصوصیت کے ساتھ کوئی بھی شاہی کیا گیا اور کمیں لا، امنہ منٹ کی صورت میں اس کو نافذ کیا گی۔ لیکن تعجب تو اس بات پر ہے کہ اُس وقت ہمارے ان درستوں میں سے کبی ایک کو بھی لب گٹا تی کی ہمت ہنیں ہوئی کہ کوئی شہر کے جوان علی شہری ہیں، اس کریمیں لا، امنہ منٹ کو، جو ادا فی شہریوں کے لئے بنایا گیا تھا، اُن پر لاگو نہ کیا جائے۔ اُس وقت ہمارے سب دوست ہاموش پہنچتے۔ یہاں تک کہ مرکز میں پلین پارٹی کی گرفت

وجود میں آئی۔ اور بلوچستان میں اُن کے نمائش سے کی جیت سے جا ب خوٹ بخش بیساں تشریف لستے۔ اُس وقت بھی کوئی کو اس قانون کی مخالفت کرنے کی توفیق نہیں رہی۔ حالانکہ یہ قانون کوئی پر بھی اُسی طرز نافذ تھا، جو بلوچستان کے دوسرے حصتوں پر تھا۔ لیکن اس کی صورت یا اس قانون کے نتائج صورت اُس وقت محسوس ہوتے، جبکہ سابق گرض معاہدہ یا باعث رخصت بھٹکنے والے نئے اُن اُن کی جگہ نیپ کا نام نہیں بلوچستان میں گورنر کی حیثیت سے تشریف لارہا تھا۔ اور اُسے ختم اُس وقت کیا گیا، جبکہ دوسرے دن گورنر معاہدہ یا باعث رخصت ہونے والے بھٹکنے۔ تو جا ب والا ب اس اقدام کے بعد آیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایک لیے وقت میں بلوچستان سے، خصوصاً گورنر شہر سے اس قانون کو بھٹکنے کا سوال ایک ہی سیاسی مقصد کے اند کوئی خروجی ہو سکتی ہے۔ وہ سیاسی خروجی، جس کے متعلق یہ گھان کیا جاتا ہے، صرف یہی ہو سکتی ہے کہ بلوچستان میں پلیٹ پارٹی کا کہیں بھی وجود ہے، تو وہ صورت گورنر شہر میں ہے۔ بلوچستان کے دوسرے حصوں میں اس پارٹی کا وجود نہیں ہے۔ لہذا اس ایک خصوصی مخالفت کو فائدہ پہنچانے کیلئے اُس کوئی یہ ہٹھا دیا گیا۔ اور دوسرے حصوں میں اسے نیپ پر مسلط رہنے دیا گی۔ تو جا ب والا ب ہم اس قانون کی حمایت نہیں کرتے۔ اس قانون میں بہت سی فاسیاں ہیں۔ ہونا یہ پہنچنے تھا کہ اس تون کو یک قلم بلوچستان سے شایا جائے۔ لیکن بلوچستان کے موجودہ حالت میں، بلوچستان کے ان غایی حالات میں، بلوچستان کی جغرافیائی وسعت کے پیش نظر اگر آج اس قانون کو بھٹکا دیا جائے، تو ایک یہاں خلاپیدا ہو جاتا بھی چہ پڑ کر ناہیت مشکل ہو جاتا۔ ہمارے پاس نہ تو پولیس کا اتنا بڑا انتظام ہے کہ اُسے بلوچستان کے قعدہ دار گوشوں تک پہنچا دیا جائے اور نہ ہمارے پاس جنگی میوں کا اتنا بڑا احمدہ ہے کہ ہم اُن سے کام نہ سکیں۔ لہذا اس خلوا کو پڑ کر نے کسلہ ہماری گورنمنٹ نے ریک قانون کیں۔ اس تام کیا ہے، جو بلوچستان کے تمام قوانین کا جائزہ لے کر ایک قابل عمل اور لیکن قسم کا قانونی انجام پختہ تجویز کر سکتا۔

اس کے بعد یقیناً اس قانون کو بلوچستان سے ختم کر دیا جائیگا۔ اس وقت عبوری دفعہ کیلئے اس قانون کو گورنر شہر اور چادوں کی مدد میں نافذ کرنے سے کوئی سیاسی خروجی یا سیاسی انتقام لیکر پیش نہ رہنی ہے، بلکہ ہمارا واحد مقصد یہ ہے کہ یہاں کے باشندوں میں مساوات اور یک بیت

پہنچاگی جائے۔ وہ جو اپنے آپ کو بلوچستانی کجھے میں اور معاشرہ کرنے تھے میں کہ بلوچستان کی مراحلات سے اُن کو بھی اُسی طریقہ پر نہ چاہیئے، اُسی طریقہ کی بیان کا ایک اپشن یا بلوچ باشندہ ہو سکتا ہے۔ تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اُن چیزوں میں بھی ہمارے ساتھ یا باپ کے شرکیب ہونگے۔ جس سے اُن کو تھوڑی بہت دسمیٰ طور پر تکلیف پیش آئیگی۔ اس سے بھی اُسی نے عرض کیا کہ انتظامی پہلوی شہنشاہی نظر نہیں ہے۔ بلکہ اس خلاف اُس کو پس کرنا ہے۔ جو اس قانون کو ختم کرنے کے بعد پیلا ہو گا۔ اگر یوگولارہ اور نادنہ کرتے تو اُس کیلئے ہمارے پاس اتنے انتظامات نہیں ہیں۔ صرف اس چیز کے پیش نظر تو نیسہ پر پافذ کیا گیا ہے۔ اور جب تکیہ نیا قانون تجویز کر لیجی، تو اس کا وجود بلوچستان میں نہیں رہے گا۔

میر حام فلام قادر خاں :

جنابِ محمد بیس نے جزوی اقتدار کی طرف سے اُن کے فاضل نہ دلائل کو بڑے غور سے کیا۔ یہ اُن کا بھی قصور نہیں ہے۔ بقیتی سے اس ملک میں پرانی رسم ٹھیک آ رہی ہے۔ یہ روایات ٹھیک آتی میں، اور اگر ان روایات کو بیہاں بھی دہرا ریا جا رہا ہے، تو یہ کوئی عجور نہیں۔ ایک قاتل خواہ بندوق سے قتل کرے خدا نے موارد سے، اُس کا فعل قتل ہی شمار نہ تا ہے۔ بُرا ہر حال میں قبلا ہے۔ بُرا ہمیشہ بُرا رہتا ہے۔ خواہ قہ کری قسم کا کوئی بھی بادا پہن کر کیوں نہ آئے۔ وہ ہمیشہ بُرا ہی کہلاتے گا۔ یہ بہت اچھی چیز ہے، جیسا کہ ہمکے محترم وزیر اعلیٰ نے کہا اور بار بار کہا ہے کہ یہ کالا قانون ہے۔ لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ کم از کم اُنہیں اس تحریک کا حسرک نہیں ہوا جائیئے تھا۔ بہتر ہوتا کہ اس میں کی ذمہ داری کسی اور کسی بہر کر کیم اس قانون کو نہ کا لاسمجھتا ہوں نہ سعید۔ بلکہ یہ جنگل کا قافون نہ ہے۔ اس کو آپ آدمی کا کرتے۔ میں اس قانون کو نہ کا لاسمجھتا ہوں نہ سعید۔ اور میں اسی انتظامی انتظامی کے لئے میں دیکھتا ہوں۔

جو اپنی مرمنی سے جرگئے کے مجرمان نامزد کر لیتے ہیں۔ اور جناب آپ خود ہی اذانہ فرماسکتے ہیں ایک شخض بُرکی کی نامزد کردہ ہو، اور وہ کسی کے رسم و کرم پر ہو، وو وہ جرگے میں بیٹھ کر کیا اتفاقات کر سکتا ہے۔ یہ ماننا کہ جبیا کہ ہمارے محترم وزیر صاحب نے کہا کہ یہاں اعلانہ پسماں ہے۔ اور یہ اُنہوں نے بھی مانایا ہے کہ یہ قانون کا لاقانون ہے۔ مگر ہم خود پر ریگولار کران قلعہ قور کے نامزد نہیں کر سکتے۔ اس میں بڑی مشکلات ہیں۔ نہ اُن کے پاس پہنیں ہے، اور نہ جس سفریت کا فی سقدار میں موجود ہے۔

اس سلسلہ ارادت ایضاً آرڈر کے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر ایک چیز کو راستہ سمجھا جائے تو کبھی بھروسہ فنا کو اسی دقت اس قانون میں کوئی تصریحی اصلاحات کر دی جائیں۔ مثلاً اعلیٰ کو انتظامیہ سے الگ کر دیا جاتا یعنی عدالت کو ڈپیٹ مکشتوں، تغییر لارول اور نائب تغییر لارول کے کمزوری سے گذرا کر دیا جاتا۔ اور اسکی وجہ سولج مقرر کر دیئے جاتے۔ اس سے کم از کم تصریحی اہم اشکن شوئی ہر جاتی اور دل کو تسلی ہو جاتی کہ عدالت کا چیز من ایک نجی ہے۔ اس سے اضافت کی توقع ہو سکتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھروسہ فنا کو ایسا جیسی ہے۔ اور صدر محترم یہ جرگہ بھی نہیں ہے۔ وہ پرانا جرگہ جس کی میں اسلامی حیات کرتا ہوں کہ اُس کی کچھ روایات ہیں۔ ان کے پاس کوئی اصول حقائق نہیں ہیں کہتا کہ ان سے سر فیضی الفاظ حاصل ہوتا ہے۔ مگر ان سے ناالفادہ کی کم اور اضافت کی زیادہ توقع ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ان میں سب اچھے لوگ ہتے۔ لیکن ان میں اچھے لوگ بھی ہتھ پر کوپنے علاقے کے لوگوں سے جبکہ کم از کم پانچ علاقے کی محبت کی پہاڑوںہ عوام کی صحیح رہبری کرتے ہے۔ موجودہ جرگہ میں تو یہ چیز بھی نہیں ہے۔ یہ ریک نامزد کردہ ادارہ ہے۔ آپ کی مرضی ہے جس کو جرگہ نامزد کر دیں۔ جرگہ نامزد کے ماضی اور کردار کو نہیں دیکھا جاتا۔ کوپنے علاقے کی پسند کافی ہے۔ صدر محترم! یہ تجربے میں آیا ہے کہ بیانیں شکیل کرنے وقت یہ دیکھا جاتا ہے کہ کوئی اقدام علیہ کون ہے۔ جس فرقہ کو خارجہ پہنچانا مقصود ہوتا ہے، اُسی نقطہ انفر سے جرگہ کا بیان مقرر کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک قسم کا ملعوبہ ہے۔ نہ قانون ہے نہ جرگہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک ایسے قانون سے جس میں اضافت کی کم توقع ہو، اور ایسے معزز اداکیں سے بقول آن کے اخوند نے اس کے لئے جذبہ دی کی۔ لئے کا لا قانون کہا اور صرف یہ کہ دینا کہ اس کی ذمہ داری آپ پر ہے پرانی حکومت پر ہے۔ وہ لوگ جو نہیں، انہوں نے اُس وقت اس کلے قانون کے خلاف آواز کیوں نہیں اٹھائی۔ یہ اپنی جگہ درست بھی ہو، تو میں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی مضمون دلیل ہے۔ اگر کسی نے تباہ کیا ہے، تو یہ لازمی امر نہیں ہے کہ موجودہ عوامی حکومت بھی وہی کرے۔ جہاں تک یہ کس نیت کا تعویق ہے، یہ بڑی اچھی پیروزی ہے۔ کہ بلوچستان میں ایک جیسا قانون ہونا چاہیئے۔ یہ کیا نیت ہے جاہلی۔ لیکن پھر بہت سی اور چیزیں بھی ہیں، جن میں کیا نیت ہوئی چاہیئے۔ مثلاً ایسے علاقے جو نیت جاہلی۔ اگر کسی نے مسٹر نیت ایسی اور چیزیں بھی ہیں، تو وہ توب و لفڑگ بھی رکھ سکتے ہیں۔ میں مشین کن جو اسلامی ایکٹ سے مستثنی ہیں۔ اگر ان کو صورت میں، تو وہ توب و لفڑگ بھی رکھ سکتے ہیں۔

بھی رکھ سکتے ہیں۔ اُن پر اس ریکٹ کی کوئی پابندی نہیں۔ لیکن دوسری جانب ایسے علاقوں
جیسی ہیں جہاں اسلامیکٹ کی پابندی عالمگیر ہے، تو مساوات اور یکساخت کے بڑے پیڈ موجود
ہیں۔ اس وقت حزب اقتدار کے پاس اکثریت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ہر معقول بات نہ کر سکتے
کہ پولیشی میں ہے۔ اس وقت الگ آپ مجھے اجازت دیں تو مجھے ایک قصہ یاد آتا
پڑا۔ وہ تو نہیں کہا تھا۔ ایک بادشاہ تھا۔ وہ بیمار ہو گیا۔ اُس کے طبیب اور نزدیک اور
تمام دوباری حیران تھے کہ آخر کیا کیا جائے۔ تو انہوں نے طبیبوں کو تجویا اور پوچھا کہ آخر بادشاہ
کا علاج کیا ہے، تو انہوں نے کہا کہ بادشاہ کا واحد علاج صرف یہ ہے کہ اگر بادشاہ کو کسی
نوجوان انسان کا خون میسٹر کیا جائے۔ اگر اس سے بادشاہ کو غسل صحت دیا جائے، تو بادشاہ
صحت یا بہو سکتا ہے۔ تو بادشاہ نے سوچا کہ میں انسان کا خون کیسے کروں۔ نہ اس کی مشریعت اجازت
دیتی ہے، نہ کوئی قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ تو کیا کیا جائے۔ تو انہوں نے کہا اب کی قضا
صاحب کو بلوکر اُن سے فتویٰ لیا جائے۔ قاضی صاحب کو بلوکر اگر کہا گیا کہ آپ فتویٰ دیں
فاضل نے فتویٰ دیا اک اگر کوئی ایسا غریب نہ کر آئے، جو لپیز روکے کو فروخت کرنا چاہے اور وہ قسم اپنے
پر رہنا ممکن ہو جائے، تو بادشاہ پر یہ خون ملال ہو جاتا ہے۔ بادشاہ نے کہا بات تو ٹھیک ہے۔
مشریعت کے مقابل علاوہ دین سے فتویٰ لیا گیا تو اُس نے اپنے آدمی بھیج کر جاؤ بازار سے
اس قسم کا آدمی پکڑ کر لے آؤ۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو معقول رقم نے خوش فروخت کر
دیا۔ جب لوگ اس بار میں آیا، تو وہ جانتا تھا کہ میرا خون بادشاہ کے لئے پیش ہو گا۔ اُس وقت بھی اللہ
بھتے کے پر مسکرا ہیٹھ تھی۔ بادشاہ نے کہا کہ موت مہماں ہے سامنے ہے۔ تم ہنستے کیوں ہو یہ تو اس
نے کہا۔ دُنیا کے اندر تین دسائیں ہیں۔ سیرے والوں نے مجھے پر درش دیا اور بیکار اور مجھے بچ دالا۔
بیجا بھی بادشاہ کے پاس۔ تاکہ میرا خون بادشاہ کے کام آئے۔ قاضی صاحب نے فتویٰ دیے دیا۔ اب میر حسیں
کوئی عدالت نہیں کر جہا رہیں جاوے۔

تو میرے بھتے کا نام عایا ہے کہ جب عالم اور قاصی دونوں ایک ہوں تو میر نہیں کہتا کہ اس ایوان میں
کسی معزز زرخیز کوئی معقول بات سُننا جائے۔ یہی ہمارا ہے اور یہی کچھ آج ہوا ہے۔ پہلی مکملوں میں
کیا ہوا۔ جناب واللہ اک پیغمبر اجازت دیں کہ میں بتاؤں کچھیں مکملوں میں کیا ہوا اور ایک کیا ہو گا اور ایک

کیا ہونے والا ہے۔ پہلی حکومتوں میں اسی طرح ہوتا تھا۔ اس وقت ہمارا ہاؤس پھرنا ہے۔ اس وقت ہاؤس بہت بڑا تھا۔ ٹھہاری تین سو افراد تھے۔ ان میں سے یعنی اور سیف اللہ خان بھی شاید ان بلشوں اور غلامتوں میں ان کے ساتھ شریک رہے۔

میال سیف اللہ خان پر اچھہ ہے۔ نہیں نہیں۔

میر جام غلام قادر خان ۱۔

باقی ہاتھتے کہ سیف اللہ شریک نہیں رہے۔ لیکن یہ میری تھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسی رشومات کو اور پرانی بیعتوں کو ختم کرے۔ اور یہ طرح آج ایک نئے دفعہ کا آغاز ہو گئے۔ بھارت میں نیا عوامی دوسرا یا ہے۔ جیسا کہ قوم سے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس قانون کو اپنے مخالفین کی victimization کے لئے استعمال نہیں کرے گے۔ یہ بہت اچھی چیز ہے۔ بہت خود افراد کی انتقام ہے۔ لیکن انسان پھر بھی انسان ہے۔ انسان کے جذبات ہوتے ہیں۔ ملکن ہے کبھی آپ ہمیں سیاسی انتقام نگیری کا مشغول اشتیار کریں۔ تو اس قسم کی خعل پسندی کی کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ قانون اچھا ہو، اور بُنیادی انساف کے تقاضے پورا کرتا ہو۔ یہ ایک عوامی ملکومت ہے اور عوامی جدوجہد کے نتیجے میں ہر سر اقتدار آئی ہے۔ لیکن اقتدار اور حکومت آئی جانی چیز ہے۔ آج ہے تو کل نہیں ہے۔ لیکن الگ اچھی رعایات قائم کی جائیں، تو آئے والی نسلیں اپنی ارفتہ ادا کرنے پر بھروسہ ہو گئی۔

مسٹر سیکر ہے۔ آپ ایکلے نہ کئے۔

میر جام غلام قادر خان ۲۔

جی ماں دیں اکبلارہ گیا۔ آپ نے شاید دیکھا نہیں ہو گا، مگر منہ غفران ہو گا۔ ہوتا یہ تھا کہ اکملی کی شیئنگس ہوتی تھیں۔ پارٹی میں تھوڑے پارٹی میں تھیں ہوتا تھا۔ ایک جماعت ہے، پارٹی ویسپن کی پابندی ہرگز کرنے نہ ہر شکل میں لانی ہوتی تھی۔ ملکن یہ ہم نے وہاں پہنچا۔ رضا آنحضرت ہوئے لیکن ہماری کسی نہ سُنی ہو سکی طرح

اب غبی بہت سی چیزیں جو سکتی ہیں تھن ہے حزبِ اقتدار کے بخوبی پر بھیجئے ہوئے چوں معرفت ادا کیں
آئیے ہوں، وہیں کو پیش کر دیں گے لیے تھا ہو، مگر پارٹی ڈسپین کی وجہ سے اپنا احمد بندر بخخت
پر بھجوڑ ہوں۔ عموماً یہی طبقہ دکار پیدا ہی رہا ہے۔ لیکن میں دعا کرتا ہوں اور یہ میری خواہش ہے کہ
ایں ایسی بھیں ہونا چاہیے۔ شاید یہ نظر نہیں آتا کہ اس قانون کے مامنوس پلٹ ہتی اُس کو اپنے براکھیں یا کالا قلندر
کہیں۔ اس قانون میں کوئی پلٹ نہیں۔ اس پر مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔

مسٹر چیئرمین ہے۔ ہام صاحب اسلام کافی ہو گیا ہے۔

میر حامد غلام قادر خان ہے۔ تو میرے بھتے کام دیا ہے کہ اس میں صفر کوئی

پلٹ ہے۔ اس میں صفر کوئی اچھی چیز پوشیدہ ہے۔
تو جبکہ دیے چکی ہے ا تو وہ اسے کن وجہ سے اپنے پر بھجوڑ ہے۔ میں یہ دامہوں کو ہمارے ساتھ گزند
نے جس دن گورنری سنبھالی تھی۔ چند دنوں کے بعد ان کو فوری طور پر اس قانون کو ختم کر دیا چاہیے تھا۔ لیکن
اپ یہ کتنی حالات کے تحت ہوا، کیونکہ یہاں کیمی ہوا۔ یہاں اس کے متعلق کچھ نہیں بہہ رکتا۔ جیسیکہ کہا جاتا
ہے کہ یہ کیمی نیت ہو، جیسا کہ نصیر آباد کا علاقہ ہے اور دوسرے علاقوں میں۔ وائی پریم قانون ناقد نہیں
ہو گا۔ ابتدی یہ بھی کہا جا سکت ہے کہ یہ مرکز کا معاملہ ہے۔ لیکن بلوچستان میں خاص طور پر صورتیہ اور مرکز
کی concurrence صفر کی ہے۔ اور دوسری چیز یہ ہے۔ کہ جس طرح دوسرے علاقوں
میں حق شفع موجود ہے تو یہاں اس قانون کے بعد کوئی میتوسلی اور کوئی کنٹولنزٹ میں بھی لوگوں کو حق
شفع دے کرایا نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ کمشنری ختم کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد اس قانون کے
تحت اپنیوں کی تنماحت کا اختیار کس کو ہو گا؟ ایسی صورت میں میری بخوبی یہ ہے کہ سینیز چبوٹوں کو
یہ اختیارات دینے ہائیں۔ صدر محترم۔ ایسے علاقے بھی ہیں، جہاں لوگ قبائلی رسم و رواج کے
سخت پابند ہیں۔ سیاہ کاری کے مسائل ہیں۔ لیکن اس قانون کے تحت قبائلی رسم و رواج کو
کوئی تغفیل نہیں دیا گیا ہے۔ اس کو تحریک کرنے والوں کا نام میں کے؟ یہی حزبِ اقتدار سے بھتے کی

جارت کر دنگا کہ ہمیں میں کو عمدہ روایات قائم کرنا چاہیئی۔ یہ ذیل یہ ورنہ ہے۔ کہ جو نکر ماضی میں اسی پتوتھا اس لئے اس کو آج بھی روا رکھا جائے۔ جو اس معمول ہے، وہ خواہ پتوتھن کی طرف سے ہی کیوں نہ آئی ہو، اُسے قبول کر لینا چاہیے۔ میں حزب القادر کو قیمتی دلاتا ہوں کہ ہمارا کام صرف تقدیم کرنا ہی نہیں، بلکہ وہ یقین رکھیں، مکومت جو بھی اپنے اقتداءات کریں گے۔ ہم کوئی دل کے ساتھ اُس کے ساتھ تعاون کریں گے۔ رسی الجم ہم بھی حکومتی پارٹی سے قدر کھٹے ہیں کہ ہماری جائز اور مکون عقول تنقید کو لکھنے ذہن کے ساتھ تبرداشت کیا جائیگا۔ اور نفس اپنی اکثریت کے میں تو ہے پر ہمارے اپنے مشوروں کو زخملا کیا جائیگا۔ ایسے افراد ہیں کی زندگی ملک اور قوم کی خدمت میں بسروں کی ہو۔ انہیں غیر جم ہوں گے

مودودی نقے زیب نہیں دیتے۔

میر شاہنوار خان مثالياني

صدمیتھم بیس اس پل کی مخالفت کرتا ہوں۔
رس لئے کہہ قائلہ جس علاقے پر نافذ کیا جاتا ہے اُس ماحول کے بالکل بیکس ہے۔ اس قانون کو نافذ کرنے والی حکومت کی طرف سے اس قانون کو کالہ قانون بھی کہا جاتا ہے۔ اُس اس کے نفاذ بھی بیان کئے جلتے ہیں۔ لیکن پھر بھی یہ قانون نافذ کیا جاتا ہے۔ اس پر مجھے ایک مثال یاد آئی ہے۔ اتنی بڑی نہیں ہے، چنانچہ جام صاحب نے بیان کی ہے۔ اگر مجھے اجازت ہو، تو ہمہوں۔ کیونکہ نافذ قوی حکومت کر سہی ہے۔ لیکن اس کے نفاذ بھی حکومتوں کے کھاتے میں ڈالے جا رہے ہیں۔ مثال یہ ہے تجہاب کہ ایک پٹھان تھایا بوجھ تھا۔ وہ کہد بنٹے کے پاس سو دلینے کیلئے گی۔ اُس کی دکان سے اُس نے سو دلیا۔ سو دلی بھی انھیں اور پیسے بھی نہیں دیئے۔ کھڑک مالوں ہو کر بیٹھی گی۔ جماں نے پوچھا گیوں۔ اُس نے کہا جب یہی نے بنٹے کی دکان سے سو دلیا، پسیے بھی نہیں دیئے اور سو دلی سب سے آیا۔ لیکن پھر بھی مجھے اس قیم کا حوال آیا کہ بنیا ٹباہ ہو شیا ہے۔ مجھ سے کچھ نہ کچھ ہے گیا ہے۔ تو جہاب والوں اس قانون کو راجح موجودہ حکومت کرتی ہے، مگر اس کی غرائبیوں کے لئے پہلی حکومت کو ذمہ دار کھڑا جائے ہے۔

مولوی محمدحسن شاہ

ایجی جام صاحب نے ایک مذاق کی بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک بادشاہ بیمار ہوتا۔ کی نے بتایا کہ ان کے خون سے علاج ہوگا۔ قاضی نے فتویٰ دے دیا۔ تو وہ عزیز محبور حق اور بادشاہ کو اپنا خون دے دیا۔ تو

وہ آپ کا قاضی تھا۔ اور آپ کا بادشاہ بیلہرہوا۔ آپ نے ان لوگوں پر حکم میدارخون لے لیا۔

وزیر اوقاف (مولوی صالح محمد) جانب صدر (معزز رکن میان

سیف اللہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ ایک
کالا قانون ہے۔ اس کا یہاں کوئی شہر یا چاؤ نی پر نفاذ نہیں ہونا چاہیے۔ تو قہ صرف انہوں محفوظ
رکھنا پڑتے ہیں۔ تو اتنا والدہ تجویز کے طبق کام مسیح بن جائیگا۔ یک قانون ہے کہ۔ یا اس صاحب اور
سیف اللہ صاحب نے بے علمی کی بہت بڑی بڑی پھری ہے۔ میکن یہ جو انگوٹھہ لکاتے ہیں
یہ کرتے ہیں، وہ کرتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ نے جو ان مقرر کیا ہے اور جو عقل دیا ہے۔ یعنی جو کے پاس
عقل ہے، وہ حومن ہے اور اس پر نماز اور زورہ خرض ہوتا ہے۔ اُس کے لئے تعلیم کے بعض حلولات
ضروری ہوتے ہیں۔ دشوال کیم کے پاس انگریزی تعلیم بالکل ہیں تھا۔ بلکہ میں تعلیم تھا۔ ہم لوگوں نے صرف
کوئی کے لئے یہ راستہ اختیار کیا۔

خان شمع العسری لیسر آؤ

اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ محنت کے بعد پھر آسانی ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی سختی آ جائے، تو اتنا والدہ
آگے اس کے لئے آسانی مزرو دیا یعنی۔

فتائد الیوان : — جناب عالیٰ ایں سیسے میں میں نہیں بھی وضاحت سے
 بتا دیا ہے کہ کوشش یہو گی، اس آیوان کا زیادہ وقت منائع
 نہ کریں۔ چند ایک باتیں، ہجہ حزبِ اختلاف کی طرف سے کہی گئی ہیں، میں سمجھتا ہوں، کہ اگر میں
 اُن کا جواب نہ دوں، تو فرمان میں کوتا ہی ہوگی۔

معزز رکن خان عبد العصمد فائد نے اس میں کی مخالفت کرتے ہوئے، چند وجوہات بیان کیں۔ جن
 میں سے ایک وجہ یہ تھی کہ جب کوئی میں اس کو نافذ کیا گی ہے، تو نصیر آباد میں ٹیکوں ہیں کیا۔ اور ساتھی
 ساختہ ہم لوگوں سے ایک قسم کی لاشوری ہمدردی کرتے ہوئے، انہوں نے یہ بھی بتایا کہ نصیر آباد کے لوگ
 اس کا مطالیہ کر رہے ہیں۔ پھر اس کو نافذ کیوں نہیں کرتے۔ ایک طرف سے اس قانون کی مخالفت اس
 بنیاد پر کی جا رہی ہے کہ یہ لوگوں کے مقام کے خلاف ہے۔ لوگوں کے مثاثر کے خلاف ہے۔ اور ساتھ

ہی ساتھ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ فلاں علاقے کے لوگ پاہنچتے ہیں کہ اس قانون کو نافذ کرو۔ تو تم کیوں نافذ
نہیں کرتے ہو۔ میرے خالی میں خانصاحب نے یہ لیکن تو فرم رہا کہ پیش کی ہیں۔ میرے اس سلسلے میں
صرف یہ عرض کروں گا کہ آدمی کا اپنا طرز فکر ہوتا ہے۔ یہ میں خانصاحب کے اس منکر کو کو
Appreciate کرتا ہوں کہ قہلوں اور نان لوگ کے درمیان تفریق یا قی رکھنا چاہتے ہیں۔
بھرپال یہ ان کا اپنا طرز فکر ہے۔ وہ اس پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ اس چیز پر میں، ان کو مبارکباد
دیتا ہوں۔ یہ ان کا اپنا stand and conduct ہے اور اس کو قائم رکھنے کا ان کو پورا حق ہے۔ لیکن میں
کہتا ہوں کہ جیس چیز کو قہ بینا کر جس طبقہ کی بہادری کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ یہ کہیں کو کسی کو نہیں
تفریقات کے خلاف ہیں، اس لئے میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ تھنڈیاں یا پھر ہوتا۔ تصریح آباد پر نافذ نہ
کرنے کی وجہ پر یہ کہ تصریح آباد، میں کہ آپ کو پڑتے ہے اس وقت جیکب آباد (سیندھ) میں تھا۔ دن
یوں شکستنے کے بعد میں سبھی میں شایبل کیا گیا۔ وہاں پر یہ قانون نافذ ہوا ہی نہیں، جو کہ پہلے کوئی
میں تھا۔ اور کوئی میں خاص وقت تک رہا۔ کوئی میں سے اس وقت پہلیا جاتا ہے، جب۔ میں کہیں
بھنپھ عرصہ کیا، کہیں کی سابقہ حکومت کو جب یہ علم ہو جاتا ہے کہنے والی گورنمنٹ، فلاں دنیا فلاں
وقت حلف اٹھائیں گے، اس وقت یہ اس قانون کو کوئی شہر سے withdrawal کے احکام
دیتے گا۔ جناب بڑا اس کے ساتھ ساتھ میں آپکی دراہت سے ایوان کی توجہ چڑھا واقعات کی طرف
بلتا ہوں۔ جن کا حکومت سے سمجھا تعلق ہے۔ اس قانون کو قومی طور پر جیسا وہ نیافت (Racism
Night) کہا جاتا ہے۔ کیوں فارپیا گی؟ جناب والا بڑا آپ کو پڑتے ہے، اس ملک میں مارشل لا
کانفاز تھا اور آپ نے مارشل لا میں دیکھا ہوا کہ کئی قسم کے جرائم ہر دارک کے جاتے ہیں۔ جن میں ملک
سے لے کر قتل تک کے جرائم ہوتے ہیں۔ جس دن مارشل لا کے ختم ہونے کا اعلان ہوتا ہے۔ اسی دن ہر
شہر کوئی میں سیاسی قتل شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ چونکہ مارشل لا وہنٹ پچھا لتا، لیکن پھر ہی یہ تک تھا کہ
ملکن ہے کہ ایسا قانون، یا ایسی چیز یا قی رہ کئی ہو، جس کے ذریعے قاتلوں کو مزا ایسی دی جا سکتی۔ انہوں
نے اس قانون کو دلپسے کر کے پوری کری، تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے باسری۔ اور نہ ملک میں ایسا قانون
رہے۔ کیونکہ آپ کی مشینزی، آپ کی پلیس، جو کچھ تھا، وہ اس قانون کے دائرہ کا رہیں جیسوں تھے۔
جو بھی آپ نے اس قانون کا اجرار کیا، آپ نے یہ عصمتی وہ کرن لے ہے۔ پولیس کو یا مشینزی کو

illiteracy کے تاریخ میں اس کے مکانیں لازم کا بحث نہ کا سکے۔ اُس پر جرم ثابت کر سکے۔ حالات تو یہ ہے کہ مالک پاس آجے کاک پلک پر اسیکیوں قید ہیں۔ اُنہیں ہم نے ایک دن میں کوئی شہر کو نہ بنایا۔ اب دیکھنا ہے کہ کونسی ایسی صورت آئی ہے کہ ایک ملک کے
میں جلدی والی کوئی ثابت کرنے پاہی تھی کہ بہت پرے گریو ہے۔ اگر ہی ہم تھا، تو وہ مکروہ
چار ماہ سنتی تھے، پھر اس نے یہ اصلاحات آغاز میں ہی کیوں نہ کیں؟ اس اصلاح کی مفہومت تاب پیش
آئی، جب سیاسی قتل کا سیلہ اس شہر میں پڑھ رہا ہوا۔ اُن حزب اختلاف یہ پاہی ہے کہ اس
قتل پر یاد کے قتل جو سیاسی ہو پر اس نک ہوتے ہیں۔ اس شہر میں یہ صورت ہے کہ اس
دھرم سے آن پر ہڈا رہا ہے۔ تو سوال کہ اس کے کہ مجھے آن کی حالت پر جم آئے، یعنی اُن کو ہنس کر ملکا
ایک دلیل انہوں نے بھی کہ ٹراپل علاقوں یا مری ٹکی کے علاقے میں یہ قانون نافذ نہیں ہے۔
تباشی علاقوں اور مری ٹکی ایسا میں جو گرگہ سیسم نافذ ہے۔ یہاں پر گرگہ سیسم نافذ ہے۔
فرقد صرف یہ ہے کہ یہاں کے جرگے میں وکلہ پیش ہو سکتے ہیں۔ لیکن وکلہ وکلہ جلسے ہیں۔
انہیں اس قسم کی ہوتیں ہیں۔ اُن اس کے ٹھارہ کو قباحتیں لکھی ہیں، جو میرے نزدیک قباحتیں
ہیں۔ اُن مختار مجب جام صاحب کیلئے وہ تعریفیں ہیں۔ وہ یہ کہ یہاں کے جرگوں میں پرانی اُرستو کریں
ہے۔ اُس اس نک چرگہ نمبر کی حیثیت سے پشت دھرت چلی آرہی ہے۔ اُسی یہاں پر ملکی مخالفت
حاصل ہیں۔ جناب فالا بڑی بات میری کچھ میں تو آتی ہے کہ فرانچیز اس بل کی مخالفت
کریں۔ جہاں تک آن کی مخالفت کا تعلق ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس مقولے سے عرضے میں خالص ہے
موصوف کا۔ کسی جیتوں کی پہاڑ۔ کیارول رہا ہے۔ میں خانقاہ بکوہ میں پورا حق
دیتا ہوں۔ تاکیوں کی ساری زندگی اسی قسم کا جدوجہد میں گذری ہے اُر کم از کم مجھے یاد ہیں پڑتا کہ
خانقاہ بکھی میں اس قسم کے قانون کی حیات کی ہو۔ لیکن میری کچھ میں نہیں آتا کہ ہمارے جام صاحب
یا ہمارے قائد حزب اختلاف کی مخالفت میں پل کی مخالفت کرتے ہیں۔ آن کا تعلق آن جماعتیں سے
رہا ہے اور ہے، جو اس پل کی خالص رہی ہیں ماری صرفت یہ بلکہ اس قسم کے کئی اور بلز آن کی
جماعتوں نے بنائے ہیں۔ ہم کو قویہ پل فضیل میں بلا پتے، جس طرح جام صاحب پتی سفاری میں کچھ
رہے ہیں اک کیا تھا ہم نے اس وقت ڈسپلن کی وجہ سے مخالفت نہ کی ہو۔ ڈسپلن اس حد تک قا-

کہ اپنے اس کی خلافت کر سکتے۔ اگر آپ پر دیکھیتے کریں تو اس طبق بدل جاؤ اور اس سمجھے تو گود کو اتنا
تفصیل کیا جائے، جس کا بیان آپ نہیں کیا، تو آپ بروٹ اس کی خلافت کر سکتے تھے۔ آپ اُس جماعت
کو چھوڑ سکتے تھے۔ اگر آپ کچھ حزب اختلاف کی سیلوں پر بندیوں سکتے تھے، تو اُس وقت ہی فتحیوں سکتے تھے۔
میکن حزب اختلاف کی جگہ پر جام صاحب نہیں بیٹھے اور وزیر خلیل خان جات بتا پذیر کیا۔ اور اسی پر لی
وجہ ستم وگ اُس وقت جیلوں میں پڑھتے تھے، اور جام صاحب اُس وقت وزیر خلیل خان جات
تھے۔

میال سیدیف الدخلان پر اچھی ہے۔ تکلیف تو نہیں تھی۔

فت ائمہ ایوان ہے۔ — ذرا اُنکے دیکھو لیجئے، پھر پڑھ لے گا۔ اُس وقت جام
صاحب کو اعتراض نہیں تھا۔ جب ذرا ناتھے پھر تے
تھے۔ ذرا سے کرتے تھے اور جیلوں کا راشن چیک کرتے تھے کہ جھٹانک اور پیاچھٹانک
نچے نہ ہو۔ میکن خیر احسان اُن کو بھی نہیں ہوا کہ جس قانون کے تحت جیلیں بڑی کمی تھیں۔ مجھے یاد ہے کہ
بام یہاں کوئی ملک تشریف لائے تھے۔ وزیر خلیل خان جات کی حیثیت سے، پھوسا آدمی چھوٹیں
اس قانون کے تحت بغیر مقدمہ چڑھائے اُس وقت جیل میں پڑھے تھے۔ جام صاحب کوئی کی
مریض یا نسی میں بڑی محنت مردی تھی جسے یاد ہے۔ جام صاحب اتنے پڑھے ہئے ہوئے تھے، کہ
بہت سو شتر کیے تھے، اُس تصور میں جو میں نے پچھلی میں دیکھی تھی۔ وہ کہیں علم کے تحت یہاں
اتئے تھے۔ میکن جام صاحب نے یہ زحمت گوارا نہیں کیا کہ وہ پچھلی میں آکر کھینچ کر اس قانون کے
تکت کیتے قیدی انسو پڑھے ہوئے تھیں۔ تاکہ وہ برلا نہ ہی، کام میں جا کر وہاں اپنے آفاؤں کو کبھی
دیتے، حضور آپ کے علم کے بغیر کوئی فلم نہ اپنہوگیا ہے اسدا توجہ فرمائیے۔ جو کہ اپنولہ نہ کیا،
اور کیا جواب پیش کر سکیں گے اس کے لئے جام صاحب کا کہ قمی بڑی زبردستی تھی۔ جناب نبھکتا
کوئی چیز لے جاتی ہے، وہی نہیں جاتی۔ وہ اتنی بڑی گورنمنٹ تھی، جس نے اتنے بڑے قانون نافذ
کر کے۔ جنکے باسے میں آج کوئی قلات سے آیے چلے چلا کر کہا جا رہا ہے۔ تو اُس گورنمنٹ میں
آپ کریں صبح شام ہوئے۔ گورنمنٹ نے قو جام صاحب کو بلدا کر شام میں کیا تھا۔ بلکہ منتین کے

گورنمنٹ میں شارٹ ہوتے تھے۔ تجربہ ہے اس بات پر ہر کوئی کام اپنے اچھے صاحب اور عاشر
صاحب اس سلسلے کی مخالفت کر رکھے ہیں اور ہماری طرف سے کافی لاگائی تھا، بلکہ اتنی پی کی طرفت
کی طرف سے لاگائی تھا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چونکہ ہم کو وہ شہر میں پلا ہم یہ انتہے ہوئے کہ
ہم میں اتنی اعلیٰ قدر اس تسلیب ہے کہ ہم پر کہتے ہیں کہ یہ بل اپنے ہے۔ *He is mine*
defection از میں اتنی جڑت نہیں ہے۔ وہ اس کی تعریف کیا کر رکھتے ہیں۔ ہم اس
کی تعریف نہیں کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس قانون کو اس وقت تک جائز رکھنا ہماری وجوبی ہے۔
جب تک رکھنے کو سنبادل لعنت قانون نہ کر لیں۔ جو ہم نے اس کا نعم الدل تلاش کر لیا۔ اس کو ختم
کر دیں اسے اپنے دیکھا ہے، ہم نے آئندہ کی سیاست بنادیا۔ وہ کیش کی پوچھت اتھے ہی ہم اپ کو
نیا قانون پڑھ دیں گے۔ اپ دیکھیں گے کہ ہم اکملی کے لئے جلاس میں میانا تو نہیں کرو ہے۔ اگر
جام صاحب کو صرف اپنی حالت پر ہی رحم آتا، ہماری حالت کو پھر دیجئے۔ تو میرے خیال میں وہ
اس پل کی اتنی حالت نہ ہوتی۔ جام صاحب نے مخالفت کے ساتھ ساختہ یہ بھی کہہ دیا تھا۔ کہ اس میں
جرگہ کی اسپرٹ نہیں ہے۔ اب اسپرٹ کی کوئی بات ہمیں رہی۔ بات ہے کہ اس جگہ میں وکلا دیش
ہو سکتے ہیں اور سایہ جرگہ میں جام صاحب جیسے لوگوں کے متلوں نظر اشخاص بیٹھتے ہیں۔ اب بیات
پیش ہوئی۔ اس جرگہ میں نہ کوئی ادمی آتی رہے۔ میں نہیں کہتا ہوں کہ جوئے ادھی ائمہ میں کوئی صحیح قسم کے
یقین اخراج میں اتفاق ہنگی میں یقیناً اُن میں بھی اتفاق ہو گئے۔ لیکن اس کو *hereditary* چیز فراز
دی کر *claim* کرنا کہ چونکہ نہیں رہی ہے، وجود نہیں جیل اکر رہی ہے۔ اس لئے یہ *defective*
ہو گیا ہے۔ میرے خیال میں بھی ہندی میں اگر جام صاحب میری طبع شوار قیصر ہیں کہ مطابق کر رکھتے تو
کوئی بات بنتی ہی۔ پھر ان افراد کے ساتھ یہ مطلب ہے اچھے ہیں لگتے۔ اس قانون کے تحت اس طبع
ہمارے دوستوں نے کہا کہ یہاں ہم وگوں کو سزا لیں دی گئیں۔ لیکن ہو گئے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں جن
میں سرمایہ دار والیں سیاست اور جاگیر دار سے نیکر پوکر ہو آؤں تک عین ہوئے ہیں۔ یہ بیکت
تو میرے خیال میں اس وقت جی اچھے ماحول ہیں تھے۔ چون کہ پاس آج بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن باقی افراد میں
تھے کسی کو بھی نہیں دیکھا۔ بھائی ایک دفعہ کا واقعہ یاد رہتا، جب جام صاحب نے قیصر سنیا تو وہ میں
کو بھی حق نہیں لیا۔ 62-63 میں میرے نے قومی اکملی میں جو تغیری کی تقریر کی تھی، وہ شاید بہت سخت اور

تند و تیز تھی۔ میں جب تک تقریر ختم کر کے باہر نکلا تو حزب اقتدار کے ایک صحبہ نے مبارکباد دی، اور سچے لکھا یا۔ تو رو در در بھکر آہستہ سے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی۔ دیکھنے میں کہا کہ اپنے بھی کریں اُس نے کہا ہیں نہیں۔ میں تو نہیں کہ دیکھا۔ تو انہوں نے اتنا ہی نہیں لیا کہ کافی میں خدا اُکراشا ہی کہتے کہتا ہے ساتھ فلم ہونا ہے۔ اگر انہیں کوئی دیکھ لیتا اور ان کی بات سن لیتا تو بد شک خوفزدہ ہونے کی بات تھی۔ لیکن الگ قہقہے سے میرے کان میں ہی کہہ دیتے تو غصہ نہ ہوتا۔ انہوں نے اتنی بھی دلیری نہ دکھائی۔ میں نیادہ وقت نہیں لوٹکا۔ آخر من ایک پیز، جو ہمارے صورت زدن حزب اخلاق متنے ہیں تھی اُو یہ ہے کہ اُس حیرز کو صرف یہ کہہ کر پوچھ دیجیں ہم لوگوں نے بنائی ہے۔ اس لئے اُس کا حق و رہ جواز بتا کر قانون کا طبق پیش کرنا مناسب نہیں ہے۔ فتح اس پر ایک مثال پیدا کی کہ ایک آدمی جو پیش کرچکرہ کرنا چاہتا اور سب تینی اُس کو جانتی تھی۔ ایک دن اُس نے سُندا کہ فلان آدمی میرے تعلق پر تخت پر و پیکنیڈ کرنا ہے۔ کہ اُس نے چوری کر لی ہے۔ حالانکہ وہ چور تھا ہی، تو وہ جو جدا اُس کے پاس گیا اُس دُس بیچلے سے کہا کہ تم نے کہا ہے کہ میں چوریاں کر رہا ہوں۔ تو اُس نے کہا کہ میں نے کہا ہے کہ تم نے پرسوں چوری کی ہے اور کل جی تھے فلاں جگہ چوری کی تھی اور نکدی سے جی گئے۔ اُس ماں کے ماتحت، اُس اُنکار کی تھے ہو۔ تو پھر نے کہا کہ کل اُس نے آج کی بات کرو تھم ملکی بات کرنے ہو۔ جام مصاحب کی دلیل یہ ہے کہ صاحب اُماج کی بات کرو کر آج ہم نے کی کیا ہے۔ اُندر ملک کی بات چھڑو کر کل ہم نے کی کیا تھا۔ جام مصاحب نے ساتھ مثال بی دی کہ ہر کو جب پیش کیا گیا تو سایہ راستے پر ہو گئے۔ صرف اللہ ہی کا راستہ نہ گیتھا۔ تو جام مصاحب سے کہوں تھے کہ جب مدح دیا تھا فرمایا اُپا۔ اب تو حکومت نے مدح ہی نہیں دیتا۔ تو اپ کو پہلے ہی فُدا یاد آیا۔ جذاب سے لگنا راش کر دیکھا کہ اس بیل کو زیر خود ملا جائے۔

مسیر عالم قادر خان:- Sir.

مسیر اس پیکر:- Personal explanation.

اس کو شن کے بعد ہو گی۔ اپ تقریری ختم ہو چکی ہی۔ اب

سوال یہ ہے کہ مذکورہ بیل پر ف الفور خوف کیا جائے۔ جو اُس کے حق میں ہوں، وہ ہیں کہیں۔ اُب جو مخالف ہوں، وہ تا "کہیں"۔

(جزیبِ اقتدار و لکھنے والوں)

یہ تحریک پاس بوجی ہے۔ اب یہ بیل Clause by Clause یا جائیں۔

Clause 2

سوال یہ ہے کہ Clause 2 بل مذکورہ کا حصہ قرار دیا جائے۔ جو اُس کے حق میں ہوں، وہ ہیں کہیں۔ اور جو مخالف ہوں، وہ تا "کہیں"۔ Clause 2 بل کا حصہ قرار دیا جاتا ہے۔

Clause 3

سوال یہ ہے کہ Clause 3 بل کا حصہ قرار دیا جائے۔ جو حق میں ہوں، وہ "بل" اور جو مخالف ہوں، وہ "تا" کہیں۔ Clause 3 بل مذکورہ کا حصہ قرار دیا جاتا ہے۔

Preamble.

سوال یہ ہے کہ Preamble کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Preamble ہو، جو حق میں ہوں، وہ "بل" اور جو مخالف ہوں، وہ "تا" کہیں۔ Preamble کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Preamble قرار دیا جاتا ہے۔

Preamble

Short Title.

سوال یہ ہے کہ Short title and commencement کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Short title and commencement ہے۔ Short title and commencement میں ہوں، وہ "بل" کہیں۔ اور جو مخالف ہوں، وہ "تا" کہیں۔

Short title and commencement کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Short title and commencement ہے۔

Short title and commencement کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Short title and commencement ہے۔

Short title and commencement کا مذکورہ بیل مذکورہ کا Short title and commencement ہے۔

- 8. Motion - آپ کا رد

Leader of the House:-

I beg to move that the Criminal Law (Special Provisions) Extension to Quetta Municipality ... and Cantonment) Bill 1972, be passed.

میرزا پیغمبر رہ۔ تحریک یہ ہے کہ بیل مذکور کو پاس کیا جائے۔

میاں سید اللہ خان پاچھہ۔ ہم نے تو اس کی پیچے ہی خلافت کی ہے۔

میرزا پیغمبر رہ۔ اب حال یہ ہے کہ بیل منکر کو منظور کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہوئی تھیں اور جو مخالف ہوں تھے تھیں کہیں۔

تحریک منظور ہو گئی اور بیل پاس ہو گیا۔

میرزا پیغمبر رہ۔ جام صاحب آپ Personal explanation پیچہ کرنا پڑتے ہیں۔

میرزا جام فلام قادر خان۔ جناب والا تصریح کیا تھا صاحب وزیر اعلیٰ نے میرزا تعلق خدا کی یہ پرسنل ریکارڈ دیتے ہیں۔

کرئیں اُن کی طرف اُن معزز آیوں کی توجہ مبذول کرنا صفر ری سمجھتا ہوں۔ مسروار صاحب نے فرمایا کہ جس وقت میں کوئی بھی میں آیا تھا۔ تو میں تمہارے جمل نہیں لیا تھا۔ اس سلسلے میں اُن کو یاد دلاؤ کر مسروار صاحب موصوف خود میرے ساتھ موجود تھے۔ اور ہم دونوں نے نیفیں نیفیں جیل کا مقامائیہ لیا تھا۔ میں نے جمل کے متعلق ریا کس دیکھتے تھے۔ جو شاید ہوم ڈیپارٹمنٹ میں موجود ہوں یا شاید لاہور میں ہوں ۔ ۔ ۔

فتائدِ الوالن :- کس سال میں؟

میر حامم غلام قادر خان :- جس سال کا آپ نے ذکر کیا۔

فتائدِ الوالن :- جناب اسپیکر امعزز ممبر صاحب جواباً لقریر کرنا چاہتے ہیں۔
کیا آپ اس کی اجازت دیں گے؟

میر حامم غلام قادر خان :- یہ جواباً لقریر نہیں کر رہا، بلکہ Personal Explanation

میر اسپیکر :- Personal Explanation

میر حامم غلام قادر خان :- تو مسروار صاحب نے یہ فرمایا تھا کہ میں نے اپنے جمل کے متعلق میں پہنچنے مکمل اور کامیابی کے کام میں بھی نہیں کہا تھا کہ اتنے آدمی جمل میں بغیر کسی چشم کے مذاہجگت رہے ہیں۔ میں اپنی بات پھر دہرا رہا ہوں۔ کریم ریکارڈر بائز طبیکر ریکارڈ میں ہوں یا اُن کے ملاحظہ سے اندازہ کیا جاسکت ہے کہ میں نے قیدیوں کے بارے میں اپنی حکومت کو کیا پوچھ دی تھی۔

فت نظر ایں ۹۔ یام صاحب یہ باتیں کہ وہ کس حالہ کی بات کر رہے ہیں۔

میر حامد علیم قادر خان ۸۔ جاپ میں ۱۹۵۲ع کی باتیں کر سکتا ہوں۔
آوراس کے بعد ۱۹۵۶ع کی بھی بات کر سکتا ہوں۔

مسٹر اسٹینگر ۹۔ اب یہ ایوان کل میج ۸ بیچے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(۶) بھکر ۱۰ منٹ پر ایوان کی کارروائی اگلے دن میج ۸ بیچے تک کیلئے ملتوی بھگتی)

مہاجر بولان مسلم پریس، جناح روڈ۔ کوئٹہ

فون نمبر ۵۷۶۹